تشریح

لغات القرآن الکریم

(لفظی اردو ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب کی تحقیق)

(پارہ ایک سے پانچ پارہ تک یعنی سورہ فاتحہ، سورہ البقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ النساء)

ترجمۂ قرآن سیکھنے کا آسان طریقہ

اس ترجمے میں قرآن مجید کے عربی الفاظ کی ترتیب کے مطابق اردو ترجمے کے الفاظ کی بھی ترتیب رکھی گئی ہے اور ہر صفحہ پر اس صفحہ کے الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب کی تحقیق، افعال کے ابواب صیغوں کی نشاندھی اور اسماء و افعال کے مادوں کے ساتھ واحد و جمع کو بھی درج کیا گیا ہے۔

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر: جمعیت پیام امن، الہند)

جمعیت پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الهند ۲۰

© جملہ حقوق محفوظ

نام	:	تشریح لغات القرآن الکریم (لفظی اردو ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی نحوی ترکیب کی تحقیق)
مترجم	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی الھند ۔۲۰
اردوایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۱۰۰
سنہ طباعت	:	۲۰۱۹
ہدیہ	:	۳۰۰

Translator : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road, Daliganj,Lucknow, U.P. India
Website : www.islamicjpamn.com
E-mail : tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com
Phone No. 0091-9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ) 05222741539
۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی 0522-2741539
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیرآباد ۳۱ (لکھنؤ) 9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش 9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور 9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ 9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند 8439650526

عرض ناشر

دورحاضر میں قرآن فہمی کے لئے قرآن مجید کے تراجم کوئی شکلوں میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے انہیں میں داعیِ اسلام حضرت مولانا قاری ومفتی محمد سرور فاروقی ندوی بھی ہیں جن کا ۲۰۰۲ء میں ہندی ترجمہ ''قرآن کا پیغام'' کے نام سے شائع ہوا جسے الحمدللہ بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، جس کے اب تک تقریباً ۲۲ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اسی طرح حضرت کی ہندی میں تفسیر ''تفسیر فاروقی'' کے نام سے سات جلدوں میں شائع ہوچکی ہے اس کے علاوہ تقریباً دوسو کتابیں دعوتی موضوع پر اردو، ہندی، انگریزی، عربی، تمل، بنگالی، گجراتی اور مراٹھی میں ''مکتبہ پیام امن'' لکھنؤ اور دیگر مکتبوں سے بھی شائع ہوچکی ہیں، اردو لفظی رواں ترجمہ ایک طرف عربی دوسری طرف اسی کے سامنے اردو ترجمہ بھی ''معانی القرآن الکریم'' کے عنوان سے اور مختصر تشریح معانی القرآن الکریم کے نام سے شائع کرنے کا شرف ''مکتبہ پیام امن'' کو حاصل ہو چکا ہے اور اب تشریح لغات القرآن الکریم کے عنوان سے شائع کیا جارہا ہے جس میں ایک صفحہ میں جتنے قرآن کے الفاظ لکھے ہیں ہر صفحہ پر اسی کے نیچے ان الفاظ کی لغوی، صرفی ونحوی ترکیب، افعال کے ابواب، صیغوں کی نشاندھی اور اسماء وافعال کے مادوں کی وضاحت کے ساتھ واحد وجمع کو بھی درج کیا گیا ہے۔

اس میں بامحاورہ ترجمہ کے بجائے لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں ترجمہ اور لغات کی تشریح ہے تاکہ معمولی عربی سے آشنا شخص کو عربی سیکھنے کا ذوق پیدا ہو، اس لئے کہ بامحاورہ ترجمہ سے قرآن کا مفہوم تو بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے لیکن قرآن کے کس لفظ کا کیا ترجمہ ہے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے قرآن کے سحر بیانی اور اس کے الفاظ کے لطف سے انسان محروم رہتا ہے، اس لئے کہ انسانی کلام، اللہ کے کلام کی طرح متأثر نہیں کرسکتا اور لفظی ترجمے سے یہ بات حاصل ہوسکتی ہے جو قرآن فہمی اور اس سے گہرے تعلق کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ترجمہ کی خصوصیات

(۱) عموماً تراجم میں اس بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کہ ترجمہ لفظی ہے یا بامحاورہ۔ اگر ترجمہ لفظی ہو تو مفہوم سمجھ میں آنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ مضاف مضاف الیہ اور صفت وموصوف وغیرہ اردو اور عربی میں ایک ہی ترتیب سے نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض اوقات بامحاورہ ترجمہ عربی نص سے کافی مختلف ہوجاتا ہے۔ اس ترجمہ میں ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ کی عبارت کو بامعنیٰ اور قابل فہم رکھتے ہوئے جس قدر لفظی معنیٰ ہوسکتے تھے کیا گیا ہے جہاں قرآنی ترتیب کو برقرار رکھا جاسکتا تھا اسے برقرار رکھا گیا ہے۔ جیسے مثال کے طور پر (اَذْهَبَ اللّٰه) کا ترجمہ (لے گیا اللہ) اسی طرح، (عَلٰى بَعْضٍ) کا ترجمہ (اوپر بعض کے) اور (مَعَ نُوْحٍ) کا ترجمہ (ساتھ نوح کے)۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس

بطور مثال چند آیات کے ترجمے

(۲) اس میں قرآن مجید کی الگ الگ آیتوں کا ترجمہ اوپر نیچے قرآن کے الفاظ کی ترتیب سے رکھا گیا ہے۔اور ہر آیت کا ترجمہ اسی آیت میں نمبر لکھ کر کیا گیا ہے اور اسی صفحہ پر ان تمام الفاظ کی لغوی ونحوی ترکیب بھی درج کی گئی ہے ترجمہ کی مثال درج ذیل ہے۔جیسے:

(i) إِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ أَمِیْنٌ

یقیناً میں ہوں تمہارے لئے رسول امانتدار۔ (سورہ الشعراء ۱۰۷)

(ii) ادْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَ خُفْیَة

تم پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ (سورہ اعراف آیت ۵۵)

(iii) تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ

بہت بابرکت ہے وہ جس نے نازل کیا الفرقان۔ (سورہ فرقان آیت ۱)

(iv) ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً

بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال۔ (سورہ التحریم آیت ۱۰)

تقریباً اسی طرح پورے قرآن کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

مضاف۔مضاف الیہ وموصوف۔صفت اور جار۔مجرور کی مثال

(۳) وہ جملے جن میں اردو اور عربی زبانوں کے نحوی اور ترکیبی اختلاف کی وجہ سے لفظ کے بالمقابل اس کے معنیٰ کو درج کیا جانا ممکن نہ تھا، وہاں عربی الفاظ کے بالمقابل اردو کا لفظ نہیں آسکا بلکہ ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب میں ایک لفظ کا فرق ہو گیا ہے یعنی عربی ترکیب میں جو لفظ پہلے واقع ہوا ہے ترجمہ میں وہ بعد میں آیا ہے اور بعد والا پہلے ایسے چند مقامات ہوں گے جہاں <u>صفت۔موصوف یا جار۔مجرور</u> کی ترتیب میں ایک لفظ کا ترجمہ آگے پیچھے کرنے سے جملہ میں روانی آگئی ہے جس کی مثال درج ذیل ہے۔

<u>I۔مضاف،مضاف الیہ</u>۔مثلاً **وعداللّٰہ** = اللہ کا وعدہ۔ اس میں عربی کی ترتیب کے لحاظ سے ''وعدہ اللہ کا'' ہونا چاہئے تھا لیکن اللہ لفظ پہلے لایا گیا ہے۔جس سے روانی آگئی ہے یعنی ''اللہ کا وعدہ''۔

<u>II۔صفت۔موصوف</u>۔مثلاً **طُغْیَاناً کَبِیْراً** = ''بڑی سرکشی''۔اس میں عربی کی ترتیب کے لحاظ سے ''سرکشی بڑی'' ہونا چاہئے لیکن بڑی لفظ پہلے لانے سے جملہ میں روانی آگئی ہے یعنی ''بڑی سرکشی''۔

<u>III۔جار۔مجرور</u>۔مثلاً **اِلَی الْجَنَّةِ** = ''جنت تک''۔اس میں عربی کی ترتیب کے لحاظ سے <u>تک</u> لفظ پہلے آنا چاہئے تھا لیکن اسے بعد میں لایا گیا ہے۔جس سے روانی آگئی ہے یعنی ''جنت تک''۔

چند اہم مقامات کے ترجمہ کی مثال:

اسی طرح چند مقامات پر موصوف صفت ومضاف، ومضاف الیہ اور جار مجرور کا لفظ آگے پیچھے کرنے سے روانی آ گئی ہے مثلاً:

مِنَ النَّاسِ لوگوں میں سے	حدود اللّٰه اللہ کے حدود	إلى فرعون و ملا ئه فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
سبیل اللّٰه اللہ کی راہ	یوم الحسرۃ حسرت کے دن	اصحاب النار آگ والے
وعد اللّٰه اللہ کا وعدہ	من النار آگ میں	یوم القیامه قیامت کے دن
من بعد اس کے بعد	حیاۃ الدنیا دنیاوی زندگی	کانوا فیه یختلفون جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں
من المهٰجرین مہاجرین میں سے	من بعد وصیة وصیت پورا کرنے کے بعد	اصحاب النار دوزخ والے

فعل وفاعل کی مثال

(۴) اس کے علاوہ ایسے فقرے جن میں محاورے کے اعتبار سے تو اردو میں ترجمہ کرتے وقت لفظوں کی ترتیب کو بدل جانا چاہیے لیکن اگر عربی لفظ کے بالمقابل اردو ترجمہ درج کر دیا جائے تو معنیٰ اور مفہوم کی ادائیگی میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ فقرہ زبان کے مروجہ اسلوب سے ہٹا ہوا سا معلوم ہوتا ہے مثلاً فعل اور فاعل کی تقدیم وتاخیر کا اختلاف کہ عربی ترکیب میں فعل، فاعل سے پہلے آتا ہے اور اردو میں فاعل، فعل سے پہلے آتا ہے جیسے ضرب اللہ مثلاً یعنی اللہ نے بیان فرمائی مثال۔ ضرب میں (بیان فرمائی) فعل ہے اور (اللہ) فاعل ہے۔ اللہ اردو میں مقدم ہے اور عربی میں موخر لیکن اگر اسے اس طرح لکھا جائے کہ (بیان فرمائی اللہ نے ایک مثال) تو مفہوم میں کوئی فرق نہیں، لہٰذا ایسے مواقع پر یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ عربی لفظ کے بالمقابل اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے۔

عربی الفاظ کا استعمال اردو زبان میں

(۵) قرآن مجید کی اس ترجمانی میں کوشش کی گئی ہے کہ قاری کو عربی نص سمجھنے میں مدد کی جائے کیونکہ اردو زبان میں تقریباً ۳۰ فیصد الفاظ عربی کے ہی استعمال ہوتے ہیں اس لئے اکثر قرآنی الفاظ جو اردو میں مستعمل ہیں انہیں اختیار کیا گیا ہے جیسے اردو میں رب کو پروردگار یا اتباع کو پیروی کے معنیٰ میں کوئی تغیر یا تبدیلی نہیں ہوتی ان الفاظ کو ترجمہ میں بعینہٖ رہنے دیا گیا ہے مثلاً۔ مالک، رحمن، جنت، جہنم، عظیم، عذاب وغیرہ۔

عبارت کی روانی

(۶) ترجمے میں عربی قواعد اور انشاء کا لحاظ رکھتے ہوئے آیات کی ترتیب کا تسلسل اور عبارت کی روانی کی خصوصی انفرادیت ہے۔ اس میں تمام تر حروف کی معنویت کو برقرار رکھتے ہوئے ضمائر کے ترجمے اور اسماء وافعال کی صرفی اور نحوی صورتوں کا پورا لحاظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ترکیب بھی اسی صفحہ میں کر دی گئی ہے۔

اسلاف کے اصول کا لحاظ

(۷) اگر کسی ایک عربی لفظ کا ایک سے زیادہ اردو الفاظ میں ترجمہ ہوسکتا ہو تو عربی متن کے سیاق وسباق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلاف کے اصولوں پر عمل کیا گیا ہے۔

شان نزول کا لحاظ

(۸) ترجمے میں عربی زبان کے قواعد صرف ونحو کی پابندی اور علم بلاغت، معانی اور بیان کا لحاظ رکھا گیا ہے۔اور شان نزول، مقامات وماحول اور جغرافیائی حالات کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

خلاصہ۔اس ترجمہ کی زبان آسان ہے اس لئے ہر عمر کے لوگوں کے لیے نہایت مفید ہے۔خصوصاً عربی سے ناواقف لوگوں کو چند پارے پڑھنے کے بعد عربی سیکھنے اور اس کی مدد سے پورے کلام اللہ کا ترجمہ وتفسیر پڑھنے سمجھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔اس کے ترجمے کا اسلوب گذشتہ (عقیدہ ومسلک کے اختلاف والے) تقریباً ۱۰ اہم تراجم درج کئے جاتے ہیں جن کی روشنی میں اس ترجمہ کا اندازہ لگا یا جاسکتا ہے جو درج ذیل ہیں:

بطور استفادہ چند آیات کے نمونے درج ذیل ہیں

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ (سورہ فاتحہ آیت:۵)

شمار نمبر	تراجم	مترجمین
(۱)	دکھا ہم کو راہ سیدھی	(حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)
(۲)	چلا ہم کو راہ سیدھی	(حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ)
(۳)	بتلا ہم کو راہ سیدھی	(شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ)
(۴)	بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا	(مولانا اشرف علی تھانویؒ)
(۵)	ہم کو دین کا سیدھا رستہ دکھا	(ڈپٹی نذیر احمد دہلویؒ)
(۶)	ہم کو سیدھا راستہ چلا	(مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ)
(۷)	دکھا ہم کو سیدھا راستہ	(مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)
(۸)	ہم کو سیدھے رستے چلا	(مولانا فتح محمد خاں جالندھریؒ)
(۹)	چلا ہم کو سیدھا راستہ	(مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ)
(۱۰)	ہدایت دے ہم کو راہ سیدھی (حق پر چلنے کی)	(مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ (سورہ بقرہ آیت ۲۶)

شمار نمبر	تراجم	مترجمین
(۱)	اور نہیں گمراہ کرتا ساتھ اس کے مگر فاسقوں کو	(حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)
(۲)	اور گمراہ کرتا ہے انہیں، جو بے حکم ہیں	(حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ)
(۳)	اور گمراہ نہیں کرتا اس مثل سے مگر بدکاروں کو	(شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ)
(۴)	اور گمراہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اس مثال سے کسی کو مگر صرف بے حکمی کرنے والوں کو	(مولانا اشرف علی تھانویؒ)
(۵)	لیکن اس سے گمراہ کرتا (بھی) ہے (تو) بدکاروں ہی کو	(ڈپٹی نذیر احمد دہلویؒ)
(۶)	اور اس سے اُنہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں	(مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ)
(۷)	اور گمراہ کرتا ہے انہیں کو جو بدکار ہیں	(مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)
(۸)	اور گمراہ بھی کرتا ہے تو نافرمانوں ہی کو	(مولانا فتح محمد خاں جالندھریؒ)
(۹)	ہاں وہ گمراہ کسی کو (بھی) اس سے نہیں کرتا بجز بے حکمی کرنے والوں کے	(مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ)
(۱۰)	اور نہیں وہ گمراہ کرتا اس سے مگر فاسقوں ہی کو	(مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ (سورہ بقرہ آیت ۲۷)

شمار نمبر	تراجم	مترجمین
(۱)	یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے	(حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)
(۲)	اُنہی کو آیا نقصان	(حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ)
(۳)	وہی ہیں ٹوٹے والے	(شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ)
(۴)	بس یہ لوگ پُورے خسارے میں پڑنے والے ہیں	(مولانا اشرف علی تھانویؒ)
(۵)	یہی لوگ (آخرکار) نقصان اُٹھائیں گے	(ڈپٹی نذیر احمد دہلویؒ)
(۶)	وہی نقصان میں ہیں	(مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ)
(۷)	یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں	(مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ)
(۸)	یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں	(مولانا فتح محمد خاں جالندھریؒ)
(۹)	تو بس یہی لوگ ہیں نقصان اُٹھانے والے	(مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ)
(۱۰)	یہی لوگ ہیں خسارہ اُٹھانے والے	(مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

تشریح لغات القرآن الکریم کی خصوصیات

(۱) اس میں قرآنی الفاظ کی توضیح وتشریح سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے رکھی گئی ہے۔

(۲) اس میں ہرصفحہ پر جوقرآن کے الفاظ درج ہیں ان الفاظ کی تشریح اسی صفحہ پر کی گئی ہے۔

(۳) اس میں الفاظ کی لغوی، نحوی، صرفی تحقیق کے ساتھ افعال کے ابواب، صیغوں کی نشاندہی، اسماء کے واحد اور جمع کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔اور بعض اسماء اور افعال کے مادوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۴) بہت سے مقامات پر جن الفاظ کی تشریح مختصر ہے ان کو مکرر لانے میں توسیع سے کام لیا گیا ہے۔

(۵) اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کلمات کی تشریح میں اتباع سلف کا بہت اہتمام کیا گیا ہے۔جو تشریح قرآن کی حقیقی روح ہے۔

(۶) الفاظ کی توضیح وتشریح کے مآخذ میں عربی تفسیروں میں تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری، تفسیر قرطبی سے اور اردو تفسیروں میں القرآن (حضرت تھانویؒ) معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ) تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ) تفسیر ماجدی (مولانا عبدالماجد دریابادیؒ) وغیرہ اور لغات ونحوی ترکیب کے سلسلے میں اعراب القرآن (شیخ محی الدین درویش) وکلمات القرآن ومفتی شیخ حسنین محمد مخلوف ومنتخب لغات القرآن (مفتی محمد نسیم صاحب) اور قرآن مجید کا عربی اردو لغت، مکمل لغات القرآن، آسان لغات القرآن، مترادفات القرآن، مصباح الغات وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

استفادے کا طریقہ

اس سے استفادے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک ایک آیت کا ترجمہ اور ہر لفظ کے معنیٰ کی تشریح ولغوی قاعدہ کو ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے اس طرح پڑھا جائے کہ لفظوں کے ساتھ ان کے معنیٰ اچھی طرح ذہن میں بیٹھتے جائیں اور یہ عمل کم از کم تین مرتبہ کیا جائے پھر دیکھے کہ الفاظ یاد ہوئے کہ نہیں۔اگر تین مرتبہ کے عمل سے پوری کامیابی نہ ہوتو مزید مشق کی جائے۔

ہمیں توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ترجمے کو توجہ سے پڑھنے کے نتیجے میں طالبِ قرآن قرآن مجید کے الفاظ کے معانی ومطلب سمجھنے کے قابل ہوجائے گا، لیکن اس مقصد کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ حقیقی شوق ہے اگر انسان میں یہ جذبہ پیدا ہوجائے کہ وہ اللہ کا کلام سمجھے تو اسے بڑی آسانی سے یہ سعادت حاصل ہوسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام انسانیت کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا کر شرف قبولیت سے نوازے۔

طالب دعا

سکریٹری (جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

۱۹؍جون ۲۰۱۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۴۴۰ھ

بروز بدھ/ بوقت بعد عصر

مقدمہ

مرشدامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم

(جانشین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ، صدر: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ الھند)

الحمدللہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین خاتم النبین سیدنا محمد، و علی آلہ و صحبہ أجمعین و من تبعھم بإحسان إلی یوم الدین و بعد۔

زبان کوئی بھی ہو، اس میں الفاظ معانی کے ساتھ کیفیات کے بھی حامل ہوتے ہیں، اسی طرح بعض وقت الفاظ موقعوں کے فرق کے ساتھ معانی میں فرق رکھتے ہیں اور یہ ہر زبان میں الفاظ کے مختلف موقعوں پر اور مختلف کیفیتوں میں استعمال ہونے کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں، اس کی وجہ سے ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ بعینہ اسی مفہوم میں نہیں ہوسکتا، جس مفہوم میں اصل زبان میں ہوا ہے اور جب الفاظ کا استعمال کرنے والا موقع ومحل کے الفاظ کو اور موقع ومحل کے مطابق استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کا ترجمہ اور زیادہ مشکل ہوجاتا ہے، موقع ومحل اور کیفیات سے پوری واقفیت اللہ رب العالمین سے زیادہ کون جانتا ہے۔

پھر زبان، زبان میں فرق ہوتا ہے، بعض زبانیں سادہ انداز اور شروع شروع کی ہوتی ہیں اور بعض زبانیں بہت خوبیوں سے گزری ہوئی زیادہ خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں، اس لحاظ سے عربی زبان کو بڑا امتیاز حاصل ہے، اس میں انسانی نفسیات کی ترجمانی بہتر طریقہ سے ملتی ہے، پھر قرآن مجید جو کلام الٰہی ہے اور کلام الٰہی ہونے کے باعث انسان سے مخاطب میں اعلیٰ ترین خصوصیات کا حامل ہے اور عربی زبان میں ہے، لہٰذا اس کے معانی ومفہوم کو دوسری زبان کے الفاظ میں ادا کرنے کی صلاحیت اس میں ہوسکتی ہے۔

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کے لیے دونوں زبانوں کے الفاظ کے معانی کی کیفیات کا بہتر طریقہ سے جاننے کی ضرورت ہوتی ہے، جس کے بغیر معانی ومفہوم بہت کٹے پھٹے طریقہ سے منتقل ہوتے ہیں، بلکہ بعض وقت بدل جاتے ہیں، قرآن مجید ایک طرف تو رب العزت کا کلام ہے، دوسری طرف وہ انسانوں کی رہنمائی اور توجہ دہانی کی خصوصیت رکھتا ہے اور اس کے مخاطب انواع واقسام کے لوگ ہیں، کہیں تو اپنے ماننے والوں کو مخاطب کیا ہے اور کہیں اپنے منکر لوگوں کو مخاطب کیا ہے اور کہیں سادہ مزاج لوگوں کو مخاطب کیا ہے، کہیں گہری بات واضح کی ہے، کہیں سادہ اور روزمرہ کی بات کہی ہے، مخاطب کی سمجھ اور مطلب سمجھنے اور سمجھانے کا خیال رکھا گیا ہے، ایسی صورت میں اس کا ترجمہ حقیقت میں تو ناممکن ہے، لیکن ضرورت کی بنا پر ان لوگوں کے فائدہ کے لیے جنھوں نے عربی زبان کا علم حاصل نہیں کیا اور عربی زبان کے انداز بیان کو نہیں سمجھا، ان کے لیے، ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے صاحب صلاحیت لوگوں نے ترجمے کیے ہیں اور یہ سمجھتے ہوئے کیے ہیں کہ وہ حق تو ادا نہیں کر پا رہے ہیں لیکن بقدر ضرورت مفہوم کو مخاطب کی سمجھ کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہی بات مفتی محمد سرور فاروقی صاحب ندوی کے ترجمۂ قرآن کریم کی ہے۔

اس ترجمہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اس کام کو عرصہ سے انجام دے رہے ہیں اور اپنے اساتذہ اور باصلاحیت رفقاء کے مشوروں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں، انہوں نے قرآن مجید کا ہندی میں ترجمہ کیا اور کئی سال کی کوششوں کے بعد سات جلدوں میں تفسیر بھی لکھی، اب اردو میں ترجمہ کر رہے ہیں، ترجمہ کی دشواری اور خصوصیت کا احساس پوری طرح رکھتے ہیں اور اس دشواری کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے اپنے تمہیدی مضمون میں وضاحت کی ہے اور اس مشکل کا اعتراف کیا ہے اور اس مشکل کا جتنا حل ان کے تجربہ اور علم میں آیا ہے اس کا انہوں نے جو لحاظ کیا ہے اس کا تذکرہ کیا ہے، ان کے اس تذکرہ سے اس سلسلہ میں ان کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ان کے ترجمے کے بعض نمونے دیکھے تو اندازہ ہوا کہ بہتر سے بہتر جو بات ان کو سمجھ میں آئی وہ اختیار کی ہے، بلکہ دوسرے بڑی صلاحیتوں کے حامل لوگوں نے جو ترجمے کیے ہیں اس پر بھی نظر ڈالی ہے اور ان سے فائدہ اٹھایا ہے، تا کہ جس قدر وہ راہ مستقیم پر چل سکیں، چلیں اور اس میں وہ ایک حد تک کامیاب ہیں، ہم اس پر اپنی قدر دانی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے اس ترجمہ کی جو افادیت ہے اس کے اثرات کی اچھی توقع رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دعا کرتے ہیں، **وھو الموفق وھو یھدی السبیل۔**

محمد رابع حسنی ندوی

(ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

(شب جمعرات، دار الحسن، خاتون منزل، گولا گنج لکھنؤ)

۶ صفر ۱۴۳۷ھ

۱۸ نومبر ۲۰۱۵ء

نوٹ: یہ مقدمہ حضرت نے موصوف کے ''معانی القرآن الکریم'' کے لئے لکھا تھا جسے افادہ عام کی غرض سے اس میں بھی شامل کردیا گیا ہے۔

تائیدی کلمات

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم

(مہتمم دارالعلوم دیوبند، الھند)

بسم سبحانہ وتعالیٰ

قرآن پاک کے ترجمہ وترجمانی اورتفسیر وتشریح کا عمل انتہائی نازک عمل ہے،صرف اس بنا پرنہیں کہ قرآن عظیم الشان جوکہ فصاحت وبلاغت کے معجزانہ معیار پر ہے اوراپنی وسعت وگہرائی کے لحاظ سے اس کی تعبیرات کا درحقیقت کوئی بدل ہوہی نہیں سکتا بلکہ اس بنا پربھی کہ قرآن پاک کوکسی دوسری زبان میں منتقل کرنا انتہائی حساس، نازک اور ذمہ داری کا عمل ہے کہ ترجمہ نگارگویا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اپنے الفاظ میں جومفہوم ادا کررہا ہوں یہی مراد خداوندی ہے۔اورقرآن پاک میں عربی زبان میں جو بات ارشاد فرمائی گئی ہے بعینہ وہی بات میں ترجمہ کی زبان میں نقل کررہا ہوں، اس لئے متقدمین بطورخود کسی آیت کا ترجمہ کرنے کے مقابلہ میں اس بات میں عافیت محسوس کرتے تھے کہ کسی محقق عالم کے ترجمہ کونقل کردیں، اوراس کی وجہ یہ ہے کہ علماء نے مفسر کے لئے ۲۵/علوم میں مہارت کوضروری قرار دیا ہے، جوآسان نہیں ہے۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ پاک کے پیغام کوعام مسلمانوں تک انذار وتبشیر اورموعظت ونصیحت کی خاطر پہنچانے کی مخلصانہ کوششیں ہرزمانہ میں ہوتی رہی ہیں۔

جناب مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب نے اس سے قبل ہندی زبان میں قرآن پاک کی ترجمانی کی خدمت انجام دی ہے، جسے اہل علم نے سراہا ہے، اوراب ان کے اردو ترجمہ کا نمونہ سامنے آیا ہے جس میں حتی الامکان لفظی ترجمہ کی کوشش کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس خدمت کوقبول فرمائے۔

لیکن صرف لفظی ترجمہ کی بنیاد پرقرآن فہمی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ محقق علماء واکابرنے اپنے ترجمہ کے ساتھ جوتفسیری حواشی تحریر فرمائے ہیں مثلاً تفسیر بیان القرآن یا فوائد عثمانی پرترجمہ شیخ الہند، ان کوبھی مطالعہ میں شامل رکھنا چاہئے۔

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

(مہتمم دارالعلوم دیوبند)

۵ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۷ھ

۱۴/فروری ۲۰۱۶ء

تائیدی کلمات

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی دامت برکاتہم

(مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند و نائب صدر مسلم پرسنل لا بورڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحی ربانی کی مخاطب بننے والی تین صاحب عقل مخلوقات ''جنات''، ''ملائکہ'' اور ''انسان'' ہیں خالق حکیم نے عقل انسانی کو صرف تحمل وحی کی قدرت ہی نہیں دی بلکہ اس کے سرار وغوامض، اور عبارت، اشارت، دلالت، اور اقتضا میں مکنون حقائق ولطائف اور احکام وہدایات تک پہنچنے کی قوت تدبر وتعمق کی عظیم صلاحیت سے نواز کر، منصب نبوت کی اہلیت وصلاحیت کے شرف سے انسان کو مشرف فرمایا، اور ان پر وحی کا نزول فرما کر انسانیت کی رہنمائی فرمائی۔

کتاب فطرت قرآن کریم نے، اقوام وامم کی ترقی وتنزلی کے لئے بطور ضابطہ فطرت ''انّ مَعَ العُسر یُسرا'' کو پیش فرمایا ہے جو ایک اساسی اور فطری ربّانی قانون ہے۔

نئی نسل کے دینی مربّی علمائے کرام اگر چہ اپنی عظیم علمی وسعت، اور وقیع مخلصانہ جذبہ خدمت کے باوجود بالعموم نئی نسل کی جدت ذوق اسلامک میں پرداز اور محبوب انداز پر کلام سے اپنے علمی ذوق کی وجہ سے مانوس نہیں ہیں، اور طویل تجربات اس پر شاہد عدل ہیں کہ اس ناآشنائی اور ناواقفیت کے نتیجے میں ان کی خدمات کا معتد بہ حصہ بے اثر و بے نتیجہ رہ جاتا ہے، جبکہ ہمارے پاس وقت کی زندہ زبان، نئے طرز فکر، اور جدید تعبیر وبیان سے واقفیت کے ساتھ دینی ذوق ومزاق رکھنے والا، عصری تعلیم سے آراستہ وہ طبقہ بھی موجود ہے کہ جسے ہم بسہولت اس اہم ملّی اور دینی خدمت میں استعمال کر سکتے ہیں، اور نئی نسل کے سامنے آنے والے نئے سوالات، نئے شبہات، نئے اعتراضات اور نئی تلبیسات کے نہ صرف جوابات ہی سے بلکہ ان کے مانوس افکار ونظریات کو ملحوظ رکھ کر ان کی محبوب زبان واصطلاحات کے ذریعہ انہیں مطمئن بھی کر سکتے ہیں، اور نئے چیلنجوں کا کتاب وسنت کی روشنی میں تار پود بھی بکھیر سکتے ہیں، اسلام کی بنیاد پر نئی مسلم نسل کے روشن مستقبل سازی کے لئے اس کا سدباب بھی ضروری ہے۔

<u>مفتی مولانا محمد سرور فاروقی صاحب ندوی نے قرآن کریم کا لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ ولغوی تشریح کر کے ایک نمایاں کام انجام دیا ہے، جس سے عوام الناس کو استفادے میں آسانی ہو جائے گی، حق تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے</u> اور مزید دینی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین،

(مولانا) محمد سالم قاسمی (صاحب)
صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

۵ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۷ھ
مطابق ۱۴ فروری/ ۲۰۱۶ء

تائیدی کلمات

حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم
(استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند وصدر جمعیت علماء ہند)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

أحمدہٗ وأُصلی علیٰ رسولہ الکریم

آقاء نامدار حضرت محمد صلی کی خصوصیت میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام عالم کے لئے رحمت بنائے گئے ہیں، جس طرح آپ ذات تمام عالم کے لئے ہے اسی طرح آپ کی لائی ہوئی شریعت اور کتاب یعنی قرآن کریم بھی تمام عالم کے لئے ہدایت ہے، کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر قوم سے جن افراد کے لئے عنداللہ ہدایت مقدر تھی انہوں نے قرآن کو اور اس کی ہدایت کو اپنایا اور دین ودنیا کی سعادت کے مستحق ہوئے، قرآن اور صاحب قرآن کا اس کو اعجاز ہی کہا جائے گا کہ جزیرۃ العرب کے اِردگرد ایشیا اور افریقہ کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے کہ جس نے قرآن کو اس طرح اپنایا کہ اپنی اور اپنے آباءواجداد کی مادری زبان کو یکسر چھوڑ دیا اور قرآن کی زبان کو یکسر چھوڑ دیا اور قرآن کی زبان کو اپنی زبان بنالیا، چونکہ قرآن صرف الفاظ کا ہی نام نہیں ہے بلکہ الفاظ اور معنیٰ دونوں کے مجموعہ کا نام ہے، یعنی فرشتہ جس طرح قرآن کے الفاظ رسول اللہ کے پاس لاتا تھا اسی طرح ان الفاظ کے معنیٰ یعنی مرادِ خداوندی بھی لیکر آتا تھا، اس لئے یہ ایک اسلامی اصول بن گیا کہ ان الفاظ میں کوئی تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شخص اپنی طرف سے اس کے معنیٰ کو متعین کرسکتا ہے، چنانچہ ساری دنیا کے مسلمان قرآن کو پڑھتے ہیں تو اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ چودہ سو سال پہلے اترا تھا اور جس طرح اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے، البتہ اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے اور اس کی تفسیر کو آسان الفاظ اور اپنی زبان میں بیان کیا جاسکتا ہے، اسی وجہ سے ہمارے ہندوستان کے علماء نے ضرورت پڑنے پر قرآنی علوم کو عربی زبان سے فارسی زبان میں منتقل کرڈالا، اور جب فارسی زبان کا چلن ختم ہونے لگا تو قرآنی علوم کو اردو زبان میں منتقل کردیا گیا۔

اب جبکہ ہندی زبان ہمارے ملک کی سرکاری زبان ہے اور امت کا ایک بہت بڑا طبقہ اردو سے دور ہے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اسلامی علوم کو ہندی زبان میں بھی منتقل کیا جائے۔

یہ بات قابل قدر ہے کہ مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی نے مذکورہ ضرورت کو ملحوظ رکھ کر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو سامنے رکھتے ہوئے مادری زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ کیا ہے، اور اب ہندی ترجمہ وتفسیر کے بعد اردو زبان میں لفظی تر

تیب کا خیال رکھتے ہوئے رواں ترجمہ کیا ہے جو عوام کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اگر چہ یہ فقیر اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس کو بالا ستیعاب نہیں دیکھ سکا، لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو بنیاد بنانا اس ترجمہ کی ثقاہت کے لئے کافی ہے۔

سید ارشد مدنی

(صدر جمعیت علماء ہند)

۱۵ فروری/ ۲۰۱۶ء

۵/ جمادی الاول/ ۱۴۳۷ھ

تائیدی کلمات

حضرت مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی دامت برکاتہم

(مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء، ومدیر البعث الاسلامی لکھنؤ)

الحمد اللّٰہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی! وأشھد أن محمدا رسول اللّٰہ ﷺ وأن القرآن کلام اللّٰہ لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید۔

اسلام دنیا کے تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم اور تا قیامت باقی رہنے والی نعمت ہے، اس نعمت عظمیٰ کی تشریح، انسانی زندگی کے لئے ایک دائمی دستور قرآن کریم ہے، یہی وہ عظیم کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر نبی آخر الزماں ﷺ پر وحی کی صورت میں نازل ہوئی اور جزیرۃ العرب کے تمام اصحاب فصاحت و بلاغت اور عربی زبان وادب کے ماہرین جن کو اپنی زبان دانی کا ایسا زعم اور اپنے کلام کی فصاحت و بلاغت کا ایسا دعویٰ تھا کہ وہ پوری دنیا کو عجم کے لفظ سے یاد کرتے تھے اور اپنی فصاحت لسانی کے سامنے سارے انسانوں کو ''گونگا'' کے لقب سے نوازتے تھے، لیکن جب قرآن کریم انہی کی زبان و اسلوب اور انہی کے رنگ و آہنگ میں نازل ہوا اور اس کو انہوں نے پڑھا اور غور کیا تو یہی ماہرین زبان وادب اور عربی زبان کے شعرائے رمز شناس، پکار اٹھے کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہوسکتا اور انہوں نے اس کی بلاغت و بیان کے سامنے اپنے آپ کو عاجز و بے بس پایا۔

اسی کلام الٰہی سے انسانوں کی قدر و قیمت قائم ہوتی ہے، ایمان و کفر کی حد فاصل قائم ہوتی ہے، معروف و منکر کی تمیز پیدا ہوتی ہے اور خالق کائنات سے تعلق اور اس کی اطاعت کی راہ ہموار ہوتی ہے اور اسی کلام الٰہی کی بدولت اب یہ دنیا اور اس کے اندر میزان عدل قائم ہے، جس پر تمام کاموں اور سرگرمیوں کا موازنہ کر کے ان کے اچھے اور برے ہونے کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور (**وَلاَ یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَی أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَی۔** (سورہ المائدہ ۸)) کی صداقت سامنے آتی ہے۔

ایسے عظیم کلام الٰہی اور قرآن کریم کے معانی و مفاہیم کو عالم بشری تک پہنچانے اور اس کی حجت قائم کرنے کے لئے علمائے تفسیر نے ہر زمانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس بحر ناپیدا کنار سے ہر ایک نے جواہرات اور موتیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اسی کتاب عزیز کے اندر یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر سمندر اور کئی سمندر مل کر روشنائی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس سے لکھنا شروع کیا جائے تو سمندروں کی روشنائی خشک ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کا کلام لکھنے سے باقی رہ جائے گا (**قُل لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدا**)

(سورہ الکہف آیت ۱۰۹)

اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو ہر اعتبار سے انسانی طاقت کی حد تک سمجھنے اور اس کی تفسیر بیان کرنے کی، ہر سطح پر اور ہر زبان وقوم میں کوششیں ہوئیں اور اقوام عالم کے لئے تراجم وتفسیر کے ذریعہ اس کو آسان زبان میں پیش کرنے اور اس کو سمجھنے کی سعادت ہر عالم دین کو جو عربی زبان سے واقفیت رکھتا ہو توفیق حاصل ہوئی۔

اس ضمن میں قرآن مجید سے شغف رکھنے والے اور اس کو ہندوستان میں اکثریت واقلیت سب کو اس کی تعلیم دینے کا حوصلہ رکھنے والے ہمارے فاضل دوست جناب مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (صدر: جمعیت پیام امن لکھنؤ) نے قرآن کریم کی لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے اور بامحاورہ اور لفظی ترجمے کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی ہے ،اسی طرح اس میں الگ الگ آیتوں کا ترجمہ ہر آیت کے سامنے تحریر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں روانی پیدا کرنے کے لئے قواعد نحوی کا لحاظ کیا گیا ہے ،مثلاً مضاف، مضاف الیہ، موصوف صفت، جار مجرور اور لغوی تشریح وترکیب وغیرہ اور عربی لفظ کے بالمقابل اس کا اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے، بغیر اس کے کہ مفہوم ومعنیٰ میں کوئی فرق پیدا ہو۔

اس ترجمے میں ان تمام باتوں اور پہلوؤں کا لحاظ رکھا گیا ہے جن سے قرآن کریم کے پڑھنے والے آسانی کے ساتھ ترجمہ کی خوبی اور لفظ کا ترجمہ صحیح طریقے سے سمجھ سکیں اور ان کے ذہن ودماغ پر جو اثر مرتب ہونا چاہئے وہ ترجمہ پڑھتے ہی حاصل ہو جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو طریقہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی صاحب نے اختیار کیا ہے وہ ہر اعتبار سے تلاوت قرآن کرنے والے شخص کے لئے مفید تر ہے اور اس سے جو تاثیر اور نتیجہ ظاہر ہونا چاہئے اس میں مترجم محترم پوری طرح کامیاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ وہ اپنی کتاب عزیز کی اس خدمت کو قبول فرمائیں اور اس کی عظیم ترجزاء عطا فرمائیں اور اس سے فائدہ اٹھانے والے سبھی حضرات کو علم وعمل میں اخلاص کی دولت میسر فرمائیں اور ایک مثالی انسان بن کر دعوت دین اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین)

سعید الرحمٰن الاعظمی ندوی
(مدیر البعث الاسلامی، ندوۃ العلماء، لکھنؤ، الھند)

۲/اپریل ۲۰۱۹ء
۲۵ رجب ۱۴۴۰ھ

عرض مترجم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن تبعھم إلیٰ یوم الدین۔
امابعد:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس سے پہلے جتنے بھی کلام آئے سب میں تبدیلیاں ہوگئیں لیکن اس وقت انسانیت کے پاس قرآن مجید کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جسے پورے یقین کے ساتھ الہامی کتاب قرار دیا جاسکے۔اسی لئے اس کے اعجاز وکمال کا احاطہ بھی اسی قدر مشکل ہے جس قدر خود ذات باری تعالیٰ کے حسن وکمال کا۔یہی وجہ ہے کہ نزول قرآن کے بعد سے آج تک پوری دنیا میں تسلسل کے ساتھ کلام الٰہی کے لئے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے وتفاسیر شائع ہوتے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح انسان اللہ تعالیٰ کے حضور خود کو عاجز ودرماندہ پاتا ہے،اسی طرح کلام الٰہی کے سامنے اپنی بے بسی کا شدید احساس ہوتا ہے۔قرآن کے الفاظ وآیات اتنے جامع،وسیع المعنیٰ ہیں کہ کسی بھی زبان میں اس کی ترجمانی کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔

تمام دنیا کے انسان ذہنی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار سے ایک جیسے نہیں ہیں،مخاطب کی ذہنی سطح اور سمجھ کے اعتبار سے بات کی وضاحت کرنی پڑتی ہے،اس کو سمجھنا پڑتا ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اس کا کلام سنائیں،سکھائیں اور اس کو سمجھائیں بھی۔

قرآن مقدس میں متقدمین ومتاخرین سب کے علوم موجود ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

"من أراد العلم فليثور القرآن فإن فيه علم الأولين والآخرين"۔(رواہ البیھقی)

''جو شخص علم چاہتا ہے وہ قرآن کریم میں غور کرے کیوں کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے''

قرآن کریم کے علوم کا احاطہ کرنا محال اور ناممکن ہے۔البتہ بنیادی علوم قرآن کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں،چنانچہ قاضی ابوبکر ابن العربی نے قرآن کے اساسی علوم تین بتائے ہیں اور علی بن عیسیٰ الرمانی نے تیس علوم تک شمار کرائے ہیں،جیسا کہ علامہ سیوطی نے ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں تصریح فرمائی ہے۔

بہرحال قرآن پاک میں غور وخوض کرنے کے بعد مرادِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے دسیوں علوم کی ضرورت پیش آتی ہے،جس میں اولین درجہ لغات القرآن کو حاصل ہے کہ الفاظ کی صحیح مراد معلوم کرکے ان کی تہ تک رسائی ہوسکے کیوں کہ مشہور ہے۔

''المبانی تدل علی المعانی''''الفاظ ہی سے معانی تک رسائی ہوسکتی ہے''

مگر بعض الفاظ قرآنی کئی کئی معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً

● ''تقویٰ'' کا لفظ ایمان پر بھی بولا گیا ہے جیسے:

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (سورہ فتح آیت:۲۶)

''اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تقوی کی بات (ایمان) پر جمائے رکھا''۔

● توبہ پر بھی اس کا اطلاق ہوا ہے جیسے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا (سورہ اعراف آیت:۹۶)

اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور پرہیزگاری اختیار کی ہوتی (توبہ کرلیتے)

● اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ (سورہ نحل: آیت ۲)

کہ تم لوگوں کو خبردار کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو (میری ہی اطاعت کرتے رہو)

● ترکِ گناہ پر بھی بولا گیا ہے جیسے:

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ (سورہ بقرہ آیت: ۱۸۹)

اور گھروں میں ان کے دروازے سے آؤ اور اللہ تعالیٰ سے تقوی اختیار کیے رہو (گناہوں سے بچتے رہو) وغیرہ وغیرہ۔

یا مثلاً لفظ تَخَوُّفٍ جو اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ (سورہ نحل آیت ۴۷) یا اللہ تعالیٰ ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے۔ میں آیا ہے بظاہر خوف سے مشتق ہے اور بعض مفسرین نے اسی معنی کے اعتبار سے یہ تفسیر کی ہے کہ ایک جماعت کو عذاب میں پکڑا جائے تا کہ دوسری جماعت ڈر جائے۔

مگر مفسر قرآن حضرت ابن عباسؓ اور مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے یہاں تخوف کو تنقُّص کے معنی میں لیا ہے اور اس معنی کے اعتبار سے ترجمہ ''گھٹاتے گھٹاتے'' کیا گیا ہے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی اس لفظ کے معنی میں تردد پیش آیا تھا مگر قدیمی دورِ جاہلیت میں تنقص کے معنی میں استعمال کر کے اطمینان ہو گیا تھا، جیسا کہ اس آیت کے تحت بیضاوی میں تفصیل موجود ہے اور اس معنی کے لیے دورِ جاہلیت کے مشہور شاعر ابو کبیر ہذلی کے شعر کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے۔

ہاں الفاظِ قرآنی کی مراد متعین کرنے کے لیے محض کتب لغت کی چھان بین کافی نہیں ہو سکتی۔ صحیح مفہوم کی تعیین کے لیے ہمیں عہد کہن کی طرف لوٹنا ہوگا اور نبی کریم ﷺ نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان فرمودہ مفاہیم دیکھنے ہوں گے، دراصل قرآن حکیم مفردات، ترتیب، کلمات اور مضامین بلکہ ہر اعتبار سے سراپا اعجاز ہے، اس لئے اس مقصد قرآن کی تشریح کا حق ہر ایک کو نہیں پہنچتا بلکہ زبانِ رسالت سے نکلے ہوئے موتیوں کو دیکھا جائے یا جن شخصیات نے ان موتیوں کو براہِ راست چنا ہے یعنی صحابہ کرام کے زریں اقوال اور ان کی قرآن کی ترجمانی کو سینے سے لگایا جائے گا۔

اس طرح ترجمانی کی اشاعت خیر القرون سے اب تک برابر ہو رہی ہے اور قرآن پاک نیز مرادِ الٰہی کی تشریح احادیث رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں ان شاء اللہ صبح قیامت تک ہوتی رہے گی حاملین علوم نبوت اور نور نبوت رکھنے والوں نے اس سلسلے میں کافی حد تک قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے۔

مگر قرآن پاک کے عجائبات لامحدود ہیں، نئے انداز سے علمائے کرام ان کو ملت کے سامنے لاتے رہتے ہیں اسی سنہری سلسلہ کی ایک اہم کڑی یہ بھی ہے۔

ترجمہ کی دشواریاں:

کسی بھی زبان کا صحیح ترجمہ کسی دوسری زبان میں پیش کرنا انسانی بساط سے باہر ہے انتہائی کامیاب مترجم بھی صرف قریب ترین مفہوم پیش کر سکتا ہے یہ تو عام عبارات کا حال ہے۔ قرآن کریم کی آیات تو ویسے بھی ''معجزہ'' ہیں۔ اس لئے ان کا ترجمہ کیسے ممکن ہے؟ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے ''ترجمہ معانی القرآن'' کی تعبیر اختیار کی ہے ترجمہ پر اعتماد کرنے والا شخص کبھی بھی وہ فیوض و برکات اور کلام الٰہی کی حلاوت اور حرارت محسوس نہیں کر سکتا جو کہ ایک عربی نص سمجھنے والا کر سکتا ہے۔

قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے بے شمار تراجم ہو چکے ہیں جن میں ایک ممتاز زبان اردو بھی ہے۔ اردو زبان میں قرآن مجید کے اولین تراجم شاہ ولی اللہؒ کے دو فرزندوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد القادرؒ نے کیے اس کے بعد اردو زبان میں سیکڑوں مکمل اور نامکمل تراجم منظر عام پر آ چکے ہیں۔

جن میں لفظی ترجمے بھی ہیں، بامحاورہ بھی اور ترجمانی کے طرز میں بھی۔ مفصل اور علمی انداز کی تفسیریں اور مختصر تفسیریں بھی اور یہ سب اپنی اپنی جگہ اہم اور قابل قدر خدمات ہیں۔ اور گزشتہ دو سو سال میں متعدد علماء نے اپنے اپنے انداز میں بہترین تراجم کیے ہیں جن میں اکثر انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

اردو زبان کے تراجم کا اسلوب:

اب تک اکثر جتنے تراجم اردو زبان میں ہوئے ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن میں محض عربی کے لفظ کا اردو متبادل مہیا کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے بعض تراجم وہ ہیں جن میں لفظی ترجمہ کا طریقہ چھوڑ کر آزاد ترجمانی کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ:

بامحاورہ تراجم میں یہ خوبی تو ضرور ہے کہ قرآن کے مفہوم کا سمجھنا آسان ہوتا ہے لیکن پڑھتے وقت قاری یہ متعین کرنے سے قاصر رہتا ہے کہ ترجمہ میں عربی کے کس لفظ کے معنیٰ کیا ہیں اور جو مفہوم ادا کیا گیا ہے وہ کن الفاظ کے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تراجم کو مسلسل پڑھتے رہنے کے باوجود قرآن کا طالب براہ راست قرآن کے الفاظ سے مفہوم و معنیٰ نہیں سمجھ پاتا اور وہ ایمان ویقین، خوف وخشیت اور فرحت وسرور کی اس کیفیت سے محروم رہتا ہے جو کلام الٰہی کے الفاظ کا خاصہ ہے۔

لفظی و بامحاورہ ترجمہ:

بعض حضرات نے اس مقصد کے حصول کے لئے ہر لفظ کے معنیٰ کے تعین کے ساتھ سلیس اور عام فہم کرنے کی کوشش کی ہے کہ پہلے قرآنی آیات کے منفرد الفاظ لکھ کر ان کے معانی درج کر دیئے ہیں، اس کے بعد آیت کا لفظی ترجمہ اور پھر سلیس ترجمہ درج کیا ہے۔ یہ طریقہ اپنی افادیت کے اعتبار سے مناسب ہے اور اگر اس طرح پڑھنے کی مشق کی جائے تو قرآن فہمی کے سلسلے میں پیش رفت ہو سکتی ہے لیکن اس میں وقت بہت زیادہ درکار ہوتا ہے جس کا متحمل ہر شخص نہیں ہو سکتا۔

اس ترجمے میں اردو الفاظ کی ترتیب وہی رکھی گئی ہے جو قرآن مجید میں عربی الفاظ کی ترتیب ہے تاکہ پڑھتے وقت قاری کو آسانی ہو اور یہ معلوم ہوتا جائے کہ عربی کے کس لفظ کے معنیٰ اردو میں کیا ہیں؟

لفظی و بامحاورہ ترجمہ کے درمیان اعتدال ہی اس کا امتیاز ہے:

عموماً تراجم میں اس بات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کہ ترجمہ لفظی ہے یا بامحاورہ۔ اگر ترجمہ لفظی ہو تو مفہوم سمجھ میں آنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ مضاف مضاف الیہ اور صفت وموصوف وغیرہ اردو اور عربی میں ایک ہی ترتیب سے نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض اوقات بامحاورہ ترجمہ عربی نص سے کافی مختلف ہو جاتا ہے۔ ہم نے ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمہ کی عبارت کو بامعنیٰ اور قابل فہم رکھتے ہوئے ہم جس قدر لفظی معنیٰ کو جگہ دے سکے ہیں وہ دی ہے جہاں قرآنی ترتیب کو برقرار رکھ سکے ہیں ہم نے برقرار رکھی ہے۔

قرآنی ترتیب کی مثال:

(أَذْهَبَ اللّٰهُ) کا ترجمہ (لے گیا اللہ) اسی طرح، (عَلٰی بَعْضٍ) کا ترجمہ (اوپر بعض کے) اور (مَعَ نُوْحٍ) کا ترجمہ (ساتھ نوح کے) ان ہی جیسی دوسری ترکیبیں یا الفاظ بھی ہیں۔

عربی الفاظ کے استعمال کی مثالیں:

اسی طرح عربی الفاظ جو اردو میں استعمال ہوتے ہیں انہی عربی الفاظ کو اردو ترجمہ میں بھی رکھنے کی کوشش کی گئی ہے جیسے: بہشت = جنت ،قرآن پاک = قرآن کریم/قرآن مجید، دوزخ = جہنم/النار، پروردگار = رب، پیغمبر = نبی/رسول، پیروی = اتباع، جنگ = جہاد، جانشین = خلیفہ، نزدیک = قریب

عربی اور اردو زبان کے قواعد میں فرق اور اس کی رعایت:

ہر زبان میں فعل، فاعل، مفعول اور فعل کے متعلقات ہوتے ہیں اور ہر زبان میں ترتیب الگ ہوتی ہے، جیسے عربی میں پہلے فعل پھر فاعل پھر مفعول پھر اس کے متعلقات ہیں لیکن اُردو میں پہلے فاعل، پھر مفعول اور متعلقاتِ فعل اور آخر میں فعل آتا ہے احقر نے اُردو قواعد کے بجائے عربی ترتیب کو اختیار کیا ہے مگر جہاں تفہیم میں دشواری محسوس ہوئی وہاں ایک لفظ کو آگے پیچھے کرنے سے مفہوم کو واضح کر دیا گیا ہے۔

حروف کا تکرار:

بعض زبانوں میں ایک حرف کا تکرار نا گوارِ خاطر نہیں ہوتا؛ لیکن دوسری زبان میں ایک کا تکرار پسند نہیں کیا جاتا، جیسے حروف عاطفہ کا استعمال ہے، عربی میں اس کا تکرار نا مناسب نہیں سمجھا جاتا؛ لیکن اُردو میں قارئین کو اس سے گرانی ہوتی ہے، مثلاً عربی میں کہا جائے ''صلیٰ سعد و معاذ و سھیل و صادق'' لیکن اُردو میں اس کو اس طرح کہیں گی ''سعد، معاذ، سہیل اور صادق نے نماز پڑھی'' یعنی آخر میں حرفِ عطف ''اور'' کا استعمال ہوگا اور اس سے پہلے نہیں کیا جائے گا، لیکن اس ترجمہ میں عربی ترتیب ہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر جگہ اور کا استعمال کیا گیا ہے۔

سیاق وسباق:

بعض اوقات ایک ہی لفظ کی مراد کو اُردو میں ظاہر کرنے کے لئے سیاق وسباق اور قرائن واحوال کے اعتبار سے الگ الگ تعبیر ہوتی ہے، جیسے قال کا معنیٰ ہے: ''کہا''، لیکن قول اگر سوال کرنے والے کی طرف سے ہو تو اس کا ترجمہ ''سوال کیا، یا دریافت کیا'' بھی ہوسکتا ہے، اگر اس لفظ کی نسبت جواب دینے والے کی طرف ہو تو ''جواب دیا'' بھی کہا جاسکتا ہے، اگر بندہ اپنے رب سے کہہ رہا ہے تو کہا جاسکتا ہے: ''کہا'' اگر رب نے اپنے بندہ سے کہا تو بہتر ترجمہ ہوگا: ''ارشاد فرمایا''۔ اس لئے اس ادب کو اس ترجمہ میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔

حروف مبانی:

عربی قواعد کے لحاظ سے کچھ ''حروف مبانی'' کہلاتے ہیں، کچھ وہ ہیں جو کہ ''حروف معانی'' کہا جاتا ہے، یعنی وہ ہوتے تو ہیں حروف؛ لیکن معنیٰ دار ہوتے ہیں، اکثر ان کے معانی ومفاہیم سیاق وسباق سے متعلق ہوتے ہیں: 'ب، ف، علیٰ، اِلیٰ، وغیرہ ایسے حروف کی اُردو ترجمہ میں الگ الگ تعبیر اختیار کی جاتی ہے، جیسے: 'ف' کا ترجمہ ان الفاظ میں ہوسکتا ہے: ''پس، پھر، اس لئے، چنانچہ، کیوں کہ، لہٰذا'' وغیرہ— اسی ''ل'' کو اُردو میں مختلف الفاظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، جیسے: ''واسطے، کے لئے، کیوں کہ، چونکہ وغیرہ۔

غرض کہ اس طرح کے جو حروف ہیں، ان سب کو ایک ہی تعبیر میں جمع نہیں کیا جاسکتا ہے، اس کے لئے مناسب حال تعبیر اختیار کی جاتی ہے تو پڑھنے والوں کو اس کی حقیقی مراد سمجھ میں آجاتی ہے اس کی بھی رعایت ترجمہ میں کی گئی ہے۔

ایک لفظ کا استعمال کئی معنیٰ میں:

عربی زبان میں بعض صیغے ایسے ہیں، جو ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال رکھتے ہیں، جیسے ''اتقوا'' اس کے معنیٰ 'ڈرو' بھی ہوسکتا ہے، ڈرا کرو، ڈرتے رہو، نیز ''بچو'' پرہیز کرو بھی ہوسکتے ہیں۔ اس کی بھی رعایت ترجمہ میں کی گئی ہے۔

عربی میں حال و مستقبل کا معنیٰ:

اسی طرح عربی میں مضارع کا صیغہ حال کے معنیٰ میں بھی آتا ہے اور مستقبل کے بھی، مستقبل کے واقعات جیسے آخرت کے تذکرہ میں اگر ماضی کا صیغہ استعمال کیا جائے تو بعض اوقات اس سے مستقبل کا معنیٰ مراد ہوتا ہے اور بعض اوقات گذشتہ واقعات کے ذکر میں مضارع کا صیغہ آتا ہے؛ لیکن اس میں حال کا معنیٰ

مراد ہوتا ہے، اسی طرح ''الف لام'' عربی میں کبھی استغراق کے لئے آتا ہے، کبھی جنس کے لئے اور کبھی عہد کے لئے اس کی بھی رعایت ترجمہ میں کی گئی ہے۔

تنوین:

اسی طرح ''تنوین'' یعنی دو زبر، دو زیر، دو پیش'' کا معاملہ ہے، یہ ایک حرکت ہے، یہ کبھی تعظیم یعنی کسی چیز کی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے آتی ہے اور کبھی تحقیر یعنی مقدار یا معیار کے اعتبار سے کسی چیز کے چھوٹے ہونے کو ظاہر کرتی ہے، جیسے پہلی صورت میں ''ظلم'' کے معنیٰ ہوں گے: 'بڑا ظلم' یا عظیم ' اور دوسرے معنیٰ کے لحاظ سے مثلاً ''شئی'' کے معنیٰ ہوں گے ''حقیر چیز یا تھوڑی چیز'' اس مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے اگر ظلم کے ترجمہ میں ظلم کے ساتھ بڑا کا لفظ بڑھا دیا جائے، یا ''شئی'' کے ترجمہ میں چیز کے ساتھ معمولی کا اضافہ کردیا جائے تو یہ الفاظ سے آزاد ترجمہ نہیں؛ بلکہ الفاظِ قرآنی کے دائرہ میں ہوگا۔

اسی میں یہ بھی ہے کہ کبھی اسم فاعل کا ترجمہ مستقبل میں ہوتا ہے یا بعض اسماء مشتقہ کا ترجمہ فعل سے کردیا جاتا ہے، جیسے ''غفور'' کا ترجمہ ''بہت معاف فرماتا ہے'' یا ''علیم'' کا ترجمہ ''خوب جاننے والا ہے'' وغیرہ۔

علم صرف:

علماءِ صَرف نے مختلف ابواب کی جو خصوصیات بیان کی ہیں، یا مختلف افعال کے جو امتیازات بتائے ہیں، اس سے بھی ترجمے میں مدد ملتی ہے، جیسے 'تفعل' میں محنت اور تکلف کے ساتھ کسی عمل کو انجام دینے کے معنیٰ ہوتے ہیں یا جیسے فعل ماضی میں ثبوت اور دوام کے معنی ہوتے ہیں۔

مواقع کے اعتبار سے معنیٰ:

قرآن مجید میں بعض الفاظ مختلف مواقع پر دو مختلف معنوں میں آتے ہیں، جیسے ''آیات'' کہ اس کے معنیٰ نشانیوں کے بھی ہیں، آیات کے بھی ہیں اور احکام کے بھی یا جیسا کہ او پر گزرا کہ تقویٰ کے معنیٰ ڈرنے کے بھی ہیں اور بچنے کے بھی۔

اس قسم کے الفاظ کے ترجموں میں مترجمین کے درمیان اختلاف ہوتا ہے؛ لیکن یہ کوئی اساسی اختلاف نہیں ہے، سلسلۂ کلام کو سامنے رکھ کر اس کا معنیٰ متعین ہوتا ہے۔

افعال و ضمائر میں جمع کے صیغہ کا استعمال:

اکثر اُردو مترجمین نے اللہ تعالیٰ سے نسبت رکھنے والے افعال و ضمائر کے لئے واحد کا صیغہ استعمال کیا ہے، جیسے اللہ معاف کرتا ہے، اے میرے رب تو قبول کر، وغیرہ، غالباً ایسا اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفت ''توحید'' کے پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے؛ لیکن جب اللہ نے خود اپنے لئے 'جمع متکلم' کا صیغہ استعمال کیا ہے، تو اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جمع کا صیغہ احترام کے لئے ہے، عربی زبان میں واحد کے صیغہ کو بے ادبی نہیں سمجھا جاتا؛ لیکن اردو زبان میں واحد کے صیغہ میں تو، تم وغیرہ کی ضمیر کو خلافِ ادب سمجھا جاتا ہے، جیسے کہا جاتا ہے، ''میرے دادا آئے'' یا ڈاکٹر سے کہا جاتا ہی: ''آپ نے مریض کو دیکھا'' اگر اس کے بجائے کہا جائے میرا دادا آیا، تو نے مریض کو دیکھا تو اُردو محاورہ میں اسے خلافِ ادب سمجھا جائے گا۔

اس لئے اس ترجمہ میں اللہ کی طرف منسوب افعال اور ضمائر میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور مخاطب کی ضمیر کا بھی 'تو اور تم' کے بجائے ''آپ'' سے ترجمہ کیا گیا ہے، اسی طرح جہاں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب کیا ہے، وہاں 'آپ' کی تعبیر رکھی گئی ہے، جیسے ''قل'' معنیٰ تو کہہ دے، کے بجائے ''آپ کہہ دیجئے'' کا استعمال ہوا ہے وغیرہ۔

لفظی ترجمہ کی اہمیت

راقم کے خیال میں قرآن فہمی کے لیے لفظی ترجمہ معمولی عربی سے آشنا لوگوں کے لیے مناسب رہتا ہے۔ بامحاورہ ترجمے سے جو کلامِ الٰہی کی

ترجمانی ہوتی ہے، زیادہ سلیس ورواں ہونے کی وجہ سے قرآن کا مفہوم تو بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے، لیکن اس رواں دواں ترجمے کو بار بار پڑھنے کے باوجود پڑھنے والے کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قرآن کے فلاں لفظ کا ترجمہ کیا ہے اور فلاں کا کیا۔ یوں عمر بھر ترجمہ پڑھنے کے باوجود قرآن کے لطف اور اس کے اعجاز اور سحر بیانی سے محروم رہتا ہے۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ براہ راست کلام الٰہی انسان کے قلب ودماغ پر جو اثر ڈال سکتا اور جو انقلاب وتغیر پیدا کرسکتا ہے کوئی انسانی کلام اسے اس طرح متاثر نہیں کرسکتا ہے۔

قرآن کا اعجاز براہ راست متاثر کرسکے اس کے لئے اگر انسان کوشش کرے تو لفظی ترجمے سے یہ بات کسی حد تک حاصل ہوسکتی ہے۔

بامحاورہ ترجمہ چونکہ عام فہم ہوتا ہے اس لیے قاری سرسری انداز میں ترجمہ پڑھ جاتا ہے اسے زیادہ غور وفکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ اور لفظی ترجمے میں زیادہ سلاست وشگفتگی نہیں ہوتی اس لیے قاری کو ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ وہ ترجمے پر غور کرے اور اسے توجہ سے سمجھنے کی کوشش کرے۔ لفظی ترجمے میں یہ عدم سلاست ہی قرآن فہمی کا ذریعہ بنتا ہے۔

عرض حال:

اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے احقر نے ہندی داں طبقہ اور نومسلموں کی خصوصی ضرورت کے پیش نظر عربی سے ہندی میں ترجمہ 1997ء میں شروع کردیا تھا جو 2002ء میں ''قرآن کا پیغام'' (قرآن کا آسان ہندی انواد) نام سے پہلی مرتبہ شائع ہوا پھر اس کے بیسوں ایڈیشن شائع ہوئے، اُسی وقت اس کا اردو میں ترجمہ کرکے کمپوز بھی کروادیا گیا تھا لیکن اردو میں کثرتِ تراجم کی وجہ سے ایک نئے ترجمے کے شائع کرنے کا ارادہ نہیں ہو پارہا تھا۔ اس طرح 2002ء سے یہ ترجمہ کمپوز شدہ رکھا تھا اور اس دوران میں ہندی کی تفسیر کے کاموں میں مشغول تھا پھر جب 2013ء میں تقریباً تفسیر لکھنے کا کام پورا ہوا تو ارادہ کیا کہ اردو والے ترجمے کو لفظی ترجمہ اس طرح کیا جائے کہ لفظی مع روانی کی شکل ہوجائے تو قاری کو عربی سیکھنے کا شوق پیدا ہوگا اور اللہ کے کلام سے مناسبت ہوگی۔

احقر کو اگر چہ یہ احساس تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے لیکن ایک اہم خواب کے بعد اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور اس کے فضل وانعامات کو دیکھتے ہوئے ڈرتے ڈرتے ہمت کرلی یہاں تک کہ جب شروع کردیا تو یہ بات سامنے آئی کہ بامحاورہ ترجمہ لفظی ترجمے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ لفظی ترجمہ دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ بامحاورہ ترجمے میں الفاظ کو آگے پیچھے کرنے کی بھی گنجائش ہوتی ہے اور ترجمے میں الفاظ کے اضافے کی بھی۔ جب کہ لفظی ترجمے میں یہ دونوں سہولتیں نہیں ہوتیں۔

لفظی ترجمہ میں کوشش یہ ہوتی ہے کہ عربی لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ آئے، اس لیے اس میں اختصار وجامعیت کا بھی اہتمام کرنا ہوتا ہے اور تفصیل واضافے سے بچنے کا التزام بھی۔ ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھنا اس کام کو مشکل سے مشکل تر بنا دیتا ہے۔ لیکن توفیق الٰہی پر ہر کام آسان ہوجاتا ہے۔

اس ترجمے کو پیش کرتے ہوئے اصول سہولت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس لئے ایک عام اردو خواں قاری بھی اس سے بھر پور استفادہ کرسکتا ہے۔ نیز دینی مدارس کے طلباء واساتذہ اور ترجمہ قرآن کے حلقوں کے اساتذہ اس کوشش سے اپنے اسباق کو آسان، پرکشش اور مفید بنا سکتے ہیں۔

الحمدللہ اس طرح اللہ کے بھروسے پر ترجمے کا کام شروع کیا گیا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے لیے جو اہلیت وصلاحیت درکار ہے اس سے احقر محروم ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وانعام دیکھتے ہوئے ہمت کرلی۔ حقیقت یہ کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے زبان وقلم قاصر ہے، کہ اس نے اپنے کتاب کی خدمت میں اس گنہگار کو حصہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت سے نوازے۔

تشریح لغات القرآن الکریم کی خصوصیات وماخذ

(۱) اس میں قرآنی الفاظ کی توضیح وتشریح سورتوں اورآیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے رکھی گئی ہے۔

(۲) اس میں ہرصفحہ پرجوقرآن کے الفاظ درج ہیں ان الفاظ کی تشریح اسی صفحہ پر کی گئی ہے۔

(۳) اس میں الفاظ کی لغوی،نحوی،صرفی تحقیق کے ساتھ افعال کے ابواب،صیغوں کی نشاندہی،اسماء کے واحد اورجمع کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔اوربعض اسماءاورافعال کے مادوں کوبھی بیان کیا گیاہے۔

(۴) بہت سے مقامات پرجن الفاظ کی تشریح مختصرہےان کومکررلانے میں توسیع سے کام لیا گیاہے۔

(۵) اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کلمات کی تشریح میں اتباع سلف کا بہت اہتمام کیا گیاہے۔جوتشریح قرآن کی حقیقی روح ہے۔

(۶) الفاظ کی توضیح وتشریح کے ماٰخذ میں عربی تفسیروں میں تفسیر بیضاوی،تفسیر جلالین،تفسیر مظہری،تفسیر قرطبی سے اوراردوتفسیروں میں القرآن(حضرت تھانویؒ)معارف القرآن(حضرت مفتی محمدشفیع صاحب دیوبندیؒ)تفسیرعثمانی(علامہ شبیراحمدصاحب عثمانیؒ)تفسیر ماجدی(مولاناعبدالماجددریابادیؒ)وغیرہ اورلغات ونحوی ترکیب کے سلسلے میں اعراب القرآن(شیخ محی الدین درویش)وکلمات القرآن ومفتی شیخ حسنین محمدمخلوف ومنتخب لغات القرآن(مفتی محمدنسیم صاحب)اورقرآن مجیدکاعربی اردولغت،مکمل لغات القرآن،آسان لغات القرآن ،مترادفات القرآن،مصباح الغات وغیرہ سے استفادہ کیا گیاہے۔

اب آخرمیں ہم ان تمام دوستوں اوربزرگوں کے شکرگزارہیں جنہوں نے اس کام کے لیے بھرپورتعاون کیاجس میں والدہ محترمہ کی خصوصی دعائیں اورمیرے اہل خانہ اورہمشیرہ کےتعاون کےساتھ مشفق ومربی استاذحضرت مولاناسیدمحمدرابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کی سرپرستی ورہنمائی جوحضرت مولاناسیدابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے جانشین ہیں جنہوں نے مصروف ترین لمحات سے وقت نکال کراس پرنظرڈالی اوراپنےقلم سےمقدمہ کے ذریعہ مزین فرمایااورحضرت مولاناسعیدالرحمٰن اعظمی ندوی دامت برکاتہم نےبھی مفیدمشوروں کےساتھ برابر ہمت افزائی فرماتے ہوئے پیش لفظ تحریرفرمایااور(میری تصنیفات کودیکھتے ہوئے)فرمانے لگے کہ اللہ نےجس طرح حضرت داؤدؑ کے لئے لوہےکومسخرکردیاتھاآپ کے لئے اللہ نے قلم کومسخرکردیاہے۔اسی طرح حضرت مولاناسیدواضح رشیدندوی اکثرفرمایاکرتے کہ آپ کوکب اتنا لکھنےکاوقت مل جاتاہے۔

اسی طرح مولانامحمودحسنی ندوی صاحب حفظہ اللہ کے بے حدمشکوروممنون ہیں جن سے میراتعلیمی زمانے سےتعلق ہے وہ میرے ہندی کاموں سے بہت خوش ہوتے ہیں انہوں نےبھی برابرمفیدمشورے دیئےاورحضرت مولاناسےمقدمہ لکھوانے میں معاونت کی اسی طرح عزیزم محمدخالدندوی جنہوں نے اکابرعلماء کے تاثرات تحریرکروانے میں تعاون کیااورخصوصی مشورہ دینے والوں میں جناب مولاناقاری عبدالحمیدصاحب وصدیق صاحب واحمدصاحب،وشرافت حسین صاحب وفیصل صاحب وعبدالرحمٰن صاحب وجناب شمیم فاروقی صاحب وعبداللہ صاحب ومحتشم عبدالباری صاحب جیسےلوگوں کےشکرگزارہیں اسی طرح عطاءاللہ صدیقی صاحب جنہوں نے دلچپسی سےاس کی کمپوزنگ کی وآخری مرحلہ تک پہنچانے میں مددکی اورپوراوقت دیااورتسنیم احمدصاحب ومولاناسرفرازندوی صاحب ومولانامحمدعظیم ندوی صاحب ومولانامحمدسعدصاحب وقاری انس صاحب وحافظ انوارخلیل صاحب،محمدارقم وعبداللہ فاروقی کےعلاوہ بہت سےلوگوں نے پروف پڑھنےکاکام انجام دیا۔

اب آخر میں میں جناب عارف الانہ صاحب کے مشکور ہیں جنہوں نے اس کی اشاعت میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل وکرم سے ان تمام حضرات کو اپنی شان کے مطابق اجر عظیم عطا فرمائے اس میں 'معانی القرآن الکریم' کے لئے جن بزرگوں نے اپنے تائیدی کلمات سے ہمت افزائی فرمائی تھی انہیں استفادہ کی غرض سے شامل کرلیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اس گنہگار کے لئے حسن خاتمہ اور آخرت کی نجات کا ذریعہ بناتے ہوئے تمام انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ۔

طالب دعا

محمد سرور فاروقی ندوی
(دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

۵ جون ۲۰۱۹ء بروز بدھ بوقت ۱۲:۴۵
۱ شوال ۱۴۴۰ھ

نوٹ: انسانی کاوشیں کتنی ہی وسیع تر، عظیم تر اور جامع ہوں خطا سے خالی نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے اگر اہل علم کو کہیں کوئی اصلاحی بات محسوس ہو تو اطلاع فرمائیں ان شاء اللہ اس سلسلہ میں مفید مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ کا پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: ''تو جب آپ پڑھنے لگیں قرآن تو پناہ طلب کریں اللہ کی شیطان مردود سے''

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: ''میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے''

آیَاتُهَا ۷

(۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵)

رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① | ۱۔ سبھی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (جو) رب ہے سب جہانوں کا۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② | ۲۔ بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ | ۳۔ (وہی ہے) مالک، روزِ جزا (قیامت کے دن) کا۔

اَلْحَمْدُ: سب تعریفیں، تمام تعریفیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ پر الف لام استغراق کے لئے ہے، حمد کے لغوی معنیٰ تعریف کرنا، باب سَمِعَ کا مصدر ہے، اور حمد کے اصطلاحی معنیٰ: اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کرنا۔

لِلّٰہِ: اللہ تعالیٰ کے لئے، لفظ (اللہ) کے معنیٰ سچا معبود، حقیقی معبود۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ لفظ "اللّٰہ" اِلٰہٌ سے مشتق ہے جو معبود کے معنیٰ میں ہے۔ پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات پاک کا علم بنا دیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے۔

رَبِّ: پروردگار، پالنے والا، مالک، آقا۔ اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے، لفظ (ربّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔

اَلْعَالَمِيْن: تمام جہان، سب جہان۔ اس کا واحد عالَمٌ ہے۔ عالَمِیْنَ۔ عَالَمٌ کی جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کے معنیٰ دنیا اور جہان کے ہیں۔ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ:۔ یہ ترکیب اضافی ہے، لفظ (اللہ) کی صفت ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ: بہت مہربان، بڑا مہربان، بے حد مہربان، لفظ "رَحْمٰن" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، باب سمع سے فَعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے یہ رحمت سے مشتق ہے۔

اَلرَّحِيْم: نہایت رحم کرنے والا، بہت رحم کرنے والا، لفظ "رَحِیْمٌ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، باب سمع سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ رحمت سے مشتق ہے۔

مٰلِکِ: مالک، حاکم، بادشاہ (اللہ تعالیٰ کا اسم صفت) جمع: مُلُوْکٌ۔

يَوْمِ الدِّيْنِ: بدلہ کا دن، مراد قیامت کا دن اور حساب کا دن ہے، (یَوْمٌ) کے معنیٰ دن، جمع اَیَّامٌ (دِیْنٌ) کے معنیٰ بدلہ، حساب جمع اَدْیَانٌ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴	۴۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵	۵۔ ہدایت دے ہم کو راہ سیدھی (حق پر چلنے کی)۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶	۶۔ راستہ ان لوگوں کا، (کہ) انعام فرمایا تو نے اُن پر (یعنی جن پر تیرا انعام ہوا)۔
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷ ع	۷۔(ان لوگوں کا راستہ) نہیں، غضب کیا گیا جن پر اور نہ (حق سے) بھٹکنے والوں کا۔

إِيَّاکَ نَعْبُدُ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، نحوی ترکیب میں اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل اور مفعول بہ مقدم ہے اور تقدیم کی وجہ سے حصر کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔(نَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر عِبَادَةٌ ہے، عبادت کے معنیٰ انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا۔

إِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ: ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔(اِیَّاکَ) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم ہے (نَسْتَعِیْنُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر اِسْتِعَانَۃٌ اور مادہ عَوْنٌ ہے۔

اِهْدِنَـــا: آپ ہم کو ہدایت دیجئے، آپ ہماری رہنمائی فرما دیجئے، (اِھْدِنَا) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ھدایۃ معنیٰ رہنمائی کرنا، آخر میں ''نَا'' جمع متکلم کی ضمیر پہلا مفعول بہ ہے۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ: سیدھا راستہ، صحیح راستہ، صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے، (اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) اِھْدِ فعل امر کا دوسرا مفعول بہ ہے، (صِرَاطٌ) کے معنیٰ راستہ، جمع: صُرُطٌ ہے، (مُسْتَقِیْمٌ) باب استفعال سے اسم فاعل صیغہ واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْتِقَامَۃٌ ہے۔

الَّذِيْنَ: وہ سب مرد، جو، جنہوں۔اسم موصول ہے۔اَلَّذِیْ واحد۔

أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ: ان پر آپ نے انعام فرمایا۔(اَنْعَمْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْعَامٌ ہے۔

غَيْرِ: اسم ہے۔غیر کا لفظ سویٰ کے معنیٰ میں آتا ہے اور لا کے معنیٰ میں بھی۔

المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ: جن پر غضب نازل کیا گیا۔(اَلْمَغْضُوْبِ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر غَضَبٌ ہے۔

الضَّالِّيْنَ: گمراہ لوگ، بھٹکے ہوئے لوگ۔اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد ضَالٌّ اور مصدر ضَلَالٌ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیَاتُهَا ۲۸۶ (۲) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (۸۷) رُکُوْعَاتُهَا ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾	۱۔ الف۔لام۔میم
ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾	۲۔ یہ (اللہ کی) کتاب ہے، نہیں کوئی شک اِس (کو اللہ کی کتاب ہونے) میں، ہدایت ہے (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لئے۔
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ	۳۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں غیب کے ساتھ اور وہ قائم کرتے ہیں

الٓمّٓ: اس کے حروف الگ الگ ساکن پڑھے جاتے ہیں، اَلِفْ، لَامْ، مِيْمْ۔ اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

ذٰلِکَ الْکِتَابُ: یہ کتاب، یہاں کتاب سے مراد قرآن عظیم ہے، (کِتَاب) کی جمع کُتُب ہے (ذٰلِکَ) اسم اشارہ بعید ہے جو قرآن عظیم کی عظمت شان ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ (ذٰلِکَ) ھٰذَا کے معنیٰ میں ہے۔

لَا رَیْبَ: کوئی شک نہیں، باب ضرب سے مصدر ہے۔

ھُدًی: ہدایت، رہنمائی، ھُدًی مصدر یہاں اسم فاعل (ھَادٍ) کے معنیٰ میں ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْمُتَّقِیْنَ: پرہیز گار لوگ، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اَلْمُتَّقِیْنَ کا واحد: اَلْمُتَّقِیْ ہے، اس کا مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے، اِتِّقَاءٌ اصل میں اِوْتِقَایٌ ہے، ہمزہ افتعال کے بعد والے واؤ کو تاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

یُؤْمِنُوْنَ: وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، وہ لوگ یقین کرتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ رسول کریم ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر تسلیم کر لینے کا نام ایمان ہے۔

الْغَیْبِ: چھپی ہوئی چیزیں، بے دیکھی چیزیں، غیب سے مراد دین کی وہ تمام باتیں جن کا علم عقل وشعور اور حواس خمسہ سے نہیں ہوسکتا، اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، جنت اور دوزخ کے حالات اور قیامت میں پیش آنے والے تمام واقعات شامل ہیں۔

یُقِیْمُوْنَ: وہ لوگ قائم کرتے ہیں، وہ لوگ پابندی کرتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾

نماز اور اُس میں سے جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں (اللہ کی راہ میں)۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

۴۔ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اُس پر، جو نازل کیا گیا آپ کی طرف اور جو نازل کیا گیا آپ سے پہلے (صحائف) اور آخرت کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾

۵۔ یہی لوگ ہیں ہدایت پر، اپنے رب کی طرف سے اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾

٦۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، برابر ہے ان پر، خواہ آپ خبردار کریں انہیں یا نہ خبردار کریں، نہیں وہ ایمان لائیں گے۔

الصَّلاۃَ: نماز۔ (دین اسلام کا اہم رکن) صلوٰۃ کی جمع: صَلوٰتٌ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

وَ مِمَّا: کس چیز، اس چیز سے، من جارہ اور ما موصولہ سے مرکب ہے۔

رَزَقْنٰهُمْ: ہم نے ان کو رزق دیا۔ رَزَقْنَا فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ ھُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول ہے۔

يُنفِقُوْنَ: وہ لوگ خرچ کرتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

مِنْ قَبْلِکَ: آپ سے پہلے۔ من حرف جار ہے۔ قَبْل ظرف زمان بھی ہے اور ظرف مکان بھی۔

يُوقِنُونَ: وہ لوگ یقین رکھتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَانٌ ہے۔

الْمُفْلِحُونَ: کامیاب لوگ، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: مُفْلِحٌ، اور مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ: خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام تسویہ (برابری) کے لئے ہے، یعنی ڈرانا اور نہ ڈرانا ان کافروں کے حق میں برابر ہے، لیکن رسول کریم ﷺ کے حق میں برابر نہیں، کوئی ایمان لائے یا نہ لائے آپ ﷺ ہر صورت میں ثواب عظیم کے مستحق ہیں، (اَنْذَرْتَهُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ، لَمْ تُنذِرْھم باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر: اِنْذَارٌ ہے۔

ع

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَعَلٰى سَمۡعِهِمۡ ؕ وَعَلٰٓى
اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝۷

۷۔مُہر لگادی ہے اللہ نے، دلوں پر اُن کے اور کانوں پر اُن کے۔ اور آنکھوں پر اُن کے پردہ ہے اور اُن کے لئے عذاب ہے بہت بڑا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ
وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۸

۸۔اور بعض انسان وہ ہیں جو کہتے ہیں، ہم ایمان لائے، اللہ پر اور یومِ آخرت پر، حالانکہ نہیں ہیں وہ ایمان لانے والے۔

يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ اِلَّاۤ
اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۹

۹۔وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور (ان کو) جو لوگ ایمان لائے اور نہیں وہ دھوکہ دیتے مگر اپنے آپ ہی کو اور (مگر اس کا) نہیں وہ شعور رکھتے۔

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمۡ
عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ۝۱۰

۱۰۔اُن کے دلوں میں بیماری ہے، سو بڑھا دیا اُن کا اللہ نے مرض اور اُن کے لئے عذاب ہے بڑا دردناک، بسبب اس کے، کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

خَتَمَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی، (خَتَمَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتْمٌ ہے۔

قُلُوبِهِمْ: ان کے دل۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ ہے۔

سَمْعِهِمْ: ان کے کان، سَمْعٌ کی جمع: اَسْمَاعٌ یہاں پر سَمْعٌ۔ اَسْمَاعٌ کے معنیٰ میں ہے۔

عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ: ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ (اَبْصَارٌ) کے معنیٰ آنکھیں واحد: بَصَرٌ۔ (غِشَاوَةٌ) کے معنیٰ پردہ ہے، اس کا مادہ غَشْیٌ ہے۔

عَذَابٌ عظِيمٌ: بڑا عذاب، بڑی سزا، (عَذَابٌ) کی جمع اَعْذِبَةٌ، عَظِيْمٌ، عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب کَرُمَ سے استعمال ہوتا ہے۔

يُخَادِعُونَ: وہ لوگ دھوکہ دیتے ہیں، وہ لوگ چالبازی کرتے ہیں، باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُخَادَعَةٌ اس کا مادہ خَدْعٌ ہے۔

وَمَا يَشْعُرُوْنَ: اور وہ لوگ فہم نہیں رکھتے ہیں۔ مانافیہ ہے۔ يَشْعُرُوْنَ باب نصر سے صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی۔

مَرَضٌ: بیماری، یہاں بیماری سے مراد شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ مَرَضٌ کی جمع: اَمْرَاضٌ ہے۔

عَذَابٌ اَلِيمٌ: دردناک سزا، دردناک تکلیف، عَذَابٌ کی جمع اَعْذِبَةٌ۔ اَلِيْمٌ، اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِۙ قَالُوۡۤا اِنَّمَا
نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ﴿۱۱﴾
اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ﴿۱۲﴾

۱۱۔ اور جب کہا جا تا ہے اُن سے، کہ نہ تم فسا د کر و زمین میں، تو کہتے ہیں ہم ہی تو اصلاح کر نے وا لے ہیں۔
۱۲۔خبر دا ر! بلا شبہ وہی ہیں فسا د کر نے وا لے اور لیکن نہیں (اِس کا) وہ شعور رکھتے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا
اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ
السُّفَهَآءُ وَلٰـكِنۡ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ﴿۱۳﴾

۱۳۔ اور جب کہا جا تا ہے اُن سے، کہ تم ایمان لا ؤ جیسے ایمان لا ئے لوگ (تو) وہ کہتے ہیں، کیا ہم ایمان لائیں جیسے ایمان لا ئے بیوقوف، خبر دار! بلا شبہ وہی ہیں بیوقوف، لیکن نہیں وہ جانتے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى
شَيٰطِيۡنِهِمۡۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡۙ اِنَّمَا نَحۡنُ
مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ﴿۱۴﴾

۱۴۔اور جب وہ ملتے ہیں اُن لوگوں سے، جو ایمان لا ئے (تو) کہتے ہیں، ہم ایمان لے آ ئے اور جب تنہا ہوتے ہیں اپنے شیطانوں کی طرف، (تو) کہتے ہیں بیشک ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مذاق کرنے والے ہیں (اِن کے ساتھ)۔

لَاتُفۡسِدُوۡا: تم لوگ فساد نہ کرو، باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفۡسَادٌ ہے۔
مُصۡلِحُوۡنَ: اصلاح کر نے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد مُصۡلِحٌ، مصدر اِصۡلَاح ہے۔
لَا يَشۡعُرُوۡنَ: وہ لوگ جانتے نہیں، باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شُعُوۡرٌ ہے۔
آمِنُوۡا: تم لوگ ایمان لے آ ؤ، باب افعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیۡمَانٌ ہے۔
اَلسُّفَهَآءُ: بیوقوف لوگ، اس کا واحد سَفِيۡهٌ ہے، باب کرم سے سَفَاهَةٌ مصدر ہے۔
اِذَا لَقُوۡا: جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں، (لَقُوۡا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ ہے لَقُوۡا اصل میں لَقِيُوۡا ہے، یاء کا ضمہ نقل کر کے ما قبل کو دے دیا اور ما قبل کا کسرہ حذف کر دیا، یاء اور واؤ دونوں ساکن ہو گئے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، لَقُوۡا ہو گیا۔
اِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ: جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں سے ملتے ہیں۔ (خَلَوۡا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلۡوَةٌ، خُلُوٌّ وَ خَلَاءٌ ہے، شَيَاطِيۡنُ کا واحد شَيۡطَانٌ معنیٰ سرکش اور نافرمان۔
مُسۡتَهۡزِئُوۡنَ: ہنسی کرنے والے، مذاق کرنے والے، باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا مصدر: اِسۡتِهۡزَاءٌ ہے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴿۱۵﴾	۱۵۔(جبکہ) اللہ مذاق کرتا ہے اُن سے اور مہلت دیئے جارہا ہے انہیں اُن کی سرکشی میں (اندھوں کی طرح) بھٹک رہے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ﴿۱۶﴾	۱۶۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لی گمراہی، ہدایت کے بدلے، سو نہ نفع بخش ہوئی اُن کی تجارت اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے۔
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ	۱۷۔مثال ان کی اُس (شخص) کی سی ہے جس نے جلائی آگ،

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ: اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء کررہے ہیں، (يَسْتَهْزِئُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ: اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں مہلت دے رہے ہیں (يَمُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (طُغْيَانٌ) ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب فتح سے معنیٰ سرکشی کرنا، حد سے بڑھ جانا۔

يَعْمَهُوْنَ: وہ لوگ حیران وسرگرداں ہورہے ہیں، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى: ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی، اِشْتِرَآءٌ کے حقیقی معنیٰ خریدنا، یہاں خریدنے کا مطلب اختیار کرنا ہے۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِشْتِرَاءٌ ہے، اِشْتِرَاءٌ اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، ضَلَالَةٌ کے معنیٰ گمراہی، اس کی جمع ضَلَالَاتٌ ہے۔

فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ: پس ان کی تجارت نفع بخش نہیں ہوئی، اس آیت کریمہ میں تجارت کو فاعل بنانا اسناد مجازی کے طور پر ہے، فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ کا لفظی ترجمہ یہ ہے، پس ان کی تجارت نے نفع نہیں اٹھایا، حالانکہ نفع اٹھانا تجارت سے متعلق نہیں بلکہ تاجروں کا کام ہے اس لئے یہاں فاعل حقیقی اہل تجارت ہیں، (مَا رَبِحَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَبِحٌ اس کے معنیٰ نفع اٹھانا۔

مُهْتَدِيْنَ: ہدایت پانے والے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (كَانُوا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا مصدر اِهْتِدَآءٌ ہے، یہ اصل میں اِهْتِدَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

اِسْتَوْقَدَ نَارًا: اس نے آگ روشن کی، (اِسْتَوْقَدَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْقَادٌ اور مادہ وَقْدٌ ہے، (نَارًا) مفعول بہ ہے، نَارٌ کی جمع نِيْرَانٌ ہے۔

فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ﴿۱۷﴾	پھر جب روشن کر دیا اُس (آگ) نے جو اُس کے اِردگرد ہے (تو) لے گیا اللہ اُن کی روشنی اور اُنہیں چھوڑ دیا اندھیروں میں (کہ) نہیں وہ دیکھتے۔
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ﴿۱۸﴾	۱۸۔ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، لہٰذا وہ نہیں لوٹتے (سیدھے راستے پر)
اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	۱۹۔ یا (ان کی مثال اِس طرح ہے) جیسے زور کی بارش ہو آسمان سے، اُس میں اندھیرا، گرج اور بجلی ہو، وہ ٹھونس لیتے ہیں اپنی انگلیاں، اپنے کانوں میں،

اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ: (اَضَاۗءَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِضَاءَةٌ ہے، یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ (مَا حَوْلَهٗ) مااسم موصول۔ حَوْلَ کے معنیٰ آس پاس، گرداگرد (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلَّذِیْ اِسْتَوْقَدَ نَارًا ہے، حول مضاف (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل محذوف (ثَبَتَ) کا ظرف ہوا، اور فعل محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر صلہ ہوا، (مَا) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر (اَضَاۗءَتْ) فعل مذکور کا مفعول بہ ہے۔

تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ: اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا، (تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے، (ظُلُمَاتٌ) اندھیرے، تاریکیاں واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔

لَا یُبْصِرُوْنَ: وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

صُمٌّ: بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَصَمٌّ ہے۔

بُكْمٌ: گونگے (جو بولنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَبْكَمُ ہے۔

عُمْیٌ: اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد: اَعْمیٰ ہے۔

صَیِّبٍ: بارش، صَیِّبٌ کی اصل صَیْوِبٌ ہے، یاء اور واؤ جمع ہوگئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا، صَیِّبٌ ہو گیا، اس کا مادہ صَوْبٌ ہے۔

رَعْدٌ: گرج، رَعَدَ السَّحَابُ یَرْعَدُ رَعْدًا باب فتح سے معنیٰ بادل گرجنا۔

بَرْقٌ: بجلی، اس کی جمع: بُرُوْقٌ ہے۔

یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ: وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیتے ہیں۔ (یَجْعَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: جَعْلٌ، اَصَابِعُ: انگلیاں، واحد: اِصْبَعٌ۔ اٰذَانٌ: کان، واحد: اُذُنٌ ہے۔

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

بجلی کی کڑک کی وجہ سے، موت کے ڈر سے اور اللہ گھیرے میں لئے ہوئے ہے کافروں کو۔

۲۰۔قریب ہے کہ بجلی اُچک لے اُن کی آنکھیں، جب بھی چمکتی ہے ان پر، تو وہ چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں۔اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے ان پر، (تو) وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ تو لے جائے (سلب کرلے) اُن کی سماعت اور بصارت، یقیناً اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

۲۱۔اے انسانو! تم عبادت کرو اپنے رب کی، جس نے تمہیں پیدا کیا اور اُن کو (بھی) جو تم سے پہلے تھے، تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

اَلصَّوَاعِق: کڑک، اس کا واحد: صَاعِقَةٌ ہے۔

حَذَرَ الْمَوْتِ: موت کا ڈر، موت کا اندیشہ۔ حَذَرَ باب سمع کا مصدر ہے، الْمَوْتُ۔باب نصر سے مصدر ہے جمع اَمْوَاتٌ۔

مُحِيْطٌ: گھیرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اس کا مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

يَكَادُ: وہ قریب ہے۔امید ہے کَوْدٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ: وہ (بجلی) ان کی نگاہوں کو اچک لے گی، (يَخْطَفُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مصدر خَطْفٌ۔ (اَبْصَارٌ) آنکھیں، نگاہیں، واحد: بَصَرٌ۔

اَضَاءَ لَهُمْ: وہ ان کے لئے روشن ہو گیا، (اَضَاءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِضَاءَةٌ یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

قَدِيْرٌ: بہت قدرت والا، قُدْرَةٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ: تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، (اُعْبُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: عِبَادَةٌ ہے عبادت کا مطلب انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا ہے، رَبٌّ کے معنی پالنے والا۔

لَعَلَّكُمْ: (لَعَلَّ) تعلیل اور ترجی دونوں معنٰی کے لئے استعمال ہوتا ہے، تعلیل کے اعتبار سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا ترجمہ یہ ہے (تا کہ تم بچ جاؤ) ترجی کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ (امید ہے کہ تم بچ جاؤ گے)

تَتَّقُوْنَ: تم لوگ (دوزخ سے) بچ جاؤ گے، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾	۲۲۔جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اُس نے نازل کیا آسمان سے پانی، پھر نکالا اُس کے ذریعہ پھلوں سے رزق، تمہارے لئے، لہٰذا نہ تم ٹھہراؤ اللہ کا ہمسر (شریک کسی کو) حالانکہ تم جانتے ہو۔
وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۪ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۳﴾	۲۳۔اور اگر ہو تم شک میں اِس (قرآن) کے بارے میں، جو نازل کیا ہم نے اپنے بندے (محمد) پر، تو تم لے آؤ ایک سورۃ اِس جیسی اور تم بلا لو اپنے مددگاروں کو اللہ کے سوا، اگر ہو تم سچے۔
فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ	۲۴۔ پھر اگر نہ تم کر سکو (یہ کام) اور ہرگز نہیں کر سکو گے، تو ڈرو اس آگ سے،

فِرَاشًا: بچھونا، فرش، یہاں فراش سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھہرنے اور رہائش کے لائق بنا دیا ہے، ''فِرَاشًا' بِسَاطًا ذَلُوۡلًا یُمۡکِنُ عَلَیۡهَا الۡقَرَارُ۔

بِنَاءٌ: چھت۔ جمع اَبۡنِیَةٌ۔

اَخۡرَجَ: اس نے نکالا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔

اَلثَّمَرٰت: پھل واحد: ثَمَرَةٌ۔

اَنۡدَادًا: شریک، مقابل، واحد: نِدٌّ۔

تَعۡلَمُوۡنَ: تم جانتے ہو۔ تم جان لوگے۔ عِلۡمٌ سے مضارع جمع مذکر حاضر۔

نَزَّلۡنَا: ہم نے نازل کیا، باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنۡزِیۡلٌ ہے۔

فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ: تم لوگ ایک سورت لے آؤ، فَاۡتُوۡا میں فاء جزائیہ (اِاۡتُوۡا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اَتٰی یَاۡتِیۡ اِتۡیَانًا کے معنیٰ آنا (ب) حروف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا، اس کے معنیٰ لانا۔

اُدۡعُوۡا شُهَدَائَكُمۡ: تم لوگ اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔ (اُدۡعُوۡا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: دُعَاءٌ، شُهَدَاءُ کا واحد: شَهِیۡدٌ معنیٰ مددگار، حمایتی۔

فَاتَّقُوا النَّارَ: تم لوگ آگ سے بچو، فَاتَّقُوۡا فاء جزائیہ (اِتَّقُوۡا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقۡیٌ ہے۔

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

جس کا ایندھن ہیں انسان اور پتھر، وہ تیار کی گئی ہے کافروں کے لئے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا
مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ
قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

۲۵۔ اور بشارت دیجئے! اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اُنہوں نے عمل کئے نیک، یقیناً اُن کے لئے باغات ہیں، بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں، جب بھی دیا جائے گا انہیں اُن میں سے کوئی پھل، کھانے کے لئے، تو وہ کہیں گے کہ (یہ تو) وہی ہے جو مل چکا ہے ہمیں اس سے پہلے۔ اور دیا جائے گا انہیں پھل ملتا جلتا اور اُن کے لئے وہاں بیویاں ہیں پاکیزہ اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَقُوْدُهَا: اس (آگ) کا ایندھن، وَقُوْدُ کے معنیٰ ایندھن (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النّار ہے۔

اَلْحِجَارَةُ: پتھر، یہاں پتھر سے مراد وہ مورتی ہیں جن کو تراش کر کافروں نے عبادت کی تھی۔

أُعِدَّتْ: وہ (آگ) تیار کی گئی ہے، باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ۔ جملہ مستانفہ ہے یا جملہ حالیہ ہے، جملہ حالیہ کی صورت میں اس کے شروع میں لفظ قد محذوف مانا جائے گا۔

جَنّٰتٍ: باغات، جنتیں۔

اَلْاَنْهَارُ: نہریں، اس کا واحد: نَهْرٌ ہے۔

كُلَّمَا رُزِقُوْا: جب بھی ان لوگوں کو دیا جائے گا، (رُزِقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رِزْقٌ۔

اُتُوْا بِهٖ: ان لوگوں کو وہ (پھل) دیا گیا، باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، اَتیٰ یَأْتِیْ اِتْیَانًا کے معنیٰ آنا، (ب) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا، بِهٖ میں (ہ) ضمیر کا مرجع رزق ہے اور رزق سے مراد پھل ہے جس کا تذکرہ آیت کریمہ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا میں ہو چکا ہے۔

مُتَشَابِهًا: ملتا جلتا، مشابہت رکھنے والا، باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہاں حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

اَزْوَاجٌ: بیویاں، اس کا واحد: زَوْجٌ ہے، لفظ زوج اضداد میں سے ہے، یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

خَالِدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے، سدا رہنے والے۔ خُلُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، خالدٌ واحد۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ بیشک اللہ نہیں شرماتا اِس سے کہ بیان کرے مثال کسی قسم کی، مچھر کی یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر)، پس اب وہ لوگ جو ایمان لائے، تو وہ جانتے ہیں کہ بلاشبہ وہ حق ہے، اُن کے رب کی طرف سے اور لیکن وہ لوگ جو کافر ہوئے، تو وہ کہتے ہیں، کیا ارادہ کیا ہے اللہ نے اس مثال سے؟ وہ گمراہی میں مبتلا کرتا ہے اِس سے بہتوں کو اور وہ ہدایت دیتا ہے اِس سے بہتوں کو اور نہیں وہ گمراہ کرتا اِس سے مگر فاسقوں ہی کو۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

۲۷۔ جو توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو، بعد اس کے پختہ کر لینے کے۔ اور وہ کاٹتے ہیں اُس چیز کو (کہ) اللہ نے حکم دیا ہے اُس کے بارے میں، یہ کہ (اُسے) ملایا جائے اور وہ فساد کرتے ہیں زمین میں، یہی لوگ ہیں خسارہ اٹھانے والے۔

لَا يَسْتَحْيٖ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا: وہ (اللہ تعالیٰ) کوئی مثال بیان کرنے سے شرماتے نہیں ہیں، (لَا يَسْتَحْيٖ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحیآءٌ۔ ضَرْبُ الْمَثَل کے معنٰی مثال بیان کرنا۔

بَعُوْضَة: مچھر، اس کی جمع: بَعُوْضٌ۔ ہے۔

اَلْفَاسِقِيْنَ: نافرمانی کرنے والے لوگ، باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مستثنٰی ہونے کی بناء پر منصوب ہے، اس کا واحد: فَاسِقٌ اور مصدر فُسُوْقٌ ہے۔

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں، (يَنْقُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: نَقْضٌ۔ عَهْدٌ کے معنٰی عہد، وعدہ جمع: عُهُوْدٌ۔

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ: اس (عہد) کی پختگی کے بعد، اس (عہد) کی مضبوطی کے بعد، مِيْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا، مِيْثَاقٌ ہو گیا ہے اس کا مادہ وَثُقَ ہے۔

يُوْصَلَ: اس کو جوڑا جائے گا، اس کو ملا دیا جائے گا۔ وَصْلٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْخٰسِرُوْنَ: نقصان اٹھانے والے، باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: خَاسِرٌ۔ مصدر خُسْرَانٌ ہے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

۲۸۔ کیسے تم کفر کرتے ہو اللہ کے ساتھ؟ حالانکہ تھے تم بے جان، پھر اس نے تمہیں زندگی دی، پھر (وہی) تمہیں موت دے گا، پھر (وہی) تمہیں زندہ کرے گا، پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ۳ ع ۹

۲۹۔ وہی ہے (اللہ) جس نے پیدا کیا تمہارے لئے، جو کچھ زمین میں ہے سب، پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف، چنانچہ انہیں ٹھیک کر کے بنا دیا سات آسمان، اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

تَكْفُرُوْنَ: تم لوگ انکار کرتے ہو، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كُفْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے۔

اَمْوَاتًا: بے جان واحد: مَيِّتٌ اس کا مادہ مَوْتٌ ہے۔

اَحْيَاكُمْ: اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زندہ فرمایا، (اَحيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحيَاءٌ ،اِحْيَاءٌ اصل میں اِحْيَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، (كُمْ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔

يُمِيْتُكُمْ: اللہ تعالیٰ تمہیں موت دیں گے، (يُمِيْتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِمَاتَةٌ۔

اِسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ: اللہ تعالیٰ نے قصد فرمایا آسمان کی طرف، اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی، (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِوَاءٌ مادہ سَوی ہے، اِسْتِوَاءٌ اصل میں اِسْتِوَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، (سَمَآءٌ) کے معنیٰ آسمان، جمع سَمَاوَاتٌ ہے۔

سَوّٰهُنَّ: اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو درست بنایا، اس (اللہ تعالی) نے ان کو درست کر کے بنا دیا، (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَسْوِيَةٌ معنیٰ درست کرنا، اور درست بنانے کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، (هُنَّ) جمع مؤنث کی ضمیر مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع سَمَاءٌ جمع ہے یا جمع کے معنیٰ میں ہے اگر جمع ہے تو اس کا واحد سَمَاءَةٌ ہے، زجاج نحوی نے کہا سَمَآءٌ لفظ کے اعتبار سے واحد اور معنیٰ کے اعتبار سے جمع ہے۔

سَمٰوَاتٍ: آسمان، اس کا واحد: سَمَاءٌ ہے۔

عَلِيْمٌ: بہت زیادہ جاننے والا، باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

۳۰۔اور (یاد کرو) جب کہا! آپ کے رب نے فرشتوں سے، کہ یقینا میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ (تو) انہوں نے کہا! کیا تو بنائے گا اِس (زمین) میں (خلیفہ) اس کو، جو فساد کرے گا اِس میں اور بہائے گا خون اور ہم تسبیح کرتے ہیں تیری حمد وثنا کے ساتھ اور ہم پاکیزگی بیان کرتے ہیں تیری، (اللہ نے) کہا یقینا میں جانتا ہوں جو نہیں تم جانتے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ

۳۱۔اور سکھائے اُس نے آدمؑ کو نام سب (چیزوں کے)، پھر اُس نے انہیں پیش کیا فرشتوں کے سامنے،

اَلْمَلٰئِکَۃِ: فرشتے، اس کا واحد: مَلَکٌ ہے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا ہوئی ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، جن کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرما دیا ہے، انہی کاموں میں لگے رہتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔

جَاعِلٌ: بنانے والا، رکھنے والا۔ جَعْلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

خَلِیْفَۃً: نائب، قائم مقام، جمع خُلَفَآءُ اور خَلَائِفُ ہے۔

یَسْفِکُ الدِّمَآءَ: وہ خوں ریزی کرے گا، وہ خون بہائے گا، (یَسْفِکُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَفْکٌ۔ دِمَآءٌ کا واحد دَمٌ معنیٰ خون۔

نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ: ہم آپ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں، (نُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَسْبِیْحٌ ہے۔

نُقَدِّسُ لَکَ: ہم آپ کی بزرگی بیان کرتے ہیں، (نُقَدِّسُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْدِیْسٌ ہے۔

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّھَا: اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے، یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں تمام چیزوں کے ناموں اور خاصیتوں کا الہام فرما دیا، (عَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعْلِیْمٌ۔ اَلْاَسْمَآءَ، اس کا واحد: اِسْمٌ معنیٰ نام۔

اٰدَم: حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی ہیں۔ دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اسی لئے آدمی کہلاتے ہیں، قاضی بیضاوی نے لفظ ''آدم'' کو عجمی اسم قرار دیا ہے، اس قول کے اعتبار سے علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، ''بعض لوگ لفظ آدم کو عربی اسم قرار دیتے ہیں'' اس صورت میں یہ لفظ اَدْمٌ یا اُدْمَۃٌ یا اَدِیْمٌ سے مشتق ہے، اس قول کے اعتبار سے لفظ آدم علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝۳۱ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ۝۳۲

پھر کہا! مجھے بتاؤ نام اُن کے، اگر ہو تم سچے۔
۳۲۔انہوں (یعنی فرشتوں) نے کہا! پاک ہے تیری ذات، نہیں ہمیں علم مگر وہی جو تو نے ہمیں سکھایا، بیشک تو ہی ہے خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا۔

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۝۳۳

۳۳۔(اللہ نے) کہا! اے آدمؑ، بتاؤ ان کو نام ان کے، پھر جب بتا دئے اس (آدمؑ) نے انہیں (فرشتوں کو) ان کے نام تو (اللہ نے) فرمایا! کیا نہیں میں نے کہا تھا تم سے، کہ بیشک میں جانتا ہوں چھپی باتیں آسمانوں اور زمین کی اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ بھی جو تم چھپا رہے تھے۔

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۝۳۴

۳۴۔اور جب ہم نے کہا! فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور گھمنڈ کیا اور تھا وہ کافروں میں سے۔

اَنْبِئُوْنِیْ: تم مجھ کو خبر دو، تم مجھ کو بتاؤ۔ (اَنْبِئُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِنبآءٌ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

سُبْحَانَکَ: تو پاک ہے، سُبْحَانَ مضاف۔ کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔ سُبْحَان مصدر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

تُبْدُوْنَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِبْدَاءٌ اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے۔

تَکْتُمُوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: کَتْمٌ۔

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ: تم لوگ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو۔ (اُسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سُجُوْدٌ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ یہاں سجدہ سے مراد آدم علیہ السلام کی تعظیم کیلئے ان کے سامنے جھک جانا ہے، پیشانی کو زمین پر رکھنا مراد نہیں۔

اَبٰی: اس نے انکار کیا، باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبَاءٌ۔ یہ اصل میں اِبَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

اِسْتَکْبَرَ: اس نے تکبر کیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِکْبَارٌ۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

۳۵۔اور ہم نے کہا! اے آدمؑ! ٹھہرو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اُس میں اطمنان سے جہاں سے چاہو اور نہ قریب جانا تم دونوں اِس درخت کے، ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے ظالموں میں سے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾

۳۶۔ چنانچہ پھسلا دیا اُن دونوں کو شیطان نے اُس (درخت) سے اور نکلوا دیا اُس نے انہیں اُس (آرام کی زندگی) سے، کہ تھے وہ دونوں جس میں اور ہم نے کہا اُتر جاؤ تم لوگ (یہاں سے) تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت تک۔

كُلَا مِنْهَا رَغَدًا: تم دونوں اس (جنت) سے فراخی سے کھاؤ، تم دونوں اس (جنت) سے آسودگی سے کھاؤ۔ (كُلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: اَكْلٌ ہے۔ (رَغَدًا) کے معنٰی فراخی، اور آسودگی، (مِنْهَا) میں هَا کا مرجع جَنَّةٌ ہے۔ رَغَدًا کی تفصیل آیت (۵۸) میں دیکھئے۔

حَيْثُ: جہاں، جس جگہ، ظرف مکان ہے۔

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ: تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جاؤ، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء کو جس درخت سے منع کیا گیا تھا (لَا تَقْرَبَا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ ہے۔

اَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ: شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء) سے لغزش کرادی۔ (اَزَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِزْلَالٌ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

اِهْبِطُوْا: تم لوگ نیچے اترو، باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: هُبُوْطٌ۔

مُسْتَقَرٌّ: ٹھہرنا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ مصدر میمی بھی ہوسکتا ہے اور ظرف بھی ہوسکتا ہے مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ٹھہرنا اور ظرف کے اعتبار سے ٹھہرنے کی جگہ باب استفعال سے مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے۔

مَتَاعٌ: فائدہ اٹھانا، فائدہ اٹھانے کا سامان، ہر وہ سامان جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے، مصدر کے اعتبار سے ترجمہ فائدہ اٹھانا اور دوسرا ترجمہ فائدہ اٹھانے کا سامان، اس کی جمع: اَمْتِعَةٌ۔

حِيْنٍ: مدت، وقت، زمانہ۔ جمع اَحْيَانٌ، ظرف زمان ہے۔

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر سیکھ لئے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات، (اور توبہ کی) تو قبول کر لی (اللہ نے) توبہ اس کی، بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ ہم نے کہا! اُتر جاؤ یہاں سے سب، پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت، تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی، تو نہ کوئی خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

۳۹۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو، یہی لوگ ہیں دوزخ والے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ

۴۰۔ اے بنی اسرائیل (یعقوبؑ کی اولاد) یاد کرو تم میری نعمت کو! جو میں نے انعام کیا تم پر اور تم پورا کرو میرا عہد (تو)

تَلَقّٰى: اس (آدم علیہ السلام) نے سیکھ لیا، اس (آدم علیہ السلام) نے حاصل کر لیا، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَلَقِّیْ۔ تَابَ عَلَيْهِ: اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر، تَوْبَةٌ۔ اَلتَّوبَة علیٰ کے ساتھ استعمال ہو تو معنیٰ توبہ قبول کرنا۔

اَلتَّوَّابُ: بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا، تَوْبَةٌ سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ: نہ ان لوگوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے، (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: حُزْنٌ ہے خوف اور حزن میں فرق یہ ہے کہ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے، اور حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا: ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا، ان لوگوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا، (كَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَكْذِيْبٌ۔ آیاتٌ کے معنیٰ نشانیاں، احکام، واحد: آيَةٌ۔

يٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ: اے بنی اسرائیل، اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ: تم لوگ میرے عہد کو پورا کرو، یہاں عہد کو پورا کرنے سے مراد ایمان لا کر اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے، (بیضاوی) (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيْفَاءٌ۔ یہ اصل میں اِيْفَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، عَهْدٌ کے معنیٰ پختہ وعدہ، قول وقرار، جمع: عُهُوْدٌ۔

اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝۴۰	میں پورا کرونگا تمہارے عہد اور مجھ ہی سے ڈرو۔
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ	۴۱۔اور تم ایمان لاؤ اُس پر جو میں نے نازل کیا، وہ تصدیق کرنے والی ہے اُن (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہے۔ اور نہ بنو تم سب سے اول انکار کرنے والے اس کے اور نہ بیچو تم میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر

اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ : میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا، یہاں عہد پورا کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین اجر وثواب سے نوازیں گے، (تفسیر بیضاوی) (اُوْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے اصل میں اُوْفِیْ ہے، حالتِ جزم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے۔

اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ : تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو، تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو، لفظ اِیَّایَ ضمیر منصوب منفصل ہے، یہ فعل مقدر (اِرْهَبُوْا) کا مفعول مقدم ہے، اس کی اصل عبارت (اِیَّایَ اِرْهَبُوْا) ہے اور (فَارْهَبُوْنِ) میں فاء جزائیہ ہے، اور فاء جزائیہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ یہ کلام شرط کے معنیٰ کو شامل ہے، اس کی اصل عبارت اِنْ کُنْتُمْ رَاهِبِیْنَ شَیْئًا فَارْهَبُوْنِ ہے۔

اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ (اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ) اصل کے اعتبار سے دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ اِیَّایَ اِرْهَبُوْا اور دوسرا جملہ اِنْ کُنْتُمْ رَاهِبِیْنَ شَیْئًا فَارْهَبُوْنِ ہے اس کلام میں مفعول کو مقدم کرنا، مفعول کو مکرر لانا اور فعل کو مکرر لانا تینوں باتیں پائی جا رہی ہیں، مفعول کو مقدم کرنے کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے۔ (فَارْهَبُوْنِ) کی اصل عبارت فَارْهَبُوْنِیْ یائے متکلم کے ساتھ ہے، آیت کریمہ میں تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کیلئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا۔ (اِرْهَبُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر رَهْبٌ و رَهْبَةٌ وَ رَهَبٌ ہے۔

مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والا، سچا ماننے والا، باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر حالت نصب میں ہے۔

لَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ : تم لوگ قرآن کے سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو، یہ خطاب یہودیوں سے ہے، اس میں اشکال یہ ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سابقہ پڑا ہے، اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں مشرکین عرب قرآن کریم کا انکار کر چکے تھے، تو یہودی سب سے پہلے انکار کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے تم سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ (لَا تَكُوْنُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كَوْنٌ ہے۔

ثَمَنًا قَلِيْلًا: تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ، یعنی دنیاوی فوائد کو ترجیح نہ دو، دنیا کا ساز وسامان چاہے جتنا زیادہ ہو، آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے، (ثَمَنٌ) قیمت، معاوضہ، جمع: اَثْمَانٌ۔ قَلِيْلٌ۔ تھوڑا، معمولی۔

وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ﴿۴۱﴾	اور مجھ ہی سے ڈرو۔
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۴۲﴾	۴۲۔اور نہ ملاؤ حق کو باطل کے ساتھ اور (مت) چھپاؤ حق کو ،اِس حال میں کہ تم جانتے ہو۔
وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ﴿۴۳﴾	۴۳۔اور قائم کرو نماز اور دیا کرو زکوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے۔
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ	۴۴۔کیا تم حکم دیتے ہولوگوں کو نیکی کا اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو؟

اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ: تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو، تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو، اس کی ترکیب اور تفصیل (اِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ) میں دیکھئے۔(اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ۔ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے، اس کے آخر میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

لَا تَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ: تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ نہ ملاؤ، یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا کلام اور باطل سے مراد یہودیوں کی گڑھی ہوئی بات ہے، تورات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کلام کے ساتھ یہودی علماء اپنی گڑھی ہوئی باتیں ملادیا کرتے تھے، اس سے منع کیا گیا ہے۔(لَا تَلْبِسُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: لَبْسٌ۔

اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ : تم لوگ نماز قائم کرو، نماز قائم کرنے سے مراد تمام شرائط اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرنا ہے۔(اَقِیْمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِقَامَۃٌ۔

اٰتُوْا الزَّکٰوۃَ: تم لوگ زکوۃ دو، ہر صاحب نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے، اسی کو زکوۃ کہا جاتا ہے، (اٰتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِیْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ: کیا تم دوسرے لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو، یہ آیت کریمہ علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے مسلمان رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے دین پر ثابت رہو اس لئے کہ یہ سچا دین ہے، لیکن دنیاوی مفادات کے پیش نظر وہ خود ایمان نہیں لاتے تھے۔(أ) ہمزۂ استفہام انکار کے لئے ہے، یعنی تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ، بِرّ کے معنیٰ بھلائی، نیکی، نیک کام، یہاں نیک کام سے مراد اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔(تفسیر جلالین)

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ: تم لوگ اپنے کو بھول جاتے ہو، (تَنْسَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: نِسْیَانٌ۔

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴿۴۴﴾	حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب، کیا پھر نہیں تم عقل رکھتے۔
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴿۴۵﴾	۴۵۔اور تم مدد طلب کرو صبر کے ذریعہ اور نماز کے ذریعہ اور بیشک وہ بہت گراں ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر (گراں نہیں)۔
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۴۶﴾	۴۶۔ وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں اِس کا، کہ ضرور وہ ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور بلاشبہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴿۴۷﴾	۴۷۔اے بنی اسرائیل یاد کرو میری اُس نعمت کو جو میں نے انعام کی تم پر اور یقینا میں نے تمہیں فضیلت دی تمام جہانوں پر۔
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْــًٔا	۴۸۔اور تم ڈرو اُس دن سے کہ نہیں کام آئے گی کوئی جان کسی جان کے کچھ بھی

ع ۵

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ: تم لوگ صبر اور نماز سے مدد چاہو، صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے میں جانی اور مالی جو مشقت ہو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو، اس لئے کہ رنج وغم کے دور کرنے میں نماز بہت مؤثر ہے۔(اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِعَانَةٌ۔

يَظُنُّوْنَ: وہ لوگ یقین رکھتے ہیں، (يَظُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: ظَنٌّ ہے، یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے۔

مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ: اپنے رب سے ملاقات کرنے والے۔(مُلَاقُوْا) اصل میں مُلَاقُوْنَ ہے نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے، باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: مُلَاقٍ جو اصل میں مُلَاقِيْ ہے۔

اَلْعٰلَمِيْنَ: تمام دنیا والے، تمام جہان والے، یہاں پر مراد ان کے زمانہ میں پائے جانے والے تمام لوگ ہیں، یعنی بنی اسرائیل کے زمانہ میں جو لوگ موجود تھے ان سب کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔(عَالَمِيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد: عَالَمٌ۔

لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ: کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا، کوئی شخص کسی شخص کے کام نہیں آئے گا۔(لَا تَجزی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر جَزَاءٌ۔ نَفْسٌ کے معنیٰ شخص جمع اَنْفُسٌ وَ نُفُوْسٌ۔

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور نہ قبول کی جائے گی اُس سے کوئی سفارش اور نہ لیا جائے گا اُس سے کوئی بدلہ اور نہ وہ مدد ہی کئے جائیں گے۔

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور جب ہم نے تمہیں نجات دی آلِ فرعون سے، وہ دیتے تھے تمہیں سخت ترین عذاب، وہ ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اُس میں آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی۔

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾

۵۰۔اور جب ہم نے پھاڑا تمہاری وجہ سے سمندر کو، پھر ہم نے تمہیں نجات دی اور ہم نے غرق کر دیا آلِ فرعون کو اور تم دیکھ رہے تھے۔

لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ: کسی شخص کی طرف سے سفارش قبول نہیں کی جائے گی، (لَا یُقْبَلُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قُبُوْلٌ۔ (شَفَاعَةٌ) معنٰی سفارش کرنا باب فتح سے مصدر ہے۔

لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ: کسی شخص کی طرف سے فدیہ نہیں لیا جائے گا، کسی شخص کی طرف سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ (لَا یُؤْخَذُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَخْذٌ۔ عَدْلٌ کے معنٰی فدیہ، بدلہ، معاوضہ۔

اٰلِ فِرْعَوْنَ: فرعون کے متعلقین، فرعون کے متبعین، یہاں آل سے مراد فرعون کا اتباع کرنے والے اور اس کے دین پر چلنے والے ہیں۔

یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ: وہ لوگ تم کو سخت عذاب دیتے ہیں (دیتے تھے) وہ لوگ تم کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) یَسُوْمُوْنَ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، سَوْمٌ۔

یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ: وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں (چھوڑ دیتے تھے)۔ (یَسْتَحْیُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، اِسْتِحْیَاءٌ۔ یہ اصل میں اِسْتِحْیَایٌ ہے، آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، نِسآءٌ کے معنٰی عورتیں اس کا واحد: (خلاف قیاس) اِمْرَأَةٌ ہے۔

بَلَاءٌ: امتحان، آزمائش، بَلَا یَبْلُوْ بَلَاءً (باب نصر) امتحان لینا، آزمائش کرنا۔

فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ: ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو پھاڑ دیا، اس دریا سے مراد ''دریائے قلزم'' ہے، (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر، فَرْقٌ (بَحْرٌ) کے معنٰی دریا، جمع اَبْحُرٌ وَ بُحُوْرٌ وَ بِحَارٌ۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

۵۱۔اور جب وعدہ کیا ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا، پھر بنا لیا تم نے بچھڑے کو (معبود) اس (موسیٰؑ) کے (طور پر جانے کے) بعد اور تم ظلم کر رہے تھے۔

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔پھر معاف کر دیا ہم نے تمہیں اِس کے بعد بھی، تا کہ تم شکر کرو۔

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔اور جب ہم نے دی موسیٰؑ کو کتاب اور فرق کرنے والی چیز (حق و باطل کے درمیان)، شاید کہ تم ہدایت حاصل کرو۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

۵۴۔اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے، اے میری قوم بیشک تم نے ظلم کیا اپنے آپ پر، (معبود) بنا کر بچھڑے کو، پس توبہ کرو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف، لہٰذا قتل کرو تم اپنے آپ کو،

وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً: ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس رات کا وعدہ کیا، فرعون کی ہلاکت کے بعد جب مصر واپسی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تورات دینے کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا کہ چالیس رات تک وہاں ٹھہریں اور دن میں روزہ رکھیں اس کے بعد تورات دی جائے گی پھر مدت پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے تورات عنایت فرمائی۔ (وٰعَدْنَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مُوَاعَدَۃٌ۔

اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ: تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا، اَلْعِجْلَ مفعول اول ہے اور الٰہاً مفعول ثانی محذوف ہے، اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے، (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ۔ (عِجْلٌ) کے معنیٰ بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ۔

اَلْفُرْقَانَ: فیصلہ کی چیز، حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز، یہاں فرقان سے مراد تورات ہے جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی تھی، یا فرقان سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے تھے۔ فُرْقَانٌ باب نصر سے مصدر ہے یہاں فرقان مصدر اسم فاعل فَارِقٌ کے معنیٰ میں ہے۔

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ: اور تم اپنی جانوں کو قتل کرو، یعنی تم میں سے بعض آدمی بعض آدمی کو قتل کرے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی ہے وہ بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کریں، (اُقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: قَتْلٌ، اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ۔ معنیٰ جان۔

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾

یہی ہے بہتر تمہارے حق میں تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک، تو توبہ قبول کر لی (اللہ نے) تمہاری، بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

۵۵۔ اور جب تم نے کہا! اے موسیٰؑ! ہرگز نہ یقین کریں گے ہم آپ پر، یہاں تک کہ ہم دیکھ لیں اللہ کو اعلانیہ، پھر تمہیں پکڑ لیا بجلی (کے عذاب) نے اور تم دیکھ رہے تھے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

۵۶۔ پھر زندہ کیا ہم نے تمہیں بعد تمہاری موت کے، شاید کہ تم شکر کرو۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ

۵۷۔ اور ہم نے سایہ کیا تم پر بادلوں کا اور ہم نے نازل کیا تم پر من و سلویٰ،

بَارِئِكُمْ: تمہارا پیدا کرنے والا، بَارِءٌ اسم فاعل واحد مذکر باب فتح سے استعمال ہوتا ہے مضاف ہے کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

اَلتَّوَّابُ: بہت توبہ قبول فرمانے والا، فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر تَوْبَةٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، (تَوَّابٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

جَهْرَةً: کھلے طور پر، علانیہ، (جَهَرَ يَجْهَرُ جَهْرَةً) باب فتح سے معنیٰ اعلان کرنا، آواز بلند کرنا، آیت کریمہ میں جَهْرَةً مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

الصّٰعِقَةُ: کڑک، بجلی، جمع: صَوَاعِقُ۔

بَعَثْنٰكُمْ: ہم نے تم لوگوں کو دوبارہ زندہ کر دیا، (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر بَعْثٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ: ہم نے تمہارے اوپر ابر کا سایہ کر دیا، ہم نے تمہارے اوپر بادل کا سایہ کر دیا، (ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَظْلِيْلٌ (اَلْغَمَامَ) کے معنیٰ ابر، بادل، واحد: غَمَامَةٌ۔

الْمَنَّ: ترنجبین، ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی، تفسیر ابن کثیر میں ہے مَنَّ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی، جو صبح صادق سے سورج نکلنے تک آسمان سے برف کی طرح برستی رہتی تھی۔

السَّلْوٰى: بٹیریں (ایک قسم کے پرندے) اس کا واحد سَلْوٰة ہے، حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل پرندہ جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوب سے آ جاتے تھے، حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں پھیل جاتے تھے۔

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴿۵۷﴾

تم کھاؤ اُن پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دیں اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہم پر، لیکن تھے وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۵۸﴾

۵۸۔اور جب ہم نے کہا تم داخل ہو جاؤ اُس بستی میں، پھر تم کھاؤ اُس میں سے جہاں سے تم چاہو سیر ہو کر۔اور تم داخل ہونا دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جانا بخشش مانگتے ہیں (تو) ہم معاف کر دیں گے تمہارے لئے تمہاری خطائیں اور عنقریب ہم زیادہ دیں گے احسان کرنے والوں کو۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴿۵۹﴾ ع

۵۹۔پھر بدل دیا جن لوگوں نے ظلم کیا بات کو خلاف اس کے جو کہی گئی تھی اُن سے، تب ہم نے نازل کیا ظلم کرنے والوں پر عذاب آسمان سے، اِس وجہ سے کہ تھے وہ نافرمانیاں کرتے۔

طَيِّبٰتِ: صاف ستھری چیزیں، نفیس اشیاء، عمدہ چیزیں۔ طَيِّبَةٌ واحد۔

اَلْقَرْيَةُ: آبادی، شہر، یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔جمع قریٰ۔

رَغَدًا: کشادگی، فراخی، رَغِدَ يَرْغَدُ رَغْدًا باب سمع، معنٰی خوشحال ہونا، آیت کریمہ میں مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت (اَكْلًا رَغَدًا) ہے۔

سُجَّدًا: سجدہ کرنے والے اس کا مطلب یہ ہے کہ جھکے جھکے داخل ہو جاؤ، یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔

حِطَّة: توبہ، یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے، اس کا مادہ حَطٌّ باب نصر سے جس کے معنٰی معاف کرنا، گھٹانا، اس کی اصل عبارت مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ ہے ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے۔

نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ: ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، (نَغْفِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مَغْفِرَةٌ: جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، خَطَايَا کے معنٰی خطائیں، غلطیاں، واحد: خَطِيَّةٌ۔

رِجْزًا: عذاب، یہاں اس عذاب سے مراد طاعون ہے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۞۶۰

۶۰۔اور جب پانی مانگا موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے،تو ہم نے کہا کہ مارو اپنے عصا (لاٹھی) کو پتھر پر،تو پھوٹ نکلے اس (پتھر) سے بارہ چشمے،تو جان لیا تمام لوگوں نے اپنے اپنے پینے کی جگہ۔(کہا) کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور نہ تم پھرو زمین میں فساد کرتے ہوئے۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

۶۱۔اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ! ہرگز نہیں ہم صبر کر سکتے ایک ہی (قسم کے) کھانے پر،لہٰذا آپ دعا کیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے،(کہ) وہ نکالے ہمارے لیے وہ (چیزیں) جو اگاتی ہے زمین،

اِسْتَسْقٰى مُوْسٰى: موسیٰ علیہ السلام نے پانی مانگا (اپنی قوم کے لئے) موسیٰ علیہ السلام نے پانی کی دعا مانگی۔(اِسْتَسْقٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر: اِسْتِسْقَاءٌ یہ اصل میں اِسْتِسْقَایٌ ہے،یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے،اس کا مادہ سقیٌ ہے۔

اِضْرِبْ بِعَصَاکَ الْحَجَرَ: آپ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے۔اِضْرِبْ فعل امر،صیغہ واحد مذکر حاضر،مصدر: ضَرْبٌ۔عَصَا کے معنیٰ لاٹھی۔جمع: عِصِیٌّ۔

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا: تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے جاری ہوگئے،تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہہ پڑے۔(اِنْفَجَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر: اِنْفِجَارٌ۔عَیْنٌ کے معنیٰ چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عُیُوْنٌ۔

عَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ: تمام لوگوں نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو جان لیا،تمام قبیلوں نے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔(عَلِمَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر عِلْمٌ (مَشْرَبٌ) باب سمع سے اسم ظرف ہے۔جمع: مَشَارِبُ۔معنیٰ گھاٹ،پانی پینے کی جگہ۔

لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ: تم لوگ زمین میں فساد نہ کرو۔(لَا تَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر: عُثِیٌّ (لَاتَعْثَوْا) لَا تُفْسِدُوْا کے معنیٰ میں ہے۔

تُنْبِتُ الْاَرْضُ: زمین اگاتی ہے۔(تُنْبِتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر: اِنْبَاتٌ۔

مِنۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع۷

(یعنی) اس سے سبزی اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز ، موسیٰ نے کہا! کیا تم بدلے میں لینا چاہتے ہو اُس چیز کو جو ادنیٰ ہے، اس چیز کے (عوض) جو بہتر ہے؟ تم اُترو کسی شہر میں تو بیشک تمہارے لئے وہی ہے جس کا تم نے سوال کیا اور مسلط کر دی گئی اُن پر ذلت اور محتاجی اور وہ گھر گئے غضب میں اللہ کے، یہ (اس لئے ہوا) کہ بیشک وہ تھے انکار کرتے اللہ کی آیات کا اور وہ قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق ۔ یہ اِس وجہ سے کہ اُنہوں نے نافرمانی کی اور تھے وہ حد سے بڑھنے والے ۔

بَقْلِهَا: اس کی ترکاری یا سبزی جمع: بُقُوْلٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

قِثَّائِهَا: اس کی ککڑی، قِثَّاءٌ۔ کے معنیٰ ککڑی۔ واحد: قِثَّائَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الاَرض ہے۔

فُوْمِهَا: اس کا گیہوں۔ (فُوْمٌ) کے معنیٰ گیہوں۔ جمع: فُوْمَانٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الاَرض ہے۔

عَدَسِهَا: اس کی مسور۔ (عَدَسٌ) کے معنیٰ مسور، واحد: عَدَسَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الاَرض ہے۔

بَصَلِهَا: اس کی پیاز۔ بَصَلٌ۔ کے معنیٰ پیاز، واحد: بَصَلَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الاَرض ہے۔

تَسْتَبْدِلُوْنَ: تم لوگ بدلنا چاہتے ہو۔ تم لوگ عوض میں لینا چاہتے ہو، باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِبْدَالٌ۔

اَدْنٰی: بہت نزدیک۔ بہت گھٹیا۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اِهْبِطُوْا: تم سب اترو۔ فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ: ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی ماردی گئی، ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: ضَرْبٌ ہے۔

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے، وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہو گئے، (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: (بَوْءٌ) ہے۔

كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ: وہ لوگ تجاوز کرتے تھے، باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝۶۲

۶۲۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور نصٰریٰ اور صابئین، (اُن میں سے) جو بھی ایمان لایا اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور عمل کئے نیک، تو اُن کے لئے ہے اجر اُن کا، اُن کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝۶۳

۶۳۔ اور جب ہم نے لیا تم سے عہد اور ہم نے بلند کیا تمہارے اُوپر طور (پہاڑ) کو، (پھر حکم دیا) پکڑے رہنا اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں دی مضبوطی سے اور یاد رکھنا اُن (احکام) کو جو اِس میں ہیں، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

هَادُوْا: وہ لوگ یہودی ہوئے، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: هَوْدٌ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو یہودی کہتے ہیں۔

اَلنَّصٰرٰى: نصرانی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی کہتے ہیں، اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

اَلصّٰبِـِٕيْنَ: ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے، ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے، حضرت عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کی ایک قوم ہے، حضرت قتادہؒ سے منقول ہے کہ صابئین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے، زبور کی تلاوت کرتے تھے اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اسم فاعل جمع مذکر سالم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، واحد: صَابِئٌ۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ: ہم نے تم سے عہد لیا (اَخَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اَخْذٌ۔ مِيْثَاقٌ کے معنیٰ عہد و پیمان، اور قول و قرار کے ہیں، یہ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہے، واوَ کو یاء سے بدل دیا گیا مِيْثَاقٌ ہو گیا اس کا مادہ وَثَقٌ ہے، مِيْثَاقٌ کی جمع: مَوَاثِيْقُ ہے۔

رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ: ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور کو بلند کر دیا، ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تمہارے اوپر معلق کر دیا، (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (اَلطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ پھر تم پھر گئے اُس عہد کے بعد، سو اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت، تو تم ضرور ہو جاتے خسارہ پانے والوں میں سے۔

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اور یقیناً تم نے جان لیا اُن لوگوں کو جنہوں نے زیادتی کی تم میں سے سنیچر (ہفتہ کے دن) میں، تو ہم نے کہا اُن سے کہ ہو جاؤ بندر ذلیل وخوار۔

فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۶۶﴾

۶۶۔ چنانچہ ہم نے (اُس کو) کر دیا باعثِ عبرت اُن کے لئے جو اُن کے سامنے (موجود) تھے اور جو اُن کے پیچھے (آنے والے) تھے اور نصیحت (ہے یہ) ڈرنے والوں کے لئے۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۶۷﴾

۶۷۔ اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے، بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے، یہ کہ تم ذبح کرو ایک گائے، انہوں نے کہا کیا تو ہمیں بناتا ہے ہنسی مذاق، کہا (موسیٰؑ نے) میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی، (اس بات سے) کہ میں ہو جاؤں جاہلوں میں سے۔

تَوَلَّيْتُمْ: تم نے اعراض کیا، تم نے روگردانی کی، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلِّيْ۔

اِعْتَدَوْا: ان لوگوں نے تجاوز کیا، باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔

السَّبْتِ: ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)

قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ: ذلیل بندر۔ (قِرَدَةً) کے معنیٰ بندر، واحد: قِرْدٌ۔ (خَاسِئِيْنَ) کے معنیٰ ذلیل اور رسوا، اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (كُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ خَاسِئِيْنَ کا واحد: خَاسِئٌ خَسِئَ خَسْأً باب سمع دور ہونا، دھتکارا جانا۔

نَكَالًا: عبرت، سزا، عبرتناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

بَقَرَةً: گائے، اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا: کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں، کیا آپ ہم سے ہنسی کرتے ہیں، الف ہمزہ استفہام (تَتَّخِذُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ: (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے، هُزُوًا مصدر اسم مفعول مَهْزُوًّا کے معنیٰ میں ہے۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكۡرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيۡنَ ذٰلِكَ ؕ فَافۡعَلُوۡا مَا تُؤۡمَرُوۡنَ ۝۶۸

۶۸۔ انہوں نے کہا! تو دعا کر ہمارے لئے اپنے رب سے، کہ وہ بیان کرے ہمارے لئے کیسی ہو وہ (گائے یا بیل)، موسیٰؑ نے کہا! بیشک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو نہ بوڑھی اور نہ بچھیا، (بلکہ) اوسط عمر کی درمیانی ان کے، لہٰذا وہ کرو، جو تمہیں حکم دیا جا رہا ہے۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ ۝۶۹

۶۹۔ انہوں نے کہا! تم دعا کرو ہمارے لئے اپنے رب سے، (کہ) وہ بیان کرے ہمارے لئے کہ کیسا ہو اُس کا رنگ؟ (موسیٰؑ نے) کہا! بیشک وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہو زرد رنگ کی، خوب گہرا اس کا رنگ ہو، خوش کر دے دیکھنے والوں کو۔

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا ؕ

۷۰۔ انہوں نے کہا! تم دعا کرو ہمارے لئے اپنے رب سے، کہ وہ بیان کرے ہمیں کہ وہ کیسی ہو؟ بیشک (وہ) گائے مشتبہ ہو گئی ہے ہم پر

لَا فَارِضٌ وَّلَا بِكۡرٌ: نہ بوڑھی ہو نہ کنواری ہو، نہ بہت بوڑھی ہو نہ بہت بچی ہو، فَارِضٌ کے معنیٰ بہت بوڑھی، بہت عمر رسیدہ، جمع: فَوَارِضُ۔ بِكۡرٌ کے معنیٰ کنواری، کم عمر والی، جمع: اَبۡکَارٌ۔

عَوَانٌ: ادھیڑ عمر والی، درمیانی عمر والی۔ جمع: عُوۡنٌ۔

تُؤۡمَرُوۡنَ: تم لوگ حکم دیئے جاتے ہو، باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَمۡرٌ۔

بَقَرَةٌ صَفۡرَاءُ: زرد رنگ کی گائے، (بَقَرَةٌ) کے معنیٰ گائے، اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔ (صَفۡرَاءُ) فعلاء کے وزن پر صیغہ صفت ہے، اس کے معنیٰ زرد رنگ والی۔

فَاقِعٌ لَوۡنُهَا: اس کا رنگ گہرا زرد ہو، اس کا رنگ تیز زرد ہو۔ (فَاقِعٌ) اسم فاعل واحد مذکر اس کے معنیٰ گہرے زرد رنگ والا، لَوۡنٌ کے معنیٰ رنگ، جمع: اَلۡوَانٌ۔

تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ: جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے، جو دیکھنے والوں کو فرحت بخش ہو، (تَسُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر، سُرُوۡرٌ۔ (النَّاظِرِيۡنَ) دیکھنے والے، باب نصر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم (تَسُرُّ) کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، نَاظِرِيۡن کا واحد: نَاظِرٌ ہے۔

تَشٰبَهَ عَلَيۡنَا: وہ (گائے) ہمارے اوپر مشتبہ ہو گئی، (تَشَابَهَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَشَابُهٌ۔

وَاِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿۷۰﴾

اور بیشک اب ہم، اگر چاہا اللہ نے (تو) ضرور راہ پالیں گے (یعنی صحیح معلوم کرلیں گے)۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى الۡحَرۡثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيۡهَا ؕ قَالُوا الۡـٰٔنَ جِئۡتَ بِالۡحَـقِّ ؕ فَذَبَحُوۡهَا وَمَا كَادُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۱﴾

۷۱۔ (موسیٰؑ نے) کہا! بیشک وہ فرماتا ہے (اللہ) کہ وہ ایک گائے ہے، جو نہیں ہے محنت کرنے والی کہ زمین جوتتی ہو اور نہ سیراب کرتی ہو کھیتی کو، صحیح وسالم، نہ ہو کوئی داغ اس میں، کہنے لگے! اب لائے ہو تم بالکل ٹھیک بات، پھر انہوں نے اُس کو ذبح کردیا اور نہیں لگتا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

ع ۸

وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِيۡهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔ اور جب تم نے قتل کیا ایک شخص کو، پھر تم جھگڑا کرنے لگے اس کے بارے میں اور اللہ ظاہر کرنے والا ہے اس کو جو تھے تم چھپاتے۔

مُهۡتَدُوۡنَ: ہدایت پانے والے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، مصدر اِهۡتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِهۡتِدَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

لَا ذَلُوۡلٌ: جو کام کرنے والی نہ ہو، جو محنت کرنے والی نہ ہو، ذَلُوۡلٌ کے معنیٰ کام کرنے والی، فعولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کی جمع: ذُلُلٌ ہے۔

تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ: جو زمین کو جوتے، جو زمین کو جوتتی ہو، (تُثِيۡرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِثَارَةٌ۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ (ذَلُوۡلٌ) کی صفت ہے اور ذَلُوۡلٌ کی نفی کی گئی ہے، اس لئے (تُثِيۡرُ) میں بھی نفی کا اعتبار کیا جائے گا، یعنی اصل عبارت لَا تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ ہے۔

لَا تَسۡقِى الۡحَرۡثَ: جو کھیتی کو سیراب نہ کرتی ہو۔ (لَا تَسۡقِىۡ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: سَقۡیٌ۔ حَرۡثٌ کے معنیٰ کھیتی۔

لَا شِيَةَ فِيۡهَا: اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ لَا شِيَةَ فِيۡهَا (لا) لائے نفی جنس ہے (شِيَةَ) اس کا اسم ہے (فِيۡهَا) اس کی خبر ہے شِيَة اصل میں وَشۡیٌ ہے، شروع کے واؤ کو حذف کرکے آخر میں تاء عوض بڑھادی گئی ہے، جیسے وَعۡدٌ سے عِدَةٌ۔ شِيَةٌ کے معنیٰ داغ، نشان جمع شِيَاتٌ۔

فَادّٰرَءۡتُمۡ: پھر تم ایک دوسرے پر (الزام) ڈالنے لگے، پھر تم ایک دوسرے پر ٹالنے لگے، (ف) حرف عطف (اِدّٰرَءۡتُمۡ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، اِدّٰرَءۡتُمۡ اصل میں تَدَارَءۡتُمۡ ہے، تاء کو دال سے بدل کرکے دال کا دال میں ادغام کردیا گیا اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھادیا گیا اِدّٰرَءۡتُمۡ ہوگیا ہے، اس کا مادہ دَرۡءٌ ہے۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴿۷۳﴾

۷۳۔ پھر ہم نے کہا! ماردو اِس (مُردے) کو اِس (گائے) کے ایک ٹکڑے سے، اِسی طرح زندہ کرے گا اللہ مُردوں کو اور وہ دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں، تاکہ تم سمجھو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ
اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر سخت ہو گئے تمہارے دل اس (نشانی) کے بعد بھی، گویا وہ پتھر ہیں یا اُن سے بھی زیادہ سخت اور بیشک پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں کہ پھوٹ نکلتی ہیں ان سے نہریں اور بیشک اُن میں کچھ ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان میں سے پانی اور اُن میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے خوف سے اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ

۷۵۔ کیا تم اب بھی توقع رکھتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں گے تمہارے لئے، (یعنی دعوت پر)

يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى: اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائیں گے، (يُحْيِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحْيَاءٌ۔ مَوْتٰى کا واحد: مَيِّتٌ معنٰی مردہ۔

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ: اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں۔ (يُرِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِرَاءَةٌ (کم) ضمیر منصوب مفعول بہ ہے، آيَاتٌ کا واحد آيَةٌ معنٰی نشانی۔

قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ: تمہارے دل سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: قَسْوٌ وَ قَسْوَةٌ، قَسَاوَةٌ، قُلُوْبٌ کے معنٰی دل، واحد: قَلْبٌ۔ اَلْحِجَارَةِ: پتھر واحد: حَجَرٌ۔ قَسْوَةً سختی، سنگینی۔

يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ: اس (پتھر) سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں۔ (يَتَفَجَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَفَجُّرٌ۔ اَلْاَنْهَارُ کے معنٰی نہریں واحد: نَهْرٌ۔

يَشَّقَّقُ: وہ (پتھر) پھٹ جاتا ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشَّقُّقٌ جو اصل میں تَشَقُّقٌ ہے يَشَّقَّقُ اصل میں يَتَشَقَّقُ ہے، تاء کو شین سے بدل کر شین کا شین میں ادغام کر دیا گیا، يَشَّقَّقُ ہو گیا۔

يَهْبِطُ: وہ (پتھر) گر جاتا ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: هُبُوْطٌ۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ: تو کیا تم لوگ امید رکھتے ہو۔ (تَطْمَعُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: طَمَعٌ ہے۔ (اَ) ہمزۂ استفہام انکار کے لئے ہے اور (فَ) حرف عطف ہے۔

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝۷۵

اور یقینا تھا ایک فریق اُن میں سے، وہ (جو) سنتے تھے اللہ کا کلام، پھر ردّوبدل کر دیتے تھے اُس میں، اس کو سمجھ لینے کے بعد اور اس حال میں کہ وہ (حق کیا ہے) خوب جانتے تھے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۷۶

۷۶۔اور جب وہ ملتے ہیں اُن لوگوں سے جو ایمان لائے، (تو) کہتے ہیں! ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ تو وہ کہتے ہیں! کیا تم بیان کرتے ہو ان سے، وہ باتیں جو کھولی ہیں اللہ نے تم پر؟ تاکہ وہ تم سے حجت بازی کریں اِس کے ذریعہ سے، آپ کے رب کے پاس، کیا نہیں تم عقل رکھتے۔

فَرِيْقٌ: جماعت۔جمع: فُرَقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ۔

يُحَرِّفُوْنَهٗ: وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ کے کلام) کو بدل دیتے ہیں، (يُحَرِّفُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَحْرِيْفٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع کلام اللہ ہے اور یہاں کلام اللہ سے مراد تورات ہے۔

اِذَا لَقُوْا: جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: لِقَاءٌ۔ (لَقُوْا) اصل میں لَقِيُوْا ہے۔ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کی حرکت حذف کر دی، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی لَقُوْا ہو گیا۔

اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ: جب ان میں کا بعض بعض سے تنہائی میں ملتا ہے جب وہ (منافق لوگ) ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں۔(خَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: خَلْوَةٌ اور خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ۔

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ: کیا تم لوگ ان (مسلمانوں) سے بیان کرتے ہو۔(اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔(تُحَدِّثُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَحْدِيْثٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

لِيُحَاجُّوْكُمْ: اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ لوگ (مسلمان) حجت میں تم پر غالب آجائیں گے۔ (يُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: مُحَاجَّةٌ۔ لام عاقبت نتیجہ اور انجام کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے، اسی لام کی وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا ہے۔

اَوَلَا يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ۝۷۷

۷۷۔ کیا نہیں وہ جانتے کہ بیشک اللہ جانتا ہے، ہر وہ بات جو وہ چھپاتے ہیں اور وہ بھی جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ۝۷۸

۷۸۔ اور کچھ اُن میں سے اَن پڑھ ہیں، نہیں وہ جانتے کتاب کو سوائے آرزوؤں کے اور نہیں ہیں وہ مگر صرف گمان کرتے۔

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ۝۷۹

۷۹۔ پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو لکھتے ہیں تحریر خود اپنے ہاتھوں سے، پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ حاصل کریں اس کے بدلے میں معاوضہ حقیر، سو تباہی ہے اُن کے لئے اِس بنا پر، جو لکھا اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اور ہلاکت ہے اُن کے لئے اس بنا پر جو وہ کماتے ہیں۔

وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً ؕ

۸۰۔ اور کہتے ہیں! کہ ہرگز نہ چھوئے گی ہمیں آگ مگر چند دن گنتی کے،

يُسِرُّوۡنَ: وہ لوگ چھپاتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اسرار۔

اُمِّيُّوۡنَ: ان پڑھ لوگ، یہاں ان سے مراد جہلائے یہود ہیں، واحد: اُمِّیٌّ۔

اَمَانِىَّ: تمنائیں، آرزوئیں، واحد: اُمْنِیَۃٌ۔

ثَمَنًا قَلِيۡلًا: تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ، تھوڑا سامان۔ ''ثَمَنٌ قَلِیْلٌ'' سے دنیا کا ساز و سامان مراد ہے جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے، ثَمَنٌ کے معنیٰ قیمت، معاوضہ، جمع: اَثْمَانٌ۔ قَلِیْلٌ کے معنیٰ تھوڑا، معمولی۔

وَيۡلٌ: بربادی، ہلاکت، سخت عذاب۔ ''وَیْلٌ'' جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

يَكۡسِبُوۡنَ: وہ لوگ کماتے ہیں، وہ لوگ حاصل کرتے ہیں، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: کَسْبٌ ہے۔

لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ: ہم لوگوں کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی، یعنی یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم لوگ جہنم میں نہیں جائیں گے، اگر جانا ہوا تو صرف تھوڑے دنوں کے لئے جائیں گے۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے نفی تاکید بہ لن، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: مَسٌّ (نا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول بہ اور (اَلنَّارُ) فاعل ہے۔

اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدَةً: شمار کئے ہوئے دن، مراد تھوڑے دن ہیں، (اَیَّامٌ) کے معنیٰ دن۔ واحد: یَوْمٌ۔ مَعْدُوْدَۃٌ شمار کی ہوئی، عَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

کہہ دیجئے! کیا لے چکے ہو تم اللہ سے کوئی عہد، کہ ہرگز نہیں خلاف کرے گا اللہ اپنے وعدہ کے؟ یا تم کہتے ہو اللہ کے بارے میں، جو نہیں تم جانتے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

۸۱۔ کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی بُرائی اور گھیر لیا اُس کو اُس کی برائی نے، سو ایسے ہی لوگ ہیں اہل دوزخ، وہ اُسی میں رہیں گے ہمیشہ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

۸۲۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک عمل بھی، یہی ہیں اہل جنت، وہ اس میں رہیں گے ہمیشہ۔

ع ۹/۱۰

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ اور جب لیا تھا ہم نے پختہ عہد بنی اسرائیل سے، کہ نہ تم عبادت کرو گے مگر اللہ کی اور والدین کے ساتھ حُسن سلوک کرنا اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور کہنا لوگوں سے اچھی بات اور قائم رکھنا نماز اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ، مگر پھر گئے تم (اس عہد سے) سوائے چند لوگوں کے تم میں سے اور تم تو ہو ہی اعراض کرنے والے۔

اِتَّخَذْتُمْ: کیا تم نے عہد لیا۔ (اِتَّخَذْتُمْ) اصل میں اَاِتَّخَذْتُمْ ہے (اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ۔ اس میں ہمزۂ استفہام کے بعد والے ہمزہ کو جو افتعال کا ہمزہ ہے، تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

كَسَبَ سَيِّئَةً: اس نے برا کام کیا، یہاں سَيِّئَةٌ سے مراد شرک ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَسْبٌ، سَيِّئَةٌ کی جمع: سَيِّئَاتٌ۔

اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ: اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا، اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا، (اَحَاطَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِحَاطَةٌ۔ خَطِيْئَةٌ کے معنٰی گناہ، جمع: خَطِيْئَاتٌ۔

مِيْثَاقٌ: عہد و پیمان، قول و قرار، جمع: مَوَاثِيْقُ، مِيْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واو ساکن ماقبل مکسور ہے، واوَ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے، مِيْثَاقٌ ہو گیا۔

حُسْنًا: عمدہ ہونا، اچھا ہونا، باب کرم سے مصدر ہے۔

تَوَلَّيْتُمْ: تم نے پیٹھ پھیر لی، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلِّیْ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط

۸۴۔اور جب ہم نے لیا پختہ عہد تم سے، کہ نہ بہانا تم (آپس میں) خون اور نہ نکالنا اپنوں کو اپنے گھروں سے، پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم خود اس پر گواہ ہو۔

۸۵۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو، کہ قتل کرتے ہو اپنوں کو اور نکال دیتے ہو اپنے ہی ایک گروہ کو اُن کے گھروں سے، چڑھائی کرتے ہو اُن پر، گناہ اور زیادتی سے اور اگر آتے ہیں وہ تمہارے پاس قیدی بن کر تو چھڑا لیتے ہو تم ان کو فدیہ دے کر، حالانکہ حرام کیا گیا تھا تمہارے لئے اُن کا نکال دینا۔کیا پھر تم ایمان لاتے ہو کتاب کے ایک حصہ پر اور کفر (انکار) کرتے ہو دوسرے حصہ کے ساتھ؟ سو نہیں ہے سزا اُس شخص کی جو کرے ایسا تم میں سے، مگر رسوائی دنیاوی زندگی میں اور قیامت کے دن وہ پھیرے جائیں گے سخت ترین عذاب کی طرف

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَاءَكُمْ : تم لوگ آپس میں خوں ریزی نہیں کرو گے، (لَا تَسْفِكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سَفْکٌ معنٰی خوں ریزی کرنا، دِمَاءٌ کے معنٰی خون، واحد: دَمٌ۔

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ: تم اپنے لوگوں کے مقابلہ میں (مخالف لوگوں کی) مدد کرتے ہو، تم اپنے لوگوں کے خلاف مدد کرتے ہو۔ (تَظَاهَرُوْنَ) اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ ہے، اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے، باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَظَاهُرٌ۔

اَلْعُدْوَانَ: ظلم، سرکشی، عَدَا، يَعْدُوْا، عَدْوًا، وَعُدُوًّا، وَعُدْوَانًا۔ باب نصر سے معنٰی ظلم کرنا۔

اُسٰرٰى: قیدی، واحد: اَسِيْرٌ اَسْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

تُفٰدُوْهُمْ: تم لوگ مال دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو، تم لوگ فدیہ دے کر ان کو رہا کرا لیتے ہو، باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: مُفَادَاةٌ۔ اس کا مادہ فَدْیٌ ہے۔ تُفٰدُوْهُمْ اصل میں تُفٰدُوْنَهُمْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، آخر میں (هم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

خِزْیٌ: ذلت، خواری، رسوائی۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

يُرَدُّوْنَ اِلَى اَشَدِّ الْعَذَابِ: وہ لوگ بہت سخت عذاب میں لوٹائے جائیں گے، وہ لوگ بہت سخت عذاب میں پہنچائے جائیں گے۔ (يُرَدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رَدٌّ ہے۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ
بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا
كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

ع

اور نہیں ہے اللہ غافل اُن (اعمال) سے جو تم کرتے ہو۔
۸۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لی ہے دنیاوی زندگی، آخرت کے بدلے، پھر نہ ہلکا کیا جائے گا اُن سے عذاب اور نہ وہ مدد ہی کئے جائیں گے۔
۸۷۔ اور یقینا ہم نے دی موسیٰؑ کو کتاب اور پے در پے بھیجے ہم نے اُس کے بعد کئی رسول اور عطا کیں ہم نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو کھلی نشانیاں (معجزات) اور ہم نے اُس کی مدد کی روح القدس (جبرئیلؑ) سے، کیا پھر جب بھی آیا تمہارے پاس کوئی رسول، ایسی چیز لے کر جسے نہ چاہتے تھے تمہارے نفس، تو تم نے تکبر کیا، پھر ایک فریق (کچھ رسولوں) کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق (کچھ رسولوں) کو قتل ہی کر ڈالا۔

اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ: ان لوگوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی کو خرید لیا، یعنی آخرت کی کامیابی کو چھوڑ کر دنیاوی لذتوں کو اختیار کر لیا۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِشْتِرَاءٌ معنیٰ خریدنا اور مراد اختیار کرنا ہے۔

قَفَّيْنَا مِن بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ: ہم نے ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) بعد پے در پے رسولوں کو بھیجا، (قَفَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْفِيَةٌ۔ (رُسُلٌ) کا واحد: رَسُوْلٌ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

اَلْبَيِّنَات: واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ واحد: بَيِّنَةٌ۔

اَيَّدْنٰهُ: ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد کی، ہم نے ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) تقویت دی۔ (اَيَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَأْيِيدٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

رُوْحِ الْقُدُسِ: پاکیزہ روح، مقدس روح، مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ رُوْحٌ کی جمع: اَرْوَاحٌ۔ (الْقُدُس) مقدس کے معنیٰ میں ہے۔ (رُوْحُ الْقُدُسِ) الرُّوْحُ الْمُقَدَّسَةُ کے معنیٰ میں ہے۔

لَا تَهْوٰى أَنْفُسُكُمْ: تمہارے دل نہیں چاہتے ہیں (چاہتے تھے) تمہارے دل پسند نہیں کرتے ہیں (کرتے تھے) باب سمع سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، هَوِيَ، يَهْوٰى، هَوًى محبت کرنا، خواہش کرنا، اَنْفُس کا واحد: نَفْس معنیٰ جان، مراد دل ہے۔

اِسْتَكْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِكْبَارٌ۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور انہوں نے کہا! ہمارے دل پردہ میں ہیں، نہیں بلکہ لعنت کی ہے اُن پر اللہ نے، اُن کے کفر کی وجہ سے، سو وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ اور جب آ گئی اُن کے پاس کتاب اللہ کی طرف سے، (جو) تصدیق کرتی ہے اُن (کتابوں) کی، جو اُن کے پاس ہے اور (اُن کی حالت یہ تھی) اِس سے پہلے، کہ فتح مانگا کرتے تھے کافروں پر۔ پھر جب آ گیا اُن کے پاس وہ، جس کو انہوں نے پہچان بھی لیا، تو انکار کر دیا اُسے، سو لعنت ہو اللہ کی کافروں پر۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ بہت بُری ہے وہ چیز، کہ بیچ دیا انہوں نے اُس کے بدلے میں اپنی جانوں کو، یہ کہ انکار کرتے ہیں وہ اُس کا، جسے نازل کیا ہے اللہ نے، محض اِس ضد کی بنا پر، کہ نازل کر رہا ہے اللہ اپنا فضل، (قرآن) جس پر چاہتا ہے، اپنے بندوں میں سے، سو وہ گرفتار ہو گئے پے در پے غضب میں اور کافروں کے لئے ہے عذاب رُسوا کُن۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

۹۱۔ اور جب کہا جاتا ہے! اُن سے کہ ایمان لاؤ،

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ: ہمارے دل محفوظ ہیں، ہمارے دلوں پر غلاف ہے، یعنی ہمارے دلوں پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ۔ (غُلْفٌ) کا واحد: اَغْلَفُ۔ قَلْبٌ اَغْلَفُ ایسا دل جو نصیحت کی بات نہ سمجھے اور نہ محفوظ رکھے۔

كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ: وہ لوگ فیصلہ طلب کرتے تھے، وہ لوگ بیان کرتے تھے۔ (يَسْتَفْتِحُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْتِفْتَاحٌ (كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ) فعل ماضی استمراری معروف۔

بِئْسَمَا: بُرا ہے، جو کچھ بری ہے وہ چیز، ما بمعنٰی شئ کے تمیز ہے۔

بَغْيًا: ضد کی وجہ سے، سرکشی کی وجہ سے، باب ضرب کا مصدر ہے مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ: وہ لوگ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے، وہ لوگ غصہ پر غصہ کما لائے، (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: بَوْءٌ، بَآءَ، يَبُوْءُ، بَوْءً (اِلَيْهِ) کے معنٰی لوٹنا (بَآءَ بِهٖ) کے معنٰی لوٹانا۔

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ: رسوا کرنے والے عذاب، ذلیل کرنے والا عذاب، یعنی ایسا عذاب جس میں تکلیف اور رسوائی دونوں ہوں۔ (مُهِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر: اِهَانَةٌ۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

اُس پر جو نازل کیا ہے اللہ نے، تو وہ کہتے! ایمان لاتے ہیں ہم اُس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور انکار کرتے ہیں ماننے سے اس چیز کے جو اُس کے علاوہ ہے، حالانکہ وہ حق ہے جو تصدیق کرتا ہے اُس (کتاب) کی جو اُن کے پاس ہے (ان سے) کہئے! تو کیوں قتل کرتے ہو تم اللہ کے نبیوں کو اِس سے پہلے اگر تھے تم ایمان والے؟

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ اور یقینا آئے تمہارے پاس موسیٰؑ کھلی نشانیوں کے ساتھ، پھر بھی تم نے بنالیا بچھڑے کو (معبود) اُس (موسیٰؑ کے طور پر جا نے) کے بعد اور تم ہی ہو ظالم۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

۹۳۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے لیا تھا تم سے عہد اور بلند کیا تھا تمہارے اُوپر طور (پہاڑ) کو، (کہا) پکڑو تم جو ہم نے تمہیں دیا قوت کے ساتھ اور سنو، انہوں نے کہا! ہم نے سنا اور ہم نے نا فرمانی کی اور وہ پلا دئے گئے اپنے دلوں میں بچھڑے کی (محبت) ان کے کفر کی وجہ سے،

اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ: تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔ (اِتَّخَذْتُمْ) فعل با فاعل (اَلْعِجْلَ) مفعول اول اس کا مفعول ثانی اِلٰهًا محذوف ہے اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ۔ عِجْلٌ کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ۔

مِيْثَاقَكُمْ: تمہارا عہد۔ مِيْثَاقٌ مضاف، کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ: ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کر دیا، ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر معلق کر دیا، طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (الطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔

اُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ: ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پلا دی گئی، ان کے دلوں میں گوسالہ (بچھڑا) پیوست ہو گیا، (اُشْرِبُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِشْرَابٌ۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنیٰ دل، عِجْلٌ کے معنیٰ بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ۔

قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ
مُّؤۡمِنِيۡنَ﴿٩٣﴾

کہہ دیجئے! بُری ہے وہ چیز کہ حکم کرتا ہے اس کا تمہارا ایمان، اگر ہو تم مومن۔

قُلۡ اِنۡ كَانَتۡ لَـكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ
خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ
كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ﴿٩٤﴾

٩٤۔ کہہ دیجئے! اگر ہے تمہارے ہی لئے گھر آخرت کا اللہ کے پاس خاص طور پر، سوائے (اور) لوگوں کے، تو تم تمنا کرو موت کی، اگر ہو تم سچے۔

وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ﴿٩٥﴾

٩٥۔ اور ہرگز نہیں وہ تمنا کریں گے موت کی کبھی بھی، بسبب اُن (گناہوں) کے جسے آگے بھیجا اُن کے ہاتھوں نے اور اللہ خوب جاننے والا ہے اِن ظالموں کو۔

وَلَتَجِدَنَّهُمۡ اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ
الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ
سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ يُّعَمَّرَ‌ؕ
وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ﴿٩٦﴾

٩٦۔ اور یقینا آپ ضرور پائیں گے اُن (یہودیوں) کو سب سے بڑھ کر حریص زندگی کا اور اُن لوگوں سے بھی زیادہ جنہوں نے شرک کیا، چاہتا ہے اُن میں سے ہر ایک، کہ کاش ملے اُس کو عمر ہزار سال کی، حالانکہ نہیں ہے اُس کو بچانے والا عذاب سے، یہ کہ وہ (اس قدر) عمر دیا جائے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اُس کو جو وہ عمل کرتے ہیں۔

فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ: تو تم لوگ موت کی تمنا کرو۔ تو تم لوگ موت کی آرزو کرو۔ (تَمَنَّوۡا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَمَنّٰی۔

یَوَدُّ اَحَدُهُمۡ: ان میں کا ایک ایک (شخص) چاہتا ہے۔ ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے۔ (یَوَدُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا وِدًّا وُدًّا کے معنٰی چاہنا۔ خواہش کرنا۔

لَوۡ یُعَمَّرُ اَلۡفَ سَنَةٍ: ہزار سال عمر دیا جانا۔ لَوۡ یُعَمَّرُ میں حرف لو، مصدر یہ ہے (اسی کے اعتبار سے مصدر مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے) اور ترکیب نحوی میں لَوۡ یُعَمَّرُ (اَنۡ یُعَمَّرَ) کے معنٰی میں ہو کر یَوَدُّ فعل مذکور کا مفعول بہ واقع ہوگا۔ (تفسیر جلالین) قاضی بیضاوی نے لَوۡ کو لَیۡتَ کے معنٰی میں قرار دیا ہے۔ اس کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر دی جائے۔
یُعَمَّرُ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعۡمِیۡرٌ۔

مَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ یُعَمَّرَ: عمر دیا جانا کسی کو عذاب سے بچانے والا نہیں ہے۔ (مُزَحۡزِحٌ) باب فعللہ سے اسم فاعل واحد مذکر، زَحۡزَحَ یُزَحۡزِحُ زَحۡزَحَةً کے معنٰی بچانا (اَنۡ یُعَمَّرَ) ترکیب نحوی میں مُزَحۡزِحٌ کا فاعل ہے۔ اسم فاعل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ (شرائط کی تفصیل علم نحو کی کتابوں میں دیکھئے)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴿۹۷﴾

۹۷۔ کہہ دیجئے! جو شخص ہے دشمن جبرئیلؑ کا، (ان کو معلوم نہیں) کہ جبرئیلؑ ہی نے تو اُتارا ہے اِس (قرآن) کو آپ کے دل پر، اللہ کے حکم سے تصدیق کرنے والا، اُن (کتابوں) کی جو اس سے پہلے ہے اور ہدایت اور بشارت ہے ایمان والوں کے لئے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴿۹۸﴾

۹۸۔ جو کوئی ہے دشمن اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کا، تو بیشک اللہ بھی دشمن ہے کافروں کا۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ﴿۹۹﴾

۹۹۔ اور بیشک ہم نے نازل کی آپ کی طرف آیات واضح اور نہیں کفر کرتے اُن کے ساتھ مگر نافرمانی کرنے والے۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴿۱۰۰﴾

۱۰۰۔ کیا (ایسا نہیں ہوتا رہا کہ) جب بھی عہد کیا انہوں نے کوئی عہد (تو) پھینک دیا اُس کو ایک فریق نے اُن ہی میں سے، بلکہ اکثر اُن میں سے نہیں ایمان لاتے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اور جب آیا اُن کے پاس کوئی رسول، اللہ کے پاس سے تصدیق کرنے والا اُن (کتابوں) کی جو اُن کے پاس ہے، تو پھینک دی ایک فریق نے اُن لوگوں میں سے جنہیں دی گئی تھی کتاب، اللہ ہی کی کتاب کو پسِ پُشت، اِس طرح کہ گویا وہ جانتے ہی نہیں (اس کو)۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ

۱۰۲۔ اور انہوں نے اتباع کی اس کی، جسے پڑھتے تھے شیاطین،

نَبَذَہٗ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ: ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو پھینک دیا۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو توڑ دیا۔ یعنی جب وہ لوگ عہد کرتے ہیں ان میں سے ایک جماعت عہد کو توڑ دیتی ہے۔ (نَبَذَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، نَبَذَ یَنْبِذُ نَبْذًا کے معنیٰ پھینکنا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اِتَّبَعُوْا: ان لوگوں نے پیروی کی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔

تَتْلُوْ الشَّیَاطِیْنُ: شیاطین پڑھتے ہیں (پڑھتے تھے)۔ شیاطین چرچا کرتے ہیں (کرتے تھے)۔ تَتْلُوْ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تِلَاوَۃٌ معنیٰ پڑھنا، تلاوت کرنا۔

عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ؕ وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ؕ

سلیمانؑ کے بادشاہی میں اورنہیں کفر کیا سلیمانؑ نے اورلیکن شیطانوں نے کفر کیا، وہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور اُس (علم) کو جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابُل (شہر) میں، ہاروت اور ماروت (پر)۔ اور نہیں سکھلاتے تھے وہ دونوں (فرشتے) کسی کو (وہ علم)، یہاں تک کہ وہ (پہلے) کہتے کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، لہٰذا نہ تو کفر کر، پھر بھی وہ سیکھتے تھے اُن دونوں سے وہ جادو، کہ جدائی ڈالتے تھے اُس کے ذریعہ سے، بیوی اور شوہر کے درمیان اور نہیں تھے وہ نقصان پہنچا نے والے، اس کے ذریعہ کسی کو بھی، مگر اللہ کے حکم سے اور سیکھتے تھے لوگ وہ (علم) جو نقصان پہنچاتا تھا اُن کو اور نہیں نفع دیتا تھا انہیں

سُلَیْمٰنُ: حضرت سلیمانؑ مشہور نبی ہیں۔ حضرت داوٗدؑ کے بیٹے ہیں۔ حضرت داوٗدؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ انسانوں کی طرح جن اور جانور بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ جس طرح چاہتے تھے ان سے خدمت لیتے تھے۔ بیت المقدس کی تعمیر میں جنوں نے کام کیا اور ہدہد نے ملکۂ سبا کے دربار میں پیام پہنچانے کی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمانؑ اپنے ہوائی تخت پر سوار ہو کر یمن سے شام تک اور شام سے یمن تک جاتے۔ اور ایک مہینہ کا سفر آدھے دن میں طے کر لیتے تھے۔

بَابِلَ: عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔

ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ: دو فرشتوں کے نام ہیں۔

مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ: وہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہیں ہیں (نہیں تھے)۔ (مَا یُعَلِّمٰنِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر: تَعْلِیْمٌ۔

یَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا: وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے سیکھتے ہیں (سیکھتے تھے)۔ (یَتَعَلَّمُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَعَلُّمٌ (مِنْھُمَا) ھُمَا ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع ہاروت اور ماروت ہیں۔

ضَآرِّیْنَ: ضرر پہنچانے والے۔ ضَرَّ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ضَارٌّ واحد۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور یقیناً جان لیا انہوں نے ،البتہ جس نے خریدا اُس (جادو) کو، نہ ہوگا اُس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ اور البتہ بُری ہے وہ (چیز) کہ بیچا انہوں نے اُس کے بدلے اپنی جانوں کو، کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع ۱۲ / ۱۲

۱۰۳۔اور اگر بیشک وہ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے (تو) ثواب (ملتا) اللہ کے یہاں سے بہت بہتر، کاش! وہ جانتے ہوتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

۱۰۴۔اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! نہ کہو تم رَاعِنَا بلکہ کہا کرو تم ''اُنظُر نا'' اور (توجہ سے) سنو اور کافروں کے لئے ہے عذاب، بہت دردناک۔

مَنِ اشْتَرٰهُ: جو شخص اس (جادو) کو اختیار کریگا۔(اِشْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشْتِرَاءٌ معنیٰ خریدنا۔ یہاں مراد اختیار کرنا ہے۔

اِتَّقَوْا: ان لوگوں نے تقوٰی اختیار کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

مَثُوْبَةٌ: ثواب، بدلہ، معاوضہ۔اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے۔

لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا: **تم لوگ لفظ (رَاعِنَا) مت کہو**۔ لفظ (رَاعِنَا) یہویوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔رسول کریم ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کے لئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہودیوں کو استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر ایمان والے بھی لفظ (رَاعِنَا) استعمال کرنے لگے تھے۔اسی سلسلہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ایمان والوں کو رَاعِنَا کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا۔اور اس کی جگہ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم فرمایا۔عربی زبان میں رَاعِنَا کے معنیٰ آپ ہماری رعایت فرمایئے اُنْظُرْنَا کے معنیٰ آپ ہماری طرف نظر فرمایئے۔آپ ہمارے اوپر توجہ فرمایئے لفظ رَاعِنَا میں برے معنیٰ کا احتمال تھا اس لئے ایمان والوں کو اس لفظ کے استعمال سے منع کیا گیا اور لفظ اُنْظُرْنَا میں برے معنیٰ کا کوئی احتمال نہیں تھا۔ اس لئے اس کی اجازت دی گئی۔ (رَاعِ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: مُرَاعَاۃٌ مادہ (رَعْیٌ) اس کے آخر میں ''نَا''، ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔نہیں چاہتے وہ لوگ! جنہوں نے کفر کیا،اہل کتاب میں سے اور نہ مشرکین، یہ کہ نازل کیا جائے تم پر کوئی خیر تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے اور اللہ مالک ہے فضلِ عظیم کا۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔جو ہم منسوخ کرتے ہیں کسی آیت کو، یا ہم اُسے بھلا دیتے ہیں،تو ہم لے آتے ہیں بہتر اُس سے یا ویسی ہی،کیا نہیں جانتے تم (کہ) بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

۱۰۷۔کیا نہیں جانتے تم ؟ کہ یقینا اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ کوئی مددگار؟۔

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

۱۰۸۔کیا تم چاہتے ہو؟ یہ کہ تم سوال کرو اپنے رسول سے جیسے سوال کئے گئے موسیٰؑ اِس سے پہلے اور جس نے بدلے میں لیا کفر کو ایمان کے،تو یقیناوہ بھٹک گیا سیدھی راہ سے۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ

۱۰۹۔چاہتے ہیں بہت سے اہل کتاب میں سے،کاش! کہ وہ پھیر دیں تمہیں، بعد تمہارے ایمان (لے آنے) کے،کافر

مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا: جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلا دیتے ہیں۔(نَنْسَخْ)(مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر: نَسْخٌ ہے۔نسخ کے لغوی معنیٰ زائل کرنا۔اور اصطلاحی معنیٰ میں اختلاف ہے۔متقدمین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنیٰ ایک آیت کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ذریعہ زائل کرنا۔جیسے عام کو خاص کرنا، مطلق کو مقید کرنا اور مجمل کی تفصیل کرنا وغیرہ۔اور متاخرین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنیٰ کسی شرعی حکم کی انتہا بیان کرنا ایسے شرعی طریقہ پر جو اس سے مؤخر ہو یہاں تک کہ پہلے شرعی حکم پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔(نُنْسِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع متکلم،مصدر: اِنْسَاءٌ۔نُنْسِ اصل میں نُنْسِیْ یاء کے ساتھ ہے۔(مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں یاء گرگئی اور اس کے آخر میں ھَا ضمیر کا مرجع (اٰيَةٌ) ہے۔

سَوَاءَالسَّبِيْلِ: سیدھا راستہ۔سَوَاءٌ کے معنیٰ برابر۔سَبِيْلٌ کے معنیٰ راستہ جمع سُبُلٌ۔سَوَاءَالسَّبِيْلِ سے مراد سیدھا راستہ ہے۔

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾
وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾
بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع۱۴

حسد کرتے ہوئے اپنے دلوں سے، بعد اس کے کہ کھل کر سامنے آ گیا ہو اُن کے لئے حق، سو آپ معاف کرتے رہیں اور درگزر سے کام لیں، یہاں تک کہ لے آئے اللہ اپنا حکم، بیشک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۱۱۰۔ اور تم قائم کرو نماز اور تم دو زکوٰۃ، اور جو کچھ تم آگے بھیجو گے اپنے نفسوں کے لئے، کوئی بھلائی (تو) تم پاؤ گے اُس کو اللہ کے پاس، بیشک اللہ جو تم عمل کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔

۱۱۱۔ اور انہوں نے کہا! ہرگز نہیں داخل ہوں گے جنت میں مگر (وہ) جو ہوں گے یہودی یا نصرانی، یہ اُن کی (جھوٹی) تمنائیں ہیں۔ اُن سے کہہ دیجئے! تم لاؤ اپنی دلیل، اگر ہو تم سچے۔

۱۱۲۔ کیوں نہیں (ہاں)! جس نے جھکا دیا اپنا چہرہ اللہ کے لئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے، تو اُس کے لئے ہے اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ: ان کے سامنے حق ظاہر ہو گیا۔ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا۔ تَبَيَّنَ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَبَيُّنٌ۔

اِصْفَحُوْا: تم لوگ درگزر کرو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: صَفْحٌ۔

هُوْدًا: یہودی لوگ۔ حضرت موسیٰؑ کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: هَائِدٌ اور مصدر: هَوْدٌ ہے۔

نَصٰرٰى: نصرانی لوگ، عیسائی لوگ۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہ ان کی آرزوئیں ہیں۔ یہ ان کے دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ (اَمَانِيٌّ) کے معنٰی آرزوئیں۔ تمنائیں۔ واحد: اُمْنِيَّةٌ۔

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ تم اپنی دلیل پیش کرو۔ (هَاتُوْا) اصل میں آتُوْا ہے۔ ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا۔ هَاتُوْا ہو گیا۔
هَاتُوْا اَصْلُهٗ اٰتُوْا قُلِبَتْ الْهَمْزَةُ هَاءً۔ (تفسیر مظہری)
(اٰتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيْتَاءٌ۔ بُرْهَانٌ کے معنٰی دلیل۔ جمع: بَرَاهِيْنُ۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ: جو شخص اپنے چہرہ کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنا لے۔ یہاں مجاز کے طور پر چہرہ بول پوری ذات کو مراد لیا گیا ہے۔
(اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْلَامٌ۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔اور کہتے ہیں! یہودی،نہیں ہیں نصرانی کسی راہ پر اور کہتے ہیں نصرانی نہیں ہیں یہودی کسی راہ پر، حالانکہ وہ لوگ پڑھتے ہیں کتاب، اِسی طرح کہا ان لوگوں نے بھی جو نہیں علم رکھتے مثل ان کے قول کے! لہٰذا اللہ یہ فیصلہ کرے گا اُن کے درمیان قیامت کے دن اس میں، کہ جن میں وہ اختلاف کررہے تھے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔اور کون بڑا ظالم ہے اُس سے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں سے، یہ کہ ذکر کیا جائے اُن میں اس (اللہ) کا نام اور اس نے کوشش کی اُن کے ویران کرنے میں، ایسے لوگوں کو نہیں تھا (یہ حق)، کہ وہاں داخل ہوتے (مسجدوں میں) مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور اُن کے لئے آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔اور اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق اور مغرب، سو جس طرف بھی تم رخ کرو اُسی طرف ہے رخ اللہ کا، بیشک اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

۱۱۶۔اور انہوں نے کہا! بنالی ہے اللہ نے اولاد، وہ پاک ہے (ان چیزوں سے)،

سَعٰى فِىْ خَرَابِهَا: اس نے مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کی۔ (سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَعْیٌ۔ خَرَابٌ کے معنٰی ویرانی۔ (هَا) ضمیر کا مرجع مساجد ہے۔

اَيْنَمَا تُوَلُّوا: تم لوگ جس طرف منھ کروگے۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوا شرط ہے۔ اور جواب شرط فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہے۔ (اَيْنَمَا) اسم شرط (تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوْلِيَةٌ۔ تُوَلُّوا اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔ اَيْنَمَا کلمہ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا۔

قَانِتُوْنَ: فرمانبرداری کرنے والے۔ تابعداری کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَانِتٌ، قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ﴿۱۱۶﴾

بلکہ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے، سب اسی کے لئے فرماں برداری کرنے والے ہیں۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ﴿۱۱۷﴾

۱۱۷۔ وہ موجدِ بے مثال ہے، آسمانوں اور زمین کا اور جب وہ فیصلہ کرتا ہے کسی کام کا، تو بس حکم دیتا ہے اُسے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔ اور کہا! ان لوگوں نے جو نہیں علم رکھتے تھے، کیوں نہیں کلام کرتا ہم سے اللہ، یا (کیوں نہیں) آتی ہمارے پاس کوئی نشانی؟ اِسی طرح کہہ چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ان ہی کی سی بات، ایک جیسے ہیں اُن کے دل، یقینا ہم نے بیان کر دیں نشانیاں اُن لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ بلا شبہ ہم نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ (اے محمدؐ)، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور نہیں آپ سے سوال کیا جائے گا اہل دوزخ کے بارے میں۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونہ کے بنانے والا۔ آسمانوں اور زمین کو انوکھا بنانے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (سَمٰوٰتٌ) کا واحد: سَمَاءٌ۔ اَرْضٌ کی جمع: اَرْضُوْنَ ہے۔

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ: ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے۔ (تَشَابَهَتْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تَشَابُهٌ۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنیٰ دل۔

قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیَاتِ: ہم نے دلیلیں بیان کر دی ہیں۔ ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں۔ (بَیَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَبْیِیْنٌ۔ اٰیَاتٌ کا واحد: اٰیَةٌ معنیٰ دلیل اور نشانی۔

یُوْقِنُوْنَ: وہ یقین رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں باب افعال سے صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف۔

بَشِیْرًا: خوش خبری دینے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (بَشِیْرٌ) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نَذِیْرٌ) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنیٰ میں ہے۔ رسول کریم ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾	۱۲۰۔اور ہرگز نہیں راضی ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ نصرانی (عیسائی)، یہاں تک کہ آپ اتباع کریں ان کے ملت (دھرم) کی، کہہ دیجئے! بیشک اللہ کی ہدایت ہی (اصلی) ہدایت ہے اور اگر کہیں آپ نے پیروی کی اُن کے خواہشات کی، اِس کے بعد کہ آچکا ہے آپ کے پاس علم، تو نہیں ہوگا آپ کے لئے اللہ سے (بچانے والا) کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۴	۱۲۱۔وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب، وہ پڑھتے ہیں اُسے جیسا کہ اُس کے پڑھنے کا حق ہے، وہ لوگ ایمان لاتے ہیں اُس پر اور جو کوئی کفر کرتا ہے اس کے ساتھ، سو وہی ہیں خسارہ اٹھانے والے۔
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	۱۲۲۔اے بنی اسرائیل! یاد کرو تم میری نعمت، وہ جو میں نے انعام کی تم پر اور یقینا میں نے تم کو فضیلت دی تمام جہانوں پر۔
وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	۱۲۳۔اور تم ڈرو اُس دن سے، کہ نہیں کام آئے گا کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی اور نہ قبول کیا جائے گا اس سے کوئی بدلہ اور نہ اسے نفع دے گی کوئی سفارش اور نہ ان کو مدد ہی پہنچے گی۔

حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ: یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود ونصاریٰ کے مذہب کی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود ونصاریٰ کے دین کا اتباع کریں۔ (تَتَّبِعَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔ (تَتَّبِعَ) حتیٰ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ مِلَّةٌ کے معنیٰ دین، مذہب۔ جمع: مِلَلٌ۔

اھْوَاءَھُم: ان کی خواہشیں۔ اَھْوَاءُ مضاف، ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ	۱۲۴۔اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو اُس کے رب نے چند کلمات کے ساتھ، تو اُس نے انہیں پورا کر دیا، ارشاد ہوا! بیشک میں بناؤں گا تجھے لوگوں کے لئے امام، کہا (ابراہیمؑ نے) اور میری اولاد میں سے بھی؟

اِبْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ: ابراہیمؑ کا ان کے پروردگار نے چند باتوں میں امتحان لیا۔جن باتوں میں حضرت ابراہیمؑ کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ان سے مراد شریعت کے کچھ احکام ہیں جیسے حج کے افعال اور ختنہ اور حجامت اور مسواک وغیرہ حضرت ابراہیمؑ ان احکام کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اخلاص کے ساتھ بجالائے اور سب کو پوری طرح ادا کیا جس پر لوگوں کے پیشوا بنائے گئے۔اور مفتی محمد شفیع صاحب نے لکھا ہے مضامین امتحان یعنی جن باتوں میں حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لیا گیا ان میں چند اہم چیزیں یہ ہیں۔حضرت ابراہیمؑ کا آتش نمرود میں ڈالا جانا۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جانا۔اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔اسی کے ساتھ بہت سے احکام و اعمال کی پابندی آپ کے اوپر عائد کی گئی تھی ان میں دس خصائل فطرت کے نام سے موسوم ہیں جن کا تعلق بدن کی صفائی ستھرائی اور پاکی سے ہے۔ان تمام باتوں میں حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش ہوئی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم عالی کے مطابق ان پر عمل فرمایا۔(اِبْتَلٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبْتِلَاءٌ معنٰی امتحان لینا، آزمانا۔یہ اصل میں اِبْتِلَاوٌ ہے۔واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

اِبْرَاهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں، آپ کا مبارک لقب خلیل اللہ ہے، رسول کریم ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کو فضیلت حاصل ہے، آپ کی پوری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور جاں نثاری کا بہترین نمونہ ہے، آتش نمرود میں ڈالا جانا، بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جانا، اپنے وطن کو چھوڑ دینا ان تمام باتوں میں آزمائش ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل فرماں برداری اور اطاعت شعاری فرمائی، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے پوتے ہیں، ان سب حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا، بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں امام المتقین سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

أَتَمَّهُنَّ: ابراہیم علیہ السلام نے ان باتوں کو پورا فرمایا۔(اَتَمَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتْمَامٌ۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ، اس کا مرجع كَلِمَاتٌ ہے۔

قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ۝۱۲۴	فرمایا! نہیں پہنچتا میرا عہد ظالموں کو۔
وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝۱۲۵	۱۲۵۔ اور جب ہم نے بنایا بیت اللہ کو بار بار لوٹنے کی جگہ (مرکز) انسانوں کے لئے اور امن کی جگہ اور تم بناؤ مقامِ ابراہیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ اور تاکید کی ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو، یہ کہ پاک رکھو تم دونوں میرا گھر طواف کرنے والوں کے لئے اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا، میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچے گا، اس آیت میں صالحین کو امامت کی بشارت دی گئی ہے اور ظالمین کو اس سے محروم کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ (لَا یَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: نَیْلٌ۔ عَهْدٌ کے معنیٰ عہد اور وعدہ، جمع: عُهُوْدٌ۔

مَثَابَةً: ثواب کی جگہ، عبادت کی جگہ، جمع ہونے کی جگہ ثَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

مَثَابَةً لِلنَّاسِ: لوگوں کے لئے اجتماع کی جگہ۔ لوگوں کیلئے ثواب کی جگہ، مَثَابَةً اسم ظرف ہے اور آخر میں تاء مبالغہ کیلئے ہے، یعنی زیادہ اجتماع کی جگہ اور زیادہ ثواب کی جگہ۔

مَقَامَ اِبْرَاهِیْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ، مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی: مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِیْ قَامَ عَلَیْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَیْتِ (تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قِیَامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

مُصَلًّی: نماز پڑھنے کی جگہ۔ اسم ظرف مکان ہے، مصدر: تَصْلِیَةٌ ہے۔

عَهِدْنَا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ: ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو حکم دیا۔ (عَهِدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: عَهْدٌ۔ عَهِدَ اِلٰی فُلَانٍ کے معنیٰ حکم دینا۔

الطَّآئِفِیْنَ: طواف کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: طَائِفٌ۔ طَافَ یَطُوْفُ طَوَافًا باب نصر سے گھومنا، چکر لگانا۔

اَلْعٰكِفِیْنَ: اعتکاف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: عَاكِفٌ۔ عَكَفَ یَعْكُفُ عُكُوْفًا۔ باب نصر سے معنیٰ ٹھہرنا۔

الرُّكَّعِ: رکوع کرنے والے۔ واحد: رَاكِعٌ، رَكَعَ، یَرْكَعُ، رُكُوْعًا باب فتح سے معنیٰ رکوع کرنا۔ جھکنا۔

السُّجُوْدِ: سجدہ کرنے والے، واحد: سَاجِدٌ، سَجَدَ، یَسْجُدُ، سُجُوْدًا باب نصر سے معنیٰ سجدہ کرنا۔ عبادت کے لئے پیشانی زمین پر رکھنا۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا
ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔اور جب کہا! ابراہیمؑ نے، اے میرے رب! تو بنا اس (جگہ) کو شہر امن والا اور رزق دے اِس کے باشندوں کو پھلوں سے، اُن کو جو ایمان لائیں اُن میں سے اللہ پر اور روزِ آخرت پر، کہا (اللہ نے) اور جس نے کفر کیا تو میں اسے فائدہ دوں گا تھوڑا سا، پھر اسُے مجبور کروں گا (یعنی کھینچ کر) دوزخ کے عذاب کی طرف اور بُری ہے وہ جگہ پھیرنے کی (یعنی ٹھکانا)۔

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ
وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ
الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔اور جب اُٹھا رہے تھے ابراہیمؑ بنیادیں بیت اللہ کی اور اسماعیلؑ بھی، (اور کہتے تھے) اے ہمارے رب تو قبول کر یہ نیکی ہم سے، یقیناً تو ہی ہے خوب سننے والا خوب جاننے والا۔

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً
مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۖ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ
اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔اے ہمارے رب! تو بنا ہمیں فرماں بردار اپنا اور بنا ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت فرماں بردار اپنی، اور سکھا ہمیں اپنی عبادت کے طریقے اور قبول فرما ہماری توبہ، بیشک تو ہی ہے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا۔

اُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا: میں اس کو تھوڑے دن فائدہ پہنچاؤں گا۔ (قَلِيۡلًا) سے مراد زَمَنًا قَلِيۡلًا ہے۔ (تھوڑا زمانہ، تھوڑے دن) اس سے مراد اس (کافر) کی زندگی کی مدت ہے۔ (اُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: تَمۡتِيۡعٌ آخر میں (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس ضمیر کا مرجع مَنۡ كَفَرَ ہے جو پہلے مذکور ہے۔

اَضۡطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ: میں اس کو دوزخ کے عذاب پر مجبور کروں گا، میں اس کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچا دوں گا۔ (اَضۡطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: اِضۡطِرَارٌ۔

اَلۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ: کعبہ شریف کی بنیادیں، کعبہ شریف کی دیواریں، المرادُ بِالۡقَوَاعِدِ الاُسُسُ أو الجُدُرُ (تفسیر جلالین) یعنی یہاں قواعد سے مراد بنیادیں یا دیواریں ہیں۔ (قَوَاعِدُ) کا واحد: قَاعِدَةٌ۔ (اَلۡبَيۡتِ) سے مراد بیت اللہ شریف ہے۔

اَرِنَا مَنَاسِكَنَا: آپ ہم کو ہمارے حج کے احکام بتلا دیجئے، آپ ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتلا دیجئے۔ (مَنَاسِكَنَا أیۡ شَرَائِعَ عِبَادَتِنَا أو حَجِّنَا) (تفسیر جلالین) (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِرَاءَةٌ فعل امر کے آخر میں (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول اور مَنَاسِكَنَا مفعول ثانی ہے۔ (مَنَاسِكُ) حج کے احکام، عبادت کے طریقے واحد: مَنۡسَكٌ ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔اے ہمارے رب! اورتو بھیج اُن میں ایک رسول اُن ہی میں سے، (کہ) وہ تلاوت کرے اُن پر تیری آیات اور اُن کو سکھائے کتاب اور حکمت اور اُن کو پاک کرے، بلاشبہ تو ہی ہے نہایت غالب خوب حکمت والا۔

ع ۱۵

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

۱۳۰۔اور کون بے رغبتی کرتا ہے مِلتِ ابراہیمؑ سے، سوائے اُس کے جس نے نادانی کی اپنے نفس (کے معاملے) میں اور ہم نے اُس کو منتخب کرلیا دنیا میں اور بیشک وہ آخرت میں صالحین میں سے ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

۱۳۱۔جب کہا اُس سے اُن کے رب نے، کہ تو فرماں بردار (مسلم) ہو جا، اس نے کہا میں فرماں بردار (مسلم) ہو گیا رب العالمین کے لئے۔

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ

۱۳۲۔اور وصیت کی اِسی (اسلام) کی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے بھی،

يُزَكِّيْهِمْ: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کفروشرک سے) پاک وصاف کردیں، (يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَزْكِيَةٌ معنیٰ پاک وصاف کرنا (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

اِبْرَاهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت نمبر (۱۲۴) میں دیکھئے۔

مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ: جس نے اپنے آپ کو احمق بنایا، جو اپنی ذات سے احمق ہو۔ (سَفِهَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَفَهٌ معنیٰ احمق بنانا۔

اِصْطَفَيْنٰهُ: ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو منتخب کیا۔ (اِصْطَفَيْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اِصْطِفَاءٌ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔

اَسْلِمْ: تم فرماں برداری کرو، تم فرمانبردار ہوجاؤ، باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اسلَامٌ۔

يَعْقُوْبُ: حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں، حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں، آپ کا لقب اسرائیل ہے، آپ کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل میں بہت نبیوں کو مبعوث فرمایا، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یوشع، حضرت داوٗد، حضرت سلیمان علیہ السلام، یہ سب انبیاء علیہم السلام آپ کی نسل سے ہیں، آپ کے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کے سلسلے میں آپ کو بڑی آزمائش پیش آئی، لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے قلب کو مشغول رکھا اور پورے طریقے پر صبر جمیل کو اختیار فرمایا۔

يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؀۱۳۲

اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے چُن لیا ہے تمہارے لئے یہ دین، لہٰذا ہرگز نہ مرنا تم، مگر اِس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ښ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؀۱۳۳

۱۳۳۔ کیا تھے تم موجود اُس وقت جب قریب آئی یعقوبؑ کو موت (کا وقت)، جب کہا تھا اُس نے اپنے بیٹوں سے کہ کس چیز کی تم عبادت کرو گے میرے بعد؟ انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے تیرے معبود کی اور تیرے باپ دادا کے معبود کی، (یعنی) ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود واحد کی اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؀۱۳۴

۱۳۴۔ یہ ایک جماعت ہے یقیناوہ گزر گئی، اُن کے لئے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے وہی جو تم نے کمایا اور نہیں تم سوال کئے جاؤ گے اس کے متعلق جو تھے وہ عمل کرتے۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؀۱۳۵

۱۳۵۔ اور انہوں نے کہا! ہو جاؤ تم یہودی یا نصرانی (عیسائی) تو ہدایت پا جاؤ گے، کہہ دیجئے! نہیں بلکہ ملت ابراہیمؑ کی (جو) حنیف (یعنی سب کو چھوڑ کر اللہ کا ہو گیا) تھا اور نہیں تھا وہ مشرکوں میں سے۔

شُهَدَآءَ: موجود، حاضر۔ اس کا واحد: شَهِيْدٌ۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔

خَلَتْ: وہ گزر گئی، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: خُلُوٌّ وَ خَلْوَةٌ وَ خَلَاءٌ معنٰی گزرنا۔

كَسَبَتْ: اس نے عمل کیا، باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: كَسْبٌ۔

هُوْدًا: یہودی لوگ، (حضرت موسیٰؑ کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: هَائِدٌ: اور مصدر هَوْدٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

نَصٰرٰى: نصرانی لوگ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔

تَهْتَدُوْا: تم لوگ ہدایت پاجاؤ گے۔ (تَهْتَدُوْا) اصل میں تَهْتَدُوْنَ ہے جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِهْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِهْتِدَايٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ، ملت ابراہیم سے مراد دین اسلام ہے۔

حَنِيْفًا: ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (مصباح اللغات) حَنَفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: حُنَفَاءُ۔ ہے۔ (حَنِيْفًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

۱۳۶۔ کہہ دیجئے! ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر، جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اُس کی اولاد پر اور جو دیا گیا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو دیا گیا نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے نہیں ہم فرق کرتے اُن کے درمیان کسی ایک کے اور ہم اُسی (اللہ) کے فرماں بردار ہیں۔

اِسْمٰعِيْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں، رسول کریم ﷺ آپ ہی کے خاندان سے ہیں، آپ کا لقب ذبیح اللہ ہے، حضرت اسماعیلؑ ہی کی برکت سے زمزم کا چشمہ جاری ہوا تھا۔ جس سے پوری دنیا کے مسلمان آج تک سیراب ہو رہے ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے ہیں، حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے، فرشتوں نے بڑھاپے میں آپ ہی کی پیدائش کی خوش خبری دی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد مبارک ہے (فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ) سورۂ ہود۔ حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں، جن کا لقب اسرائیل ہے، بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہ السلام آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں۔

يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت نمبر (۱۳۲) میں دیکھئے۔

الاسباط: اولاد کی اولاد، اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے، لفظ سبط یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات، منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

عِيْسٰى: حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا، آپ کو بہت سے معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے جیسے کوڑھی کو اچھا کر دینا، پیدائشی اندھے کو ٹھیک کر دینا اور مردوں کو زندہ کر دینا، یہودی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دشمن تھے اور آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اپنے پاس آسمان پر اٹھا لیا، حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے، دجال کو قتل کریں گے، یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے، اور خاتم النبین حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کی دعوت دیں گے۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔پھر اگر وہ بھی ایمان لائیں اِسی طرح جیسے ایمان لائے ہوتم ،تو، یقیناوہ ہدایت یافتہ ہو گئے اور اگر وہ اعراض کریں تو وہی ہیں مخالفت میں،سوضرور کفایت کرے گا آپ کوان سے اللہ اور وہی ہے خوب سننے والا خوب جاننے والا۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ
لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔اللہ کا رنگ (اپناؤ) اور کس کا (رنگ) اچھا ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔کہہ دیجئے! کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو اللہ کے بارے میں، حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے لئے ہیں ہمارے عمل اور تمہارے لئے ہیں تمہارے عمل اور ہم تو اسی کے لئے خالص (عبادت کرنے والے) ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

۱۴۰۔کیا تم کہتے ہو! کہ بیشک ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی اولاد تھے یہودی یا نصرانی (عیسائی)،

شِقَاقٍ: ضد، مخالفت، مقابلہ۔ باب مفاعلہ سے مصدر ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ: ہم نے اللہ کا رنگ قبول کرلیا، ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کرلیا۔
یہاں اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ أی دِيْنَ اللّٰهِ (تفسیر مظہری) صِبْغَةَ اللّٰهِ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے، اس کی اصل عبارت صَبَغَنَا اللّٰهُ صِبْغَتَهٗ (تفسیر بیضاوی) اس آیت کریمہ میں نصرانیوں کی تردید ہے، نصرانیوں نے ایک زرد رنگ کا پانی بنا رکھا تھا اور یہ دستور تھا کہ جب ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا یا کوئی شخص ان کے دین میں آتا تو اس کو اس رنگ میں غوطہ دے کر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ نصرانی ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مسلمانو! کہو ہم نے خدا کا رنگ (دین حق) قبول کرلیا کہ اس دین میں آکر انسان سب طرح کی ناپاکی سے پاک ہوجاتا ہے۔ دین کو رنگ کے لفظ سے بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے کپڑے میں رنگ کا اثر ظاہر ہوتا ہے ایسے ہی دین دار کے ہر کام میں دین کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

مُخْلِصُوْنَ: خالص کرنے والے، سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنٰی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کرے، کسی کو دکھلانے کے لئے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ واحد: مُخْلِصٌ۔ مصدر: اِخْلَاصٌ۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾	کہہ دیجئے! کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور کون بڑا ظالم ہے اُس سے جو چھُپائے وہ شہادت جو اُس کے پاس ہے اللہ کی طرف سے؟ اور نہیں ہے اللہ غافل اُس سے جو تم عمل کرتے ہو۔
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶	۱۴۱۔ یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی، اُن کے لئے ہے وہ جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے وہ جو تم نے کمایا اور نہیں تم سوال کئے جاؤ گے اس سے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔

تَقُوْلُوْنَ: تم کہتے ہو۔ تم کہو گے۔ فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَعْلَمُ: خوب جاننے والا۔ عِلْمٌ سے اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

اَظْلَمُ: زیادہ ظالم۔ ظُلْمٌ سے اسم تفضیل، صیغہ واحد مذکر۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

كَتَمَ شَهَادَةً: اس نے گواہی چھپائی، یہاں گواہی سے مراد تورات اور انجیل میں اللہ تعالیٰ کا اس بات کی گواہی دینا کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) حنیف ہیں اور یہودیت اور نصرانیت سے بری ہیں، اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نبی اور رسول ہیں۔ (تفسیر مظہری) (كَتَمَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كِتْمَانٌ ہے۔ شَهَادَةٌ کے معنٰی گواہی، جمع: شَهَادَاتٌ ہے۔

تَعْمَلُوْنَ: تم عمل کرتے ہو، تم عمل کرو گے۔ باب سمع سے مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔

قَدْ خَلَتْ: تحقیق کہ گزر چکی۔ قد ہے، کافی تحقیق کہ کبھی۔ اسم بھی ہے حرف بھی۔ ماضی اور مضارع دونوں پر آتا ہے خَلَتْ گزر گئی، خُلُوٌّ مصدر سے، صیغہ واحد مونث غائب، فعل ماضی معروف۔

كَسَبَتْ: اس عورت نے کمایا، ارادہ سے کام کیا۔ كَسْبٌ مصدر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مونث غائب۔

كَسَبْتُمْ: تم نے کمایا۔ كَسْبٌ مصدر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔

تُسْئَلُوْنَ: تم سے پوچھ ہوگی، تم سے سوال ہوگا۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر حاضر۔

يَعْمَلُوْنَ: وہ عمل کرتے ہیں، وہ کام کرتے ہیں باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔

❀❀❀

پارہ ۲

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾	۱۴۲۔عنقریب کہیں گے بے وقوف لوگ، کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے (مسلمانوں کے رُخ کو) اُن کے اِس قبلہ سے، کہ جس پر یہ تھے (پہلے)، کہہ دیجئے (اے نبیؐ) اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب، وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی۔
وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ	۱۴۳۔اور اِسی طرح ہم نے بنایا تمھیں ایک اُمت معتدل، (افضل) تا کہ ہوتم گواہ لوگوں پر

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ: اب بے وقوف لوگ کہیں گے،عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے، یہاں بے وقوف لوگوں سے مراد یہود ومشرکین ہیں۔(تفسیر جلالین)(سین فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنیٰ کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔(يَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر:قَوْلٌ،(السُّفَهَآءُ) کا واحد:سَفِيْهٌ معنیٰ بے وقوف۔

مَاوَلّٰهُمْ: ان (نبی علیہ السلام اور ایمان والوں) کو کس چیز نے پھیر دیا، (مَا) استفہامیہ،(وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر:تَوْلِيَةٌ،(هُمْ)ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ: سیدھا راستہ،مراد دین اسلام ہے،صِرَاطٌ کے معنیٰ راستہ،جمع:صُرُطٌ،(مُسْتَقِيْمٌ) کے معنیٰ سیدھا،باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر،مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

اُمَّةً وَسَطًا: درمیانی جماعت، معتدل جماعت، ایسی جماعت جس میں عقائد اور اعمال ہر اعتبار سے اعتدال ہو، (اُمَّةٌ) کے معنیٰ جماعت،جمع:اُمَمٌ،(وَسَطٌ) کے معنیٰ درمیانی۔

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ: لوگوں پر گواہی دینے والے،لوگوں کے مقابلہ میں گواہی دینے والے،شُهَدَآءَ کے معنیٰ گواہی دینے والے،واحد:شَهِيْدٌ۔

ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی،تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے ارشاد فرمائیں گے کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو(حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی اور وہ گواہی دے گی کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے، وہ قومیں پوچھیں گی کہ تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امت محمدیہ جواب دے گی،اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اور نبی صادق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہم لوگوں کی خبر دی تھی، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا تو آپ اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے۔(تفسیر جلالین)

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾

اور ہو رسول تم پر گواہ، اور نہیں ہم نے بنایا اس قبلے کو وہ جس پر آپ تھے، (پہلے) مگر تا کہ ہم جان لیں، اُس شخص کو کہ کون اتباع کرتا ہے رسول کی اور کون پھر جاتا ہے اپنے الٹے پاؤں اور بیشک تھا یہ (بدلنا) بہت گراں سوائے اُن لوگوں کے جنہیں ہدایت دی اللہ نے اور نہیں ہے اللہ ایسا کہ ضائع کردے تمہارا ایمان، بیشک اللہ انسانوں پر بہت ہی شفیق نہایت مہربان ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠

۱۴۴۔ یقیناً ہم دیکھ رہے ہیں بار بار اُٹھنا آپ کے چہرے کا آسمان کی طرف، سو ہم ضرور پھیر دیں گے آپ کو اُس قبلے کی طرف،

مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُوْلَ: کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرے گا، کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرے گا، (يَتَّبِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ، (اَلرَّسُوْلُ) پیغمبر، جمع: رُسُلٌ، ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو، رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے، ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے، نبی وہ مبارک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

مَنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ: کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ یہاں الٹے پاؤں پھرنے سے مراد اسلام سے مرتد ہونا ہے، (يَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِنْقِلَابٌ، (عَقِبَيْهِ) اس میں ترکیب اضافی ہے، یہ اصل میں عَقِبَيْنِ (عَقِبٌ کا تثنیہ) ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا، عَقِبٌ کے معنٰی ایڑی جمع: اَعْقَابٌ۔

رَءُوْفٌ: بہت شفقت کرنے والا، بہت مہربان، (رَءُوْفٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، اس کا مصدر: رَأْفَةٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

رَحِيْمٌ: بہت رحم کرنے والا، بہت رحمت والا، اس کا مصدر: رَحْمَةٌ ہے باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، (رَحِيْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

لَنُوَلِّيَنَّكَ: ہم ضرور آپ کو پھیر دیں گے، ہم ضرور آپ کو متوجہ کر دیں گے، (لَنُوَلِّيَنَّكَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَوْلِيَةٌ۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾

کہ (جسے آپ) پسند کرتے ہیں، سو پھیر لیں آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم تو پھیر لو اپنے چہرے اُسی کی طرف اور بیشک وہ لوگ جنہیں دی گئی کتاب، وہ خوب جانتے ہیں، کہ بیشک وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

١٤٥۔ اور البتہ اگر آپ لے آئیں اُن لوگوں کے پاس جنہیں دی گئی کتاب، (اور) ہر قسم کی نشانی، (پھر بھی وہ) نہیں پیروی کریں گے آپ کے قبلے کی اور نہ آپ پیروی کرنے والے ہیں اُن کے قبلے کی اور نہ ہے ان میں کوئی گروہ پیروی کرنے والا دوسرے گروہ کے قبلے کی اور اگر کہیں آپ نے پیروی کی اُن کے خواہشات کی اِس کے بعد بھی، کہ جو آ گیا ہے آپ کے پاس علم، تو یقینا آپ بھی اس وقت ہو جائیں گے ظالموں میں سے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ

١٤٦۔ وہ لوگ جنہیں دی ہم نے کتاب، وہ پہچانتے ہیں اُس (رسول) کو جیسے پہچانتے ہیں اپنی اولاد کو۔

وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ: تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف کر لو، تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لو، (وَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوْلِيَةٌ، وُجُوْهٌ کے معنیٰ چہرے، واحد: وَجْهٌ، شَطْرٌ کے معنیٰ طرف، جانب، جمع: اَشْطُرٌ اور شُطُوْرٌ۔

لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ: اگر آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے، اگر آپ ان کی خواہشات کی اتباع کریں گے، (اِتَّبَعْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّبَاعٌ، (اَهْوَاءٌ) کے معنیٰ خواہشات، واحد: هَوًى۔

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآئَهُمْ: وہ لوگ (اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، یعنی جیسے اپنے بیٹوں کو پہچاننے میں کوئی تردد نہیں ہوتا ہے اسی طرح اہل کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے میں کوئی تردد نہیں تھا، اس کے باوجود تعصب اور سرکشی کی وجہ سے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے تھے۔ (يَعْرِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: مَعْرِفَةٌ، (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اَبْنَاءٌ کے معنیٰ (بیٹے) واحد: اِبْنٌ۔

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

لیکن کچھ لوگ ان میں سے چھپاتے ہیں حق کو جانتے بوجھتے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

۱۴۷۔ (یہ) حق ہے آپ کے رب کی طرف سے، چنانچہ ہرگز نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

۱۴۸۔ اور ہر ایک کے لئے ہے ایک سمت، کہ وہ منہ کرتا ہے اس کی طرف، سو سبقت کرو تم نیکیوں میں، جہاں بھی ہوگے تم لے آئے گا تم کو اللہ اکٹھا، بیشک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

۱۴۹۔ اور جہاں سے بھی آپ نکلیں تو پھیر لیں اپنا چہرہ (حالت نماز میں) مسجد حرام کی طرف اور بلا شبہ وہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۤ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۤ

۱۵۰۔ اور جہاں سے بھی آپ نکلیں تو پھیر لیں اپنا چہرہ (نماز کی حالت میں) مسجد حرام کی طرف اور جہاں کہیں بھی ہو تم تو پھیر لو اپنے چہرے اس کی جانب، تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت، سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے،

يَكْتُمُوْنَ: وہ چھپاتے ہیں۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔

لَاتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ: آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں، (لَاتَكُوْنَن) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: كَوْنٌ، (اَلْمُمْتَرِيْنَ) (شک کرنے والے) باب افتعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم مِنْ حرف جار کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

وِّجْهَةٌ: سمت، طرف۔ یہاں قبلہ مراد ہے۔ اسم ظرف ہے۔

هُوَ مُوَلِّيْهَا: وہ اس قبلہ کی طرف چہرہ کرنے والا ہے، (هُوَ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع لفظ (كُلّ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے، (مُوَلِّيْ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع وِجْهَةٌ ہے اس کے معنیٰ قبلہ ہیں۔ اِسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ: تم لوگ نیک کاموں میں آگے بڑھو، تم لوگ نیک کاموں میں سبقت کرو، (اِسْتَبِقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِبَاقٌ، (اَلْخَيْرَاتُ) واحد: خَيْرَةٌ کے معنیٰ بھلائی، نیکی۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

سو نہ ڈرو تم اُن سے اور مجھ ہی سے ڈرو اور تاکہ میں پوری کروں اپنی نعمت تم پر اور شاید کہ تم ہدایت پاؤ۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔ جس طرح ہم نے بھیجا تم میں سے ایک رسول تم ہی میں سے، جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا ہے تمہیں اور سکھاتا ہے تمہیں کتاب اور حکمت اور سکھاتا ہے تمہیں وہ باتیں جو نہیں تم جانتے تھے۔

ع ۱۸ ۵

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔ پس یاد رکھو تم مجھے، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم شکر کرو میرے لئے اور نہ کرو ناشکری۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

۱۵۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

يُزَكِّيْكُمْ: وہ تم کو پاکیزہ کرتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر تَزْكِيَةٌ۔ كُمْ ضمیر مفعول۔

اُذْكُرُوْنِيْ: تم لوگ مجھ کو یاد کرو، اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بندوں کے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندوں پر ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں لگے رہیں (تفسیر جلالین) (اُذْكُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: ذِكْرٌ، (نِيْ) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

اَذْكُرْكُمْ: میں تم کو یاد رکھوں گا، میں تم کو یاد کروں گا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ میں تم کو یاد کروں گا، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یاد کرنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے پر ثواب عطا فرمائیں گے، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو حقیقی طور پر یاد فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے اس کو میں اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جو شخص مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (تفسیر جلالین) (اَذْكُرْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: ذِكْرٌ ہے، جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، (كُمْ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ: تم لوگ صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو، تم لوگ صبر اور نماز سے مدد لو، صبر اور نماز سے مدد لینے کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آئے تو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔ (اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِعَانَةٌ۔ (اَلصَّلٰوةُ) کے معنیٰ نماز اس کی جمع صَلَوَاتٌ ہے، نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح میں نماز کہتے ہیں۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

۱۵۴۔اور نہ کہوان کو جوقتل (شہید) کر دیے جائیں اللہ کی راہ میں مُردے، بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور لیکن تمہیں (ان کے زندہ ہونے کا) شعور نہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

۱۵۵۔ اور البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی چیز سے، (یعنی) خوف اور بھوک سے اور نقصان کر کے مالوں میں اور جانوں میں اور پھلوں میں اور خوشخبری دے دیجئے صبر کرنے والوں کو۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ؕ

۱۵۶۔ وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت، تو کہتے ہیں! بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

۱۵۷۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر ہیں رحمتیں ان کے رب کی اور بخششیں بھی اور یہی لوگ ہیں ہدایت یافتہ۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

۱۵۸۔ بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے،

اَمْوَاتٌ: واحد: مَيِّتٌ معنٰی مردہ۔ اَحْيَاءٌ: واحد: حَيٌّ معنٰی زندہ۔

لَنَبْلُوَنَّكُمْ: ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے، ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے، (لَنَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ: مکہ مکرمہ میں دو پہاڑیوں کے نام ہیں جہاں طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

شَعَائِرِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی نشانیاں، اللہ تعالیٰ کی یادگاریں، (شَعَائِرُ) کا واحد: شَعِيْرَةٌ معنٰی علامت اور نشانی۔

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے، حج کے وقت میں حج کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی وغیرہ کرنے کو حج کہتے ہیں، (حَجَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: حَجٌّ۔

اِعْتَمَرَ: (جو) شخص عمرہ کرے، عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اس کے بعد حلق یا قصر کرانے کو عمرہ کہتے ہیں۔ (اِعْتَمَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِعْتِمَارٌ، مَنْ شرطیہ پہلے مذکور ہے اس لئے فعل ماضی ہونے کے باوجود مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

تو نہیں ہے کچھ گناہ اُس پر کہ سعی کرے اُن دونوں کے درمیان، اور جو شخص خوش دلی سے کرتا ہے کوئی نیک کام، تو بیشک اللہ بڑا قدردان، خوب جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

۱۵۹۔ بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں ہمارے نازل کیے ہوئے واضح دلائل کو اور ہدایت کو، اس کے بعد بھی کہ کھول کر بیان کر دیے ہیں ہم نے لوگوں کے لئے، کتاب میں، وہی لوگ ہیں کہ لعنت کرتا ہے، اُن پر اللہ بھی اور لعنت کرتے ہیں اُن پر لعنت کرنے والے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ سوائے وہ لوگ! جنہوں نے توبہ کی اور (اپنی) اصلاح کر لی۔ اور بیان کرنے لگے (جو چھپایا تھا)، تو یہی لوگ ہیں کہ معاف کر دوں گا میں اِن کو اور میں ہی تو ہوں بہت معاف کرنے والا، نہایت رحم والا۔

اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا: کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے، کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے، یہاں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے سے مراد سعی کرنا ہے، (يَطَّوَّفَ) اصل میں يَتَطَوَّفَ ہے تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِطَّوُّف، جو اصل میں تَطَوُّف ہے، اور (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع صفا اور مروہ ہے۔

مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے، (تَطَوَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَطَوُّعٌ۔

اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ: میں ان لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں، میں ان لوگوں پر توجہ کرتا ہوں، (اَتُوْبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: تَوْبَةٌ، (تَابَ) عَلٰى کے ساتھ استعمال ہو تو معنیٰ توبہ قبول کرنا۔

اَلتَّوَّابُ: بہت توبہ قبول فرمانے والا، تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اِلرَّحِيْمُ: بہت رحم کرنے والا، رَحْمَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ع

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

۱۶۱۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مر گئے اِس حال میں (کہ) وہ کافر (ہی) تھے، یہی لوگ ہیں کہ ہے اُن پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں (میں) سبھی کی۔

۱۶۲۔ وہ ہمیشہ رہیں گے اس (لعنت) میں، نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے عذاب اور نہ انہیں مہلت ہی ملے گی۔

۱۶۳۔ اور تم سب کا معبود ایسا معبود ہے (جو) ایک ہی ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، وہ بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

۱۶۴۔ بیشک پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں رات اور دن کے اور کشتیوں (میں) جو چلتی ہیں سمندر میں وہ (چیزیں) لے کر جو نفع دیتی ہیں انسانوں کے لئے اور جو نازل کیا ہے اللہ نے آسمان سے پانی، پھر اُس نے زندگی بخشی اس کے ذریعہ زمین کو بعد اس کے مُردہ ہونے کے اور پھیلائی اُس میں ہر طرح کی جاندار مخلوق

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ: ان لوگوں سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا، (لَا يُخَفَّفُ) وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا، باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَخْفِيْفٌ۔

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ: نہ ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی، (لَا يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِنْظَارٌ۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: تمہارا معبود ایک معبود ہے، (اِلٰهٌ) کے معنیٰ معبود، جمع: اٰلِهَةٌ۔

بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ: اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دئے، (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: بَثٌّ کے معنیٰ پھیلانا، (فِيْهَا) اس میں هَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے، (دَآبَّةٌ) کے معنیٰ چوپایہ، سواری کا جانور، بوجھ لادنے کا جانور، جمع: دَوَابّ۔

وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ﴿۱۶۴﴾

اور پھیرنے میں ہواؤں کے اور بادلوں کو (جو) تابع کر دیے گئے ہیں درمیان آسمان و زمین کے، یقینا، (اس میں) نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے (جو) عقل رکھتے ہوں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡٓا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔اورلوگوں میں سے (ایسے ہیں) جو بناتے ہیں اللہ کے سوا (دوسروں کو اللہ کا) مدمقابل، محبت کرتے ہیں اُن سے ایسی محبت جیسی اللہ سے ہونی چاہئے، حالانکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں سب سے بڑھ کر محبوب رکھتے ہیں اللہ کو اور اگر (دنیا میں) دیکھ لیں وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا، (اس وقت کو) جب وہ دیکھیں گے عذاب کو (تو جان لیں کہ) بیشک قوت اللہ ہی کے لئے ہے سب اور (یہ کہ) بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔جب بیزار ہو جائیں گے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اُن سے جنہوں نے پیروی کی تھی، جبکہ وہ دیکھیں گے عذاب کو اور منقطع ہو چکے ہوں گے اُن کے تمام ذرائع۔

تَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ: ہواؤں کا بدلنا، ہواؤں کا پھیرنا، (تَصۡرِيۡف) باب تفعیل کا مصدر ہے، رِیَاحٌ کا واحد: رِیۡحٌ۔

السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ: زمین اور آسمان کے درمیان مقید بادل، زمین اور آسمان کے درمیان معلق بادل، (السَّحَاب) کے معنٰی وہ بادل جس میں پانی ہو یا نہ ہو، جمع: سُحُب، بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں اس کی جمع: سَحَائِبُ، (المعجم الوسیط) (الۡمُسَخَّرُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر: تَسۡخِيۡرٌ ہے۔

اَنۡدَادًا: معنٰی شریک، مقابل، برابر، واحد: نِدٌّ ہے۔

تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا: بےزار ہو گئے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، جن لوگوں کی پیروی کی گئی وہ الگ ہو گئے، (تَبَرَّاَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَبَرِّیٌ، (اُتُّبِعُوۡا) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔

تَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ: ان کے تعلقات منقطع ہو گئے، (تَقَطَّعَتۡ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تَقَطُّعٌ، (اَلۡاَسۡبَاب) کے معنٰی تعلقات، روابط، واحد: سَبَبٌ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع۲۰

۱۶۷۔اور کہیں گے ! وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا تھا ! کاش کہ ہوتا ہمارے لئے ایک بار واپس ہونا (دنیا میں) تو بیزار ہو جائیں گے ہم (بھی) اُن سے اُسی طرح جیسے وہ بیزار ہو گئے ہیں ہم سے ، اِسی طرح دکھائے گا اُن کو اللہ اُن کے عمل حسرت بنا کر اُن کے لئے اور نہیں وہ نکل سکیں گے آگ سے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔اے لوگو ! کھاؤ وہ چیزیں جو زمین میں ہیں حلال پاکیزہ اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی ، بلاشبہ وہ تمہارا دشمن ہے کھلا ہوا۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔ بلا شبہ وہ تو بس حکم دیتا ہے تم کو بُرائی کا اور بے حیائی کا اور یہ کہ تم کہو اللہ کے بارے میں وہ جو نہیں تم جانتے ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔اور جب کہا جاتا ہے اُن سے ! کہ تم اتباع کرو اُس کی جسے نازل کیا اللہ نے ، (تو) کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اتباع کریں گے ان کی جن پر ہم نے پایا اپنے آباؤ اجداد کو ، کیا اگرچہ تھے اُن کے باپ دادا ایسے جو نہ عقل رکھتے ہوں کچھ بھی اور نہ وہ سیدھے راستے پر ہوں ۔

كَرَّةٌ: (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا کی طرف لوٹنا ، (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا میں واپس ہونا ، باب نصر سے مصدر : كُرُوْرٌ ہے ، معنیٰ لوٹنا۔

حَسَرٰتٍ: افسوس ۔ پشیمانی ۔ حَسْرَةٌ واحد۔

حَلٰلًا طَيِّبًا: حلال پاکیزہ ، یہاں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے ، (حَلَالٌ) باب ضرب سے مصدر ہے ، طَيِّبٌ باب ضرب سے صفت مشبہ ہے۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ: تم لوگ شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو ، تم شیطان کے طریقے کی پیروی نہ کرو ، (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی ، صیغہ جمع مذکر حاضر ، مصدر : اِتِّبَاعٌ ، (خُطُوَاتٌ) کا واحد : خُطْوَةٌ معنیٰ قدم۔

اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآئَنَا: ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا ، (اَلْفَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف ، صیغہ جمع متکلم ، مصدر : اِلْفَاءٌ۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴿۱۷۱﴾

۱۷۱۔اور مثال ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا ایسی ہے، جیسے کوئی شخص پکارے اُن کو جو نہیں سنتے ،سوائے پکارنے اور آواز کے، بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں،سو وہ کچھ عقل نہیں رکھتے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴿۱۷۲﴾

۱۷۲۔اے ایمان والو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں، جو ہم نے تمہیں رزق دیا اور تم شکر کرو اللہ کا اگر ہو تم واقعی اُسی کی عبادت کرنے والے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔اُس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر مرُدار اور خون اور گوشت سُور کا اور ہر وہ چیز، کہ پکارا جائے اس پر (نام لے کر) غیر اللہ کا، پھر جو مجبور ہو جائے (مگر) وہ سرکش بھی نہ ہو اور حد سے بڑھنے والا بھی نہ ہو، تو کچھ گناہ نہیں اُس پر، بیشک اللہ بہت معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔

یَنعِقُ: وہ آواز دیتا ہے، وہ پکارتا ہے، (یَنْعِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: نَعْقٌ وَ نَعِیْقٌ وَ نُعَاقٌ ہے۔

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ: وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، یہ تینوں کلمات مبتدا محذوف کی خبر ہیں، اصل عبارت یہ ہے (ھُمْ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ) (صُمٌّ) کے معنیٰ بہرے، واحد: اَصَمُّ، (بُکْمٌ) کے معنیٰ گونگے واحد: اَبْکَمُ، (عُمْیٌ) کے معنیٰ اندھے، واحد: اَعْمیٰ۔

مَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ: جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام پکارا جائے، جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا جائے، یعنی جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے، (اُھِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِھْلَالٌ۔

مَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ: جو شخص (بھوک سے بہت) بیتاب ہو جائے اس حال میں کہ وہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو اور (قدرِ ضرورت سے) تجاوز کرنے والا نہ ہو، (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِضْطِرَارٌ، (بَاغٍ) بَغْیٌ مصدر (باب ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر، عَادٍ (باب نصر) عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، (غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ بیشک جو لوگ چھُپاتے ہیں اُس کو، جو نازل کیا ہے اللہ نے کتاب میں اور لیتے ہیں اُس کے بدلے تھوڑی قیمت ، یہ لوگ نہیں بھرتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہیں بات کرے گا اُن سے اللہ روزِ قیامت اور نہ پاک کرے گا اُن کو اور اُن کے لئے ہے عذاب دردناک۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ خریدا ہے انہوں نے گمراہی ہدایت کے بدلے میں اور عذاب مغفرت کے بدلے میں، تو کس قدر صبر کرنے والے ہیں وہ آگ پر۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِى الْكِتَٰبِ لَفِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۱/۵

۱۷۶۔ یہ اس لئے (کہ) بیشک اللہ نے نازل کی ہے یہ کتاب حق کے ساتھ اور بیشک جنہوں نے اختلاف کیا کتاب میں، یقیناً وہ ضد میں بہت دور جا چکے ہیں۔

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْءَاخِرِ

۱۷۷۔ نہیں ہے نیکی یہ کہ تم پھیر لو اپنے چہرے مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف اور لیکن نیکی (تو یہ ہے کہ) جو ایمان لائے اللہ پر اور روزِ آخرت پر

ثَمَنًا قَلِيلًا: تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ، (ثَمَنٌ قَلِيلٌ) سے دنیا کا ساز و سامان مراد ہے جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے، (ثَمَنٌ) کے معنیٰ قیمت جمع: اَثْمَانٌ، (قَلِيلٌ) کے معنیٰ کم، تھوڑا، معمولی۔

لَا يُزَكِّيهِمْ: اللہ تعالیٰ (گناہ معاف کرکے) ان کو پاک صاف نہیں کریں گے، یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے، (لَا يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَزْكِيَةٌ۔

اِشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰى: ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی، ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی، (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِشْتِرَاءٌ، یہ اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، معنیٰ خریدنا مراد اختیار کرنا ہے ضَلَالَةٌ کے معنیٰ گمراہی جمع: ضَلَالَاتٌ۔

مَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ: وہ لوگ دوزخ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں، (مَآ اَصْبَرَهُمْ) یہ صَبْرٌ مصدر سے فعل تعجب ہے، مَآ اَفْعَلَهُمْ کے وزن پر ہے، نَارٌ کے معنیٰ آگ، مراد دوزخ کی آگ ہے، اس کی جمع نِيْرَانٌ ہے۔

اَلْبِرُّ: نیکی، بھلائی، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دے مال باوجود اُس کی محبت کے، رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں (کے چھڑانے) میں اور قائم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور (وہ جو) پورا کرنے والے ہیں اپنے عہد کو، جب وہ عہد کریں

اَلْمَلَائِكَةُ: فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگے رہتے ہیں، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔

اَلنَّبِيِّيْنَ: پیغمبروں، نبیوں (نبی) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو، اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو، نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے، یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو، (اَلنَّبِيِّينَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: نَبِی ہے۔

ذَوِی الْقُرْبیٰ: رشتہ داروں، (ذُوْ) کے معنیٰ والا، اس کی جمع ذَوُوْنَ ہے، اور حالت نصب اور جر میں ذَوِيْنَ استعمال ہوتی ہے، یہاں حالت نصب میں ہے، نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے، (اَلْقُرْبیٰ) کے معنیٰ رشتہ داری۔

اَلْيَتٰمٰى: یتیموں، اس کا واحد: يَتِيْمٌ ہے، یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔

اَلْمَسَاكِيْنَ: محتاجوں، اس کا واحد مِسْكِيْنٌ ہے، مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو، فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال ہو مگر بقدر نصاب نہ ہو۔

اِبْنُ السَّبِيْلِ: مسافر، یعنی جس کے پاس سفر میں ضرورت پوری کرنے کے لئے مال نہ ہو، بعض حضرات کا قول ہے کہ ابن السبیل سے مراد مہمان ہے۔ (تفسیر مظہری)

فِي الرِّقَابِ: گردنوں میں، یعنی گردنوں کے چھڑانے میں، (الرِّقَاب) سے مراد مکاتب (غلام ہوں یا باندی) اور قیدی ہیں، (تفسیر مظہری) اس کی اصل عبارت فی تخلیص الرقاب او فی فک الرقاب ہے، اس میں مضاف محذوف ہے، الرِّقَاب کا واحد: الرَّقَبَةُ ہے۔

اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ: وہ لوگ جو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں، (اَلْمُوْفُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: اَلْمُوْفِیْ، مصدر: اِيْفَاءٌ، یہ اصل میں اِيْفَاءٌ ہے، آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، عَهْدٌ کے معنیٰ قول وقرار، جمع: عُهُوْدٌ۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

اور (وہ) جو صبر کرنے والے ہیں تنگدستی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت، یہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کہا اور یہی لوگ متقی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾

۱۷۸۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! لکھ دیا گیا (یعنی فرض کیا گیا ہے) تم پر قِصاص لینا مقتولوں کا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پھر جو شخص کہ معاف کر دیا جائے اُس کے بھائی کی طرف سے (قِصاص میں سے) کچھ، تو لازم ہے پیروی کرنا اچھے طریقہ سے اور ادا کرنا مقتول (کے وارثوں) کو بہتر طریقے سے، یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے، پھر جس شخص نے زیادتی کی اُس کے بعد، تو اُس کے لئے ہے دردناک عذاب۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔اور تمہارے لئے برابر کے بدلے (قصاص) میں زندگی ہے، اے عقلمندوں! شاید کہ تم بچے رہو (قتال سے)۔

اَلصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ: تنگدستی اور بیماری میں صبر کرنے والے، (اَلصَّابِرِيْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، (اَلصّٰبِرِيْنَ) مدح کی بنا پر منصوب ہے، اس کی اصل عبارت اَمْدَحُ الصّٰبِرِيْنَ ہے، اس کا واحد: صَابِرٌ اور مصدر صَبْرٌ ہے، (اَلْبَاْسَآءُ) کے معنیٰ تنگدستی اور (اَلضَّرَّاءُ) کے معنیٰ بیماری۔

حِيْنَ الْبَاْسِ: لڑائی کے وقت (صبر کرنے والے) بَاْسٌ کے معنیٰ لڑائی۔

اَلْقِصَاصُ: بدلہ، بدلہ لینا، باب مفاعلۃ کا مصدر ہے

اَلْقَتْلٰى: مقتول لوگ، واحد: قَتِيْلٌ۔

اِتِّبَاعٌ: کے معنیٰ پیروی کرنا، یہاں مراد مطالبہ کرنا ہے، باب افتعال کا مصدر ہے۔

مَنِ اعْتَدٰى: جو شخص زیادتی کرے، (اِعْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ، یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ: اے عقلمندوں، اے عقل والو، (يَا) حرف ندا ہے، ذُوْ کی جمع خلاف قیاس اُوْلُوْ آتی ہے اور اس کو حالت نصب اور جر میں اُوْلِيْ استعمال کیا جاتا ہے، یہاں حالت نصب میں ہے، قیاس کے مطابق ذُوْ کی جمع ذَوُوْنَ آتی ہے، اَلْبَابٌ کا واحد: لُبّ معنیٰ عقل۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع ۲۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ

۱۸۰۔ لکھ دیا گیا ہے تم پر، جب آ پہنچے تم میں سے کسی کو موت، اگر وہ چھوڑے جا رہا ہو مال، وصیت کرنا والدین کے لئے اور رشتے داروں کے لئے معروف طریقہ سے، (یعنی دستور کے موافق) یہ حق ہے، اللہ سے ڈرنے والوں پر۔

۱۸۱۔ پھر جو کوئی بدلے (وصیت کو)، اُسے سننے کے بعد، تو بس اس کا گناہ اُن لوگوں پر ہے جو اُسے بدلیں گے، بیشک اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

۱۸۲۔ پھر جو شخص خوف کرے وصیت کرنے والے کی طرف سے حق تلفی کا، یا کسی گناہ کا اور وہ صلح کرا دے اُن کے درمیان تو نہیں ہے کوئی گناہ اُس پر، بیشک اللہ بہت معاف فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

۱۸۳۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! لکھ دیا گیا ہے (یعنی فرض ہے) تم پر روزے، جیسے لکھا گیا تھا (یعنی فرض تھا) اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

۱۸۴۔ چند دن ہیں گنتی کے، پھر جو شخص ہو تم میں سے بیمار یا سفر پر، تو تعداد پوری کرے دوسرے دنوں میں

اِنْ تَرَکَ خَيْرًا: اگر اس نے مال چھوڑا ہو، یہاں خیر سے مراد مال ہے۔ (تَرَکَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَرْکٌ، خَيْرٌ کے معنیٰ بھلائی، نیکی، مال، جمع: خُيُوْرٌ۔

مُّوْصٍ: وصیت کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد۔ یہ اصل میں مُوْصِیٌ تھا۔ یا ماقبل مکسور کی وجہ سے یا گر گئی۔

جَنَفًا اَوْ اِثْمًا: طرفداری یا گناہ (کا اندیشہ کرے) جَنَفٌ سے مراد غلطی سے قانون وصیت کی خلاف ورزی کرنا، اور اِثْمٌ سے مراد جان بوجھ کر قانون وصیت کی خلاف ورزی کرنا، (جَنَفًا) مَيْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَا، (اِثْمًا) ظُلْمًا عَمَدًا (تفسیر مظہری) جَنِفَ، جَنَفًا (باب سمع) معنیٰ راستے سے ہٹ جانا، اِثْمٌ کے معنیٰ گناہ، جمع: آثَامٌ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ: تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا، (صِيَامٌ) کے لغوی معنیٰ رک جانا، باب نصر سے مصدر ہے، اور اصطلاحِ شرع میں روزہ کی نیت سے صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کھانے، پینے اور جماع کرنے سے رک جانے کو صیام کہتے ہیں، (كُتِبَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَتْبٌ، كِتَابٌ اور كِتَابَةٌ ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿١٨٤﴾

اوران لوگوں پر جو طاقت رکھتے ہوں روزے کی (اور روزہ نہ رکھیں تو) فدیہ ہے کھانا کھلانا ایک مسکین کو، پھر جو شخص کرے گا اپنی خوشی سے کوئی نیکی ،تو یہ بہتر ہے اسی کے لئے اور یہ کہ روزہ رکھوتم، (تو) بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿١٨٥﴾

١٨٥۔مہینہ رمضان کا وہ ہے، کہ نازل کیا گیا جس میں قرآن ،ہدایت ہے انسانوں کے لئے اور (اس میں) روشن نشانیاں ہیں ہدایت کی اور (حق کو باطل سے) جُدا کرنے کی،سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینے کو،تو لازم ہے اُس پر کہ روزے رکھے اس میں اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو تعداد(پوری کرے) دوسرے دنوں میں ، چاہتا ہے اللہ تمہارے لئے آسانی اورنہیں چاہتا تمہارے لئے تنگی اور تا کہ تم پوری کروگنتی اور تا کہ تم بڑائی بیان کرو اللہ کی، اس پر کہ جو ہدایت دی اُس نے تمہیں اور شاید کہ تم شکر کرو۔

اَلَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ: جولوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہیں، روزہ کی طاقت رکھنے والوں کے لئے روزہ نہ رکھنے پر فدیہ دینے کی رخصت ابتدائے اسلام میں تھی بعد میں منسوخ ہوگئی،(يُطِيْقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر:اِطَاقَةٌ۔

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ: فدیہ ایک مسکین کا کھانا،امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ان چیزوں کی قیمت ہے،اور ایک صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے،اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار شہر کے رائج غلہ میں سے ایک مدغلہ ہے،(مد) ایک پیمانہ ہےجس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رِطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رِطل اور تہائی رِطل ہے،ایک رِطل چالیس تولہ یعنی آدھا سیر کا ہوتا ہے،(فِدْيَةٌ) جو مال کسی چیز سے رہائی حاصل کرنے کے لئے دیا جائے ،جمع :فِدًى و فِدْيَاتٌ، طَعَامٌ کے معنٰی کھانا ،جمع :اَطْعِمَةٌ، مِسْكِيْنٌ کے معنٰی محتاج ،جمع مَسَاكِيْنُ مسکین وہ شخص ہےجس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: جو شخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے، یہاں پر مراد یہ ہے کہ مقررہ مقدار سے زیادہ فدیہ دے،(تَطَوَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر:تَطَوُّعٌ، خَيْرٌ بھلائی،نیکی،جمع :خُيُوْرٌ۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ ۖ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾	١٨٦۔اور جب آپ سے سوال کریں (اے محمدؐ) میرے بندے میرے بارے میں،تو بیشک میں تو قریب ہی ہوں، میں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب پکارتا ہے وہ مجھے،تو چاہئے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین رکھیں مجھ پر ،تا کہ وہ ہدایت پالیں۔
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ ۖ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۖ	١٨٧۔حلال کر دیا گیا تمہارے لئے روزے کی رات کو، بے حجاب ہونا (صحبت کرنا) اپنی بیویوں کے ساتھ، وہ لباس ہیں تمہارے لئے اور تم لباس ہو اُن کے لئے،

أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ: میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں،(أُجِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد متکلم،مصدر:إِجَابَةٌ، (دَعْوَةٌ) باب نصر کا مصدر،معنیٰ بلانا،پکارنا،(الدَّاعِ) دعا کرنے والا،اسم فاعل واحد مذکر اصل میں الدَّاعِيْ یا کے ساتھ ہے، یہاں پر قرآن کریم کے رسم الخط میں یاء کو حذف کر دیا گیا ہے اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے تا کہ یائے محذوف پر دلالت کرے۔

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا: تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں،تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم قبول کریں،(فاء) حرف عطف (لِيَسْتَجِيْبُوْا) باب افتعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر:اِسْتِجَابَةٌ۔

الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ: اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا،اپنی بیویوں سے مشغول ہونا،(رَفَثٌ) کے لغوی معنیٰ فحش گوئی کرنا، یہاں اس سے مراد اپنی بیوی سے جماع کرنا ہے،الرَّفَثُ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری)(الرَّفَثُ) باب سمع کا مصدر ہے معنیٰ فحش گوئی کرنا،نِسَاءٌ کا واحد:اِمْرَأَةٌ (خلاف قیاس) ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ: وہ (بیویاں) تمہارے لئے لباس ہیں۔

اس آیت کریمہ میں شوہر اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے،غور کرنے سے تشبیہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے حق میں لباس کا ایک وصف امتیازی پردہ پوشی ہے،لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور اس کے حسن وخوبی کو ابھارتا ہے،اس تشبیہ سے خاص اسی وصف کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے، گویا ہر اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پردہ پوش اور زینت بڑھانے والا ہونا چاہئے (تفسیر ماجدی)(هُنَّ) کی ضمیر مؤنث غائب ہے،اس کا مرجع نِسَاءٌ ہے،لِبَاسٌ کے معنیٰ کپڑا،جمع اَلْبِسَةٌ۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

جانتا ہے اللہ کہ بیشک تم خیانت کرتے تھے اپنے نفسوں کی، سوعنایت فرمائی اُس نے تم پر اور معاف کر دیا تم کو، لہٰذا اب تم مباشرت کرو اُن سے اور طلب کرو اُس کو جو مقدر کر رکھا ہے اللہ نے تمہارے لئے اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تم کو (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے فجر کی، پھر تم پورا کرو روزے کو رات تک اور نہ مباشرت کرو اُن سے جبکہ تم معتکف ہو مساجد میں، یہ حدیں ہیں (مقرر کی ہوئی) اللہ کی، پس نہ قریب جانا تم اُن کے اِسی طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے تاکہ وہ بچیں۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

۱۸۸۔ اور نہ کھاؤ تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طریقہ سے

كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ: تم لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے۔ یہاں خیانت سے مراد رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا کچھ دیر سو کر بیدار ہونے کے بعد اپنی بیویوں سے جماع کرنا ہے، ابتداء اسلام میں عشاء کے بعد یا سونے کے بعد بیدار ہو کر کھانے، پینے اور جماع کرنے کی ممانعت تھی، اس لئے یہاں جماع کرنے کو خیانت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے، (كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِخْتِيَانٌ۔

بَاشِرُوْهُنَّ: ان (عورتوں) سے ملا کرو۔ باب مفاعلہ سے فعل امر صیغہ جمع مذکر۔ باب مفاعلہ۔ هُنَّ ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول۔

عٰكِفُوْنَ: اعتکاف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر۔ واحد عَاكِفٌ۔ مصدر عُكُوْفٌ۔

الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ: سفید خط، سفید دھاری، یہاں خط ابیض سے مراد دن کی سفیدی یعنی صبح صادق ہے، جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّمَا ذٰلِکَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ'' یعنی خط ابیض سے مراد دن کی سفیدی اور خط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں وضاحت کی گئی ہے۔

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ: یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے ہیں، (حُدُوْدٌ) کا واحد: حَدٌّ ہے، اس کے معنٰی الحاجز بین الشیئین یعنی دو چیزوں کے درمیان کی روک، (المعجم الوسیط)۔

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع ٢٣ ٧

اور (نہ) پہنچاؤ اس کو حاکموں تک، اس غرض سے کہ کھاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مالوں سے گناہ کے ساتھ (ناحق) حالانکہ تم جانتے ہو۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔ وہ آپ سے سوال کرتے ہیں چاند کے بارے میں، کہہ دیجئے، وہ اوقات مقرر ہیں انسانوں کے لئے اور حج (کے مہینہ کو جاننے) کے لئے بھی اور نہیں ہے نیکی یہ کہ آؤ تم اپنے گھروں میں اُن کے پچھواڑے سے، لیکن نیکوکار تو وہ ہے جو ڈرے اللہ سے اور تم آؤ (اپنے) گھروں میں اُن کے دروازوں سے اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ اور تم لڑو اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور نہ تم زیادتی کرو، بیشک اللہ نہیں پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔

تُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ: تم لوگ ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حاکموں کے پاس نہ لے جاؤ، اس کا عطف لَاتَاْكُلُوْا فعل نہی پر ہے اس لئے اس کا ترجمہ بھی فعل نہی کے اعتبار سے کیا گیا ہے، قاضی بیضاوی نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے، اَيْ لَاتُلْقُوْا حُكُوْمَتَهَا اِلَى الْحُكَّامِ۔ (تفسیر بیضاوی) بِهَا میں ہَا ضمیر کا مرجع اَلْاَمْوَالُ ہے اور اس کا مضاف محذوف ہے، (یعنی حُكُوْمَةُ الْاَمْوَالِ) (لَاتُدْلُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِدْلَاءٌ، یہ اصل میں اِدْلَاوٌ ہے، واوٗ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، حُكَّامٌ کا واحد: حَاكِمٌ۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ: وہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، وہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، (يَسْئَلُوْنَكَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: سُؤَالٌ، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے، اَهِلَّةٌ کا واحد: هِلَالٌ، شروع مہینہ کی سات راتوں اور چھبیسویں رات سے آخر تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (چودھویں رات کا چاند بدر کہلاتا ہے) اس کے علاوہ تمام راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ (المعجم الوسیط)

هِيَ مَوَاقِيْتُ: یہ مقررہ اوقات ہیں، یہ اوقات کے پہچاننے کے ذریعہ ہیں، (هِيَ) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے، اس کا مرجع اَهِلَّةٌ ہے، مَوَاقِيْتُ کا واحد: مِيْقَاتٌ اس کا معنٰی مقررہ وقت، وقت کے پہچاننے کا ذریعہ۔

لَاتَعْتَدُوْا: تم لوگ زیادتی مت کرو، تم لوگ تجاوز نہ کرو، (لَاتَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔

وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَاَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَالۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوۡكُمۡ فِيۡهِ ۚ فَاِنۡ قٰتَلُوۡكُمۡ فَاقۡتُلُوۡهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿١٩١﴾

١٩١۔ اور قتل کرو اُن کو (جنگ کے موقع پر) جہاں بھی پاؤ تم انہیں اور تم نکال دو انہیں جہاں سے نکالا ہو انہوں نے تم کو اور فتنہ زیادہ بُرا ہے قتل سے اور نہ تم لڑو ان سے مسجدِ حرام کے پاس یہاں تک کہ (نہ) لڑیں وہ تم سے وہاں، پھر اگر لڑیں وہ تم سے (وہاں) تو قتل کرو تم اُن کو، یہی ہے سزا ایسے کافروں کی۔

فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٩٢﴾

١٩٢۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو بلاشبہ اللہ بہت معاف فرمانے والا، نہایت رحم والا ہے۔

وَقٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٩٣﴾

١٩٣۔ اور لڑو (جنگ کرو) اُن سے، یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جائے دین صرف اللہ کے لئے، پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو نہیں ہے زیادتی مگر ظالموں پر۔

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

١٩٤۔ ماہِ حرام (کی پابندیاں) ہیں بدلے میں ماہِ حرام (کی پابندیوں) کے اور تمام حرمتیں ادلے کا بدلہ ہیں،

حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ: جہاں تم ان کو پاؤ، (لفظی ترجمہ) جہاں تم نے ان کو پایا، حَيۡثُ ظرف مکان ہے، جو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے، (ثَقِفۡتُمۡ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: ثَقَفٌ ہے معنٰی کامیاب ہونا، پالینا۔

الۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ: فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے، فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے، یہاں فتنہ سے مراد کفار مکہ کا اپنے کفر و شرک پر جمار ہنا اور مسلمانوں کو ادائے عبادت سے روکنا ہے، (معارف القرآن بحوالہ جصاص و قرطبی) فِتۡنَةٌ کی جمع: فِتَنٌ، (اَشَد) لفظ شِدَّةٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

عُدۡوَانَ: ظلم، زیادتی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

الحُرُمٰتُ قِصَاصٌ: حرمتیں معاوضہ کی چیزیں ہیں، حرمت والی چیزوں میں برابری ہوتی ہے، قابل احترام چیزوں میں بدلہ ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ اگر حرمت والے مہینے کا احترام کریں اور تم سے نہ لڑیں تو تم بھی احترام کرو اور لڑائی سے اجتناب کرو، اور اگر وہ احترام نہ کریں اور آمادۂ جنگ ہو جائیں تو تمہارے لئے بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے، (حُرُمَاتٌ) کا واحد: حُرۡمَةٌ، اس کے معنٰی قابل احترام چیز، (قِصَاصٌ) بدلہ، معاوضہ، برابری، یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، قِصَاص کا مصدری ترجمہ (بدلہ لینا)۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾

لہٰذا جوشخص زیادتی کرے تم پر، توتم بھی زیادتی کرو اُس پر ویسی ہی جیسی زیادتی کی ہو اُس نے تم پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾

۱۹۵۔اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ تم ڈالو اپنے ہاتھوں کو (یعنی اپنے آپ کو) ہلاکت کی طرف اور احسان کرو، بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ

۱۹۶۔اور تم پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے لئے، پھر اگر تم روک دیے جاؤ تو جو میسر ہو کوئی قربانی (کا جانور کرو) اور نہ مونڈ واؤ اپنے سر، یہاں تک کہ پہنچ جائے قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ پر،

مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ: جوشخص تمہارے اوپر زیادتی کرے،(اِعْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ: توتم اس پر زیادتی کرو۔اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تمہارے اوپر زیادتی کرے یعنی حرمت والے مہینہ کا احترام نہ کرے اور تم سے جنگ شروع کردے تو تم اس کے اوپر زیادتی کرو یعنی اس کا مقابلہ کرو اور اس سے جنگ کرو، یہاں مسلمانوں کی طرف سے جوابی اور دفاعی کارروائی کو مشابہت کہ وجہ سے مجاز کے طور پر اعتداء (زیادتی) فرمایا گیا ہے ورنہ زیادتی کے جواب میں سزا کے طور پر جو کارروائی کی جائے حقیقت کے اعتبار سے اس پر زیادتی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، (فاء) جزائیہ ہے، (اِعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔

لَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ: تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو، (لَاتُلْقُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مفعول اَنْفُسَكُمْ محذوف ہے، اَيْدِيْ کا واحد: يَدٌ معنٰی ہاتھ، تَهْلُكَةٌ ہلاک ہونا، برباد ہونا، باب ضرب کا مصدر ہے۔

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ: پھر اگر تم روک دئے جاؤ۔ یہاں احصار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا کسی بیماری کی وجہ سے افعال حج یا عمرہ ادا نہ کرسکے، (اُحْصِرْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِحْصَارٌ۔

مَااسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ: جو قربانی کا جانور میسر ہو، (اِسْتَيْسَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر؛ اِسْتِيْسَارٌ، هَدْیٌ کے معنٰی (قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے) جمع: هَدَايَا۔

مَحِلَّهٗ: اس کے حلال ہونے کی جگہ۔ مراد حدودِ منٰی ۔ حِلٌّ سے اسم ظرف مکان۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ
فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ
اَمِنْتُمْ ۗ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي
الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع ۲۴ ۸ ۸

پھر جوشخص ہوتم میں سے مریض یا اسے کوئی تکلیف ہو سر میں، تو وہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے، پھر جب تم امن میں ہو جاؤ، تو جس نے فائدہ اٹھایا عمرہ کے ساتھ حج (کے احرام) تک تو جو میسر ہو قربانی سے (وہ کرے) پھر جو شخص نہ پائے (قربانی کا) جانور تو روزے رکھے، تین دن کے حج (کے دنوں) میں اور سات روزے جب (گھر) لوٹے، یہ ہوئے پورے دس، یہ (عمرہ کی اجازت) اُس شخص کے لئے ہے، کہ نہ ہو اُس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ
الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ

۱۹۷۔ حج کے مہینے جانے پہچانے ہیں، لہٰذا جس نے فرض (ارادہ) کرلیا ان (مہینوں) میں حج کو تو (جائز) نہیں بے حجاب ہونا عورت سے (یا شہوت کی باتیں کرنا) اور نہ نافرمانی کرنا اور نہ لڑائی جھگڑا کرنا حج کے دوران اور جو کچھ تم کرتے ہو کوئی نیکی، جانتا ہے اُسے اللہ اور زادراہ (سفر کا سامان) لے کر چلو، کہ بیشک بہترین زادِراہ تقویٰ ہے

نُسُكٍ: قربانی، باب ضرب کا مصدر ہے، معنٰی قربانی کرنا، یہاں بکری ذبح کرنا مراد ہے۔

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ: پھر جب تم امن کی حالت میں ہو، (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ ہے۔ معنٰی مطمئن ہونا، امن کی حالت میں ہونا۔

لَمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: اس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں، یعنی تمتع اور قران اسی شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام یعنی حرم مکہ کے اندر یا اس کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ میقات سے باہر کا رہنے والا ہو اور جو حرم مکہ کا رہنے والا ہو وہ صرف حج افراد کرے۔ (لَمْ يَكُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْنٌ ہے۔ حَاضِرِي اصل میں حَاضِرِيْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ لَمْ يَكُنْ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

تَزَوَّدُوْا: تم زادِراہ لے لیا کرو، تم سفر خرچ لے لیا کرو۔ (تَزَوَّدُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزَوُّدٌ ہے۔

وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴿١٩٧﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا ھَدٰىكُمْ ۚ
وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ﴿١٩٨﴾

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿١٩٩﴾
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ﴿٢٠٠﴾

تم مجھ سے ڈرتے رہواے عقل والو۔
۱۹۸۔نہیں ہے تم پر کوئی گناہ !اِس میں کہ تلاش کروتم فضل اپنے رب کا ، پھر جب تم لوٹو عرفات سے،تو ذکر کرو اللہ کا مشعرالحرام (مزدلفہ) میں ٹھہر کراورذکر کرواللہ کا اُسی طریقے سے جس طرح اُس نے تمہیں ہدایت دی اور یقیناتم تھے اس سے پہلے گمراہوں میں سے۔
۱۹۹۔ پھرتم لوٹو جہاں سے لوٹیں سب لوگ اور اللہ سے مغفرت مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والانہایت رحم والا ہے۔
۲۰۰۔پھر جب تم پورے کر چکو اپنے مناسک (احکام) اپنے حج کے،تو ذکر کرو اللہ کا جیسے ذکر کیا کرتے تھے تم اپنے آباؤ اجداد کا ، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یاد کرنا، سو کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں ! اے ہمارے رب ہمیں دے دنیا میں اور نہیں ہے اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ۔

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ: پھر جب تم عرفات سے لوٹو، پھر جب تم عرفات سے واپس ہو، (اَفَضْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِفَاضَۃٌ۔ (عَرَفَاتٌ) ایک میدان کا نام ہے، جہاں حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں،وقوف عرفات حج کا اہم فرض ہے۔

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ: مشعرحرام کے پاس،مشعرحرام ایک پہاڑ کا نام ہے جومزدلفہ میں واقع ہے جہاں حجاج کرام دسویں ذی الحجہ کی رات میں وقوف کرتے ہیں۔وقوف مزدلفہ واجب ہے،اس پہاڑ پرٹھہرنا افضل ہے،وادیٔ محسّر کوچھوڑ کر پورے مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے۔

اَفِيْضُوْا: تم لوگ واپس ہو۔(اَفِيْضُوْا) باب افعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِفَاضَۃٌ۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ: پھر جب تم حج کے اعمال پورے کرچکو۔(قَضَيْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر قَضَاءٌ۔(مَنَاسِکَ) اعمال حج،افعال حج،واحد:مَنْسَکٌ ہے۔

خَلَاقٍ: حصہ،اپنی خلق اورعادت سے جو بڑائی انسان حاصل کرتا ہے اس کا نام خلاق ہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

۲۰۱۔ اور اُن میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں! اے ہمارے رب! ہمیں دے دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں بچا آگ کے عذاب سے۔

اُولٰٓٮِٕكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

۲۰۲۔ یہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لئے حصہ اُن کی کمائی کا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾

۲۰۳۔ اور تم یاد کرو اللہ کو گنتی کے دنوں میں، پھر جس نے جلدی کی دو ہی دنوں میں تو نہیں ہے کوئی گناہ اُس پر اور جس نے تاخیر کی تو نہیں کوئی گناہ اُس پر بھی، اُس کے لئے، جس نے تقویٰ اختیار کیا اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ بیشک تم اُسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَيُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ قَلۡبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

۲۰۴۔ اور انسانوں میں سے کچھ تو (ایسے) ہیں کہ پسند آتی ہیں تم کو اس کی باتیں دنیاوی زندگی میں اور وہ گواہ بناتا ہے اللہ کو اُس پر، جو اُس کے دل میں ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

قِنَا عَذَابَ النَّارِ: آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَایَۃٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے۔ (نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

اَیَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ: گنے ہوئے دن، شمار کئے ہوئے دن، ایام معدودات سے مراد ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں ہیں، جن میں حج (وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ) سے فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے، ان دنوں میں کنکریوں کے مارنے کے وقت اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے، اور دیگر اوقات میں بھی ان دنوں میں تکبیر اور ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہیے۔ (تفسیر عثمانی)

یُعْجِبُکَ قَوْلُهٗ: اس کی بات آپ کو پسند آتی ہے، اس کی گفتگو آپ کو مزیدار معلوم ہوتی ہے۔ (یُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِعْجَابٌ۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ قَوْلٌ کے معنیٰ بات، گفتگو۔ جمع: اَقْوَالٌ۔

اَلَدُّ الْخِصَامِ: بہت سخت جھگڑالو۔ بہت سخت مخالف، اَلَدُّ الْخِصَامِ سے مراد اَخنس بن شریق منافق ہے، جو قسم کھا کر ایمان اور محبت کا دعویٰ کرتا تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی مجلس مبارک میں قریب کر لیا کرتے تھے، اس آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منافق کے دعویٰ کی تردید فرما دی۔ (تفسیر جلالین) (اَلَدُّ) بہت جھگڑنے والا، صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر جمع: لُدٌّ باب سمع، اس کا مصدر لَدَدٌ ہے۔ (خِصَامٌ) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، اس کے معنیٰ جھگڑنا۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾

۲۰۵۔اور جب وہ پیٹھ پھیر جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے زمین میں، تاکہ فساد کرے اس میں اور تباہ کرے کھیتیاں اور نسل اور اللہ نہیں پسند کرتا فساد کو۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

۲۰۶۔اور جب کہا جاتا ہے! اُس سے کہ ڈرو اللہ سے، تو آمادہ کرتا ہے اُس کو غرورِ نفس گُناہ پر، سو اُس کے لئے کافی ہے جہنم اور یقیناوہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

۲۰۷۔اور کچھ انسان ایسے ہیں جو بیچ دیتے ہیں اپنا نفس (یعنی قربان کر دیتے ہیں) رضامندی تلاش کرنے کے لئے اللہ کی اور اللہ بہت شفیق ہے اپنے بندوں پر۔

اِذَا تَوَلّٰى: جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے، (یہ شرط ہے) (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّٰى ہے۔

سَعٰى فِى الْاَرْضِ: وہ زمین میں دوڑتا پھرتا ہے، وہ زمین میں دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ (سعیٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے، معنیٰ کوشش کرنا۔

اَلنَّسْلَ: خلق، اولاد، ذریت، مراد جانور اور مویشی ہیں۔ جمع: اَنْسَالٌ۔

اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ: غرور نے اس کو گناہ پر آمادہ کیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ، اَلعِزَّةُ کے معنیٰ غرور، اِثْمٌ کے معنیٰ گناہ۔ جمع: اٰثامٌ۔

حَسْبُهٗ: اس کو بس، اس کو کفایت ہے۔ حسب اسم فعل مضاف۔ ہ ضمیر مذکر غائب مضاف الیہ۔

بِئْسَ الْمِهَادُ: وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بِئْسَ) فعل ذم (الْمِهَادُ) بِئْسَ فعل ذم کا فاعل ہے، اس کا مخصوص بالذم ھی ضمیر محذوف ہے مِهَادٌ کے معنیٰ بچھونا، ٹھکانا، جمع: مُهُدٌ۔

يَشْرِىْ نَفْسَهُ: وہ اپنی جان کو بیچ دیتا ہے، وہ اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے۔ یہاں جان کو بیچنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنی جان قربان کرنا ہے، یہ آیت کریمہ مشہور صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جنہوں نے مشرکین مکہ کے زیادہ تکلیف پہنچانے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی، (تفسیر جلالین) (يَشْرِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: شِرَاءٌ۔ نَفْسٌ کے معنیٰ جان جمع: نُفُوْسٌ۔

رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ: بندوں پر بہت مہربان۔ (رَءُوْفٌ) رَافَةٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ ہے اس کے معنیٰ بندہ ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾

۲۰۸۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے پورے اور نہ تم پیروی کرو شیطان کے نقش قدم کی ،بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

۲۰۹۔پھر اگر تم پھسل جاؤ اِس کے بعد بھی کہ آ چکی ہیں تمہارے پاس واضح دلیلیں، تو جان لو بیشک اللہ زبردست ، بڑی حکمت والا ہے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع ۲۵

۲۱۰۔کیا انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اس بات کا، کہ آ جائے اِن کے پاس (خود) اللہ بادلوں کے سایے میں اور فرشتے بھی اور فیصلہ کر دیا جائے معاملہ اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں سب کام۔

فِي السِّلْمِ كَافَّةً: فی حرف جر السِلْمِ۔ اسلام۔ اسم ہے مذکر و مؤنث دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ جمع۔ اَسْلُمٌ و سِلَامٌ۔ كَافَّةً سب ،کل ، تمام ، اکٹھے۔ (اسم جمیعاً کے معنٰی میں آتا ہے)۔ كَفَّ (بمعنٰی روکنا) سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ: تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو،تم لوگ شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو۔ (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی ،صیغہ جمع مذکر حاضر ،مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (خُطُوَاتِ) کا واحد: خُطْوَةٌ اس کے معنٰی قدم۔ چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ ، (شَيْطَانٌ) کے معنٰی سرکش ، نافرمان ، جمع: شَيَاطِيْنُ۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ: تو اگر تم لغزش کرنے لگو، تو اگر تم اعراض کرنے لگو۔ (زَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف ،صیغہ جمع مذکر حاضر ، مصدر زَلٌّ، زَلَلٌ، زُلُوْلٌ۔ معنٰی لغزش کرنا،پھیل جانا، پھر جانا، اعراض کرنا۔

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: بہت زبردست ، بہت حکمت والا ، یہ عِزَّةٌ۔ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ۔ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں، (هَلْ) نافیہ ہے۔ (يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف ،صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ و نَظْرٌ معنٰی انتظار کرنا۔

فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ: بادل کے سائبانوں میں۔ (ظُلَلٌ) کا واحد: ظُلَّةٌ معنٰی سائبان۔ (غَمَامٌ) کا واحد: غَمَامَةٌ معنٰی بادل۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾

٢١١۔سوال کیجئے! بنی اسرائیل سے کہ کتنی ہی ہم نے دیں اُن کونشانیاں واضح اور جوشخص بدل دیتا ہے اللہ کی نعمت کو اِس کے بعد کہ وہ اُس کے پاس آ گئی ،تو یقیناً اللہ شدید سزا دینے والا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾

٢١٢۔مزین کر دی گئی ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا دنیاوی زندگی کو اور وہ مذاق کرتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو متقی ہیں ،اُن سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ

٢١٣۔(اس سے پہلے) تھے سب انسان ایک ہی امت (پھر اُن میں اختلا فات ہو گئے)تو بھیجے اللہ نے انبیاء بشارت دینے والے اور خبر دار کرنے والے اور نازل کی اُن کے ساتھ اپنی کتاب حق کے ساتھ، تا کہ وہ (کتاب) فیصلہ کرے انسانوں کے درمیان اُن باتوں کا ،اختلاف کرتے تھے وہ جن میں

كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ: ہم نے ان کو کتنی کھلی ہوئی نشانیاں دی ہیں۔ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دیں ہیں، کَمْ کی دو قسمیں ہیں (١) استفہامیہ (٢) خبریہ، یہاں کم خبریہ ہے۔ (اٰتَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب ہے، مِنْ زائدہ ہے، اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ۔ کم خبریہ کی تمیز ہے۔

یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا: وہ لوگ (یہودی) ایمان والوں پر ہنستے ہیں، وہ لوگ (یہودی) مسلمانوں سے مذاق کرتے ہیں۔ (یَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر سَخْرٌ، سَخَرٌ، سُخْرٌ، سُخْرِیَةٌ۔ مذاق کرنا ہنسی کرنا۔

بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ: اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا، (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ بھیجنا، (النَّبِیّٖنَ) کا واحد نَبِیٌّ ہے، نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے نبی ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور رسول کا لفظ خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت یا کتاب عطا فرمائی ہو، نبوت وہبی چیز ہے، کسبی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں نبوت عطا فرماتے ہیں۔

وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾

اور نہیں اختلاف کیا (کتاب میں) مگر ان لوگوں نے جنہیں دی گئی تھی وہ، اس کے بعد کہ آ چکے تھے ان کے پاس واضح احکام، آپس کی ضد کے بنا پر، پھر ہدایت دی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے (محمدؐ پر) ان باتوں میں جن میں اختلاف کیا کرتے تھے، حق کی اپنے حکم سے اور اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾

٢١٤۔ کیا تم نے گمان کیا! یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں، جبکہ ابھی نہیں پیش آئے تم کو احوال اُن لوگوں کے سے جو گزر چکے ہیں تم سے پہلے، پہنچی ان کو تنگدستی اور تکلیف اور وہ ہلا دیے گئے، یہاں تک کہ کہنے لگے رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ (کب آئے گی) مدد اللہ کی؟ سن لو! بیشک مدد اللہ کی بہت قریب ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

٢١٥۔ وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا چیز وہ خرچ کریں؟ کہہ دیجئے! جو کچھ تم خرچ کرو کوئی مال، تو وہ والدین کے لئے ہے

بَغْيًا بَيْنَهُمْ: آپس میں ضد کی وجہ سے، (بَغْیٌ) باب ضرب کا مصدر معنیٰ نافرمانی کرنا، سرکشی کرنا، ظلم کرنا، یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ: کیا تمہارا (یہ) خیال ہے، کیا تم نے (یہ) گمان کیا ہے، اَمْ منقطعہ استفہام کے معنیٰ میں ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے، علامہ سیوطی کے قول کے مطابق (بل ا) کے معنیٰ میں ہے۔ (حَسِبْتُم) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ گمان کرنا۔

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ: ان کو انتہائی محتاجی اور بیماری پیش آئی (جلالین) ان پر تنگی اور سختی واقع ہوئی (بیان القرآن) (مَسَّتْ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ ہے، معنیٰ چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب۔ (اَلْبَاْسَاءُ) کے معنیٰ محتاجی، تنگی۔ (الضَّرَاءُ) کے معنیٰ بیماری، سختی۔

زُلْزِلُوْا: وہ لوگ ہلا دیے گئے، ان لوگوں کو جنبشیں دی گئیں۔ (زُلْزِلُوْا) باب فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلْزَلَةٌ ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

۲۱۵۔وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا چیز وہ خرچ کریں؟ کہہ دیجئے! جو کچھ تم خرچ کرو کوئی مال، تو وہ والدین کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور جو بھی تم کرو گے بھلائی، تو بیشک اللہ اس کو خوب جاننے والا ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

ع ۲۶ / ۱۰

۲۱۶۔لکھ دیا گیا ہے (یعنی فرض کیا گیا ہے) تم پر لڑنا (جنگ کرنا) اور وہ ناگوار ہے تمہیں اور ہوسکتا ہے کہ ناپسند کرو تم کسی چیز کو، جبکہ ہو وہ بہتر تمہارے حق میں اور ہوسکتا ہے کہ پسند کرو تم کسی چیز کو جبکہ ہو وہ بُری تمہارے حق میں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ

۲۱۷۔وہ آپ سے سوال کرتے ہیں حُرمت والے مہینے کے بارے میں، کہ لڑائی کرنا اس میں (کیسا ہے؟) کہہ دیجئے! لڑائی کرنا اس میں بہت بڑا گناہ ہے اور روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا اُس (اللہ) کے ساتھ اور (روکنا) مسجد حرام سے اور نکال دینا اس میں رہنے والوں کو وہاں سے اِس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے نزدیک اور فتنہ انگیزی کہیں زیادہ بڑا گناہ ہے قتل سے

اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ: حرمت والا مہینہ، عظمت والا مہینہ، شَهْرٌ کے معنٰی مہینہ۔ جمع: شُهُوْرٌ۔ (حرامٌ) کے معنٰی حرمت والا عظمت والا۔ حرمت والے چار مہینے ہیں: (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا، جمہور فقہاء کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے، اب کسی مہینہ میں قتال ممنوع نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

صَدٌّ: رکنا، روکنا، مصدر ہے۔ پہلے معنٰی کے اعتبار سے لازم ہے اور دوسرے معنٰی کے اعتبار سے متعدی۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ: فتنہ پردازی قتل سے بڑھ کر ہے، فتنہ سے مراد کفر وشرک ہے، (تفسیر جلالین) فِتْنَةٌ کے معنٰی فساد، بغاوت، شرارت، جمع: فِتَنٌ۔

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

اور وہ (کافر) تو ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ پھیر دیں تمہیں تمہارے دین سے اگر وہ استطاعت رکھیں اور جو شخص پھر جائے تم میں سے اپنے دین سے، پھر وہ مرجائے اور وہ کافر ہی ہو تو ایسے لوگ برباد ہو گئے ان کے اعمال دنیا میں اور آخرت میں اور یہی لوگ ہیں جہنمی، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

۲۱۸۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے! اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں، یہی لوگ اُمید رکھتے ہیں اللہ کے رحمت کی اور اللہ بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ

۲۱۹۔ وہ آپ سے سوال کرتے ہیں سے شراب اور جوئے کے بارے میں،

مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ: تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے، تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے۔ (يَرْتَدِدْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، یہ شرط ہے، مَن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے، ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو جائیں گے، دنیا میں نیک اعمال کے ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی شمار نہیں، اس لئے کہ دنیا میں مرتد کی جان و مال محفوظ نہیں رہتے ہیں، اور آخرت میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ (تفسیر مظہری) (فَاُولٰئِکَ حَبِطَتْ) جواب شرط ہے حَبِطَتْ فعل ماضی ہونے کے باوجود مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبَطٌ۔ اَعْمَالٌ کا واحد: عَمَلٌ۔

اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا: جن لوگوں نے ہجرت کی، ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَة۔

جَاهَدُوْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا، دین کی سربلندی کے لئے کامل طریقہ پر کوشش کی کرنے کو جہاد کہتے ہیں، جان و مال کی قربانی جہاد کا ایک بنیادی جز ہے۔ جَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَىْ لِاِعْلَاءِ دِيْنِهٖ (تفسیر جلالین) (جَاهَدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ۔

قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾

کہہ دیجئے! اُن دونوں میں گناہ ہے بڑا اور کچھ فائدے ہیں لوگوں کے لئے، مگر اُن دونوں کا گناہ بہت بڑا ہے اُن کے فائدے سے اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے کہ وہ کیا خرچ کریں، کہہ دیجئے! جو (ضرورت سے) زائد ہو، اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیات (احکام) تاکہ تم غور و فکر کرو۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ

۲۲۰۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں یتیموں کے بارے میں، کہہ دیجئے! اُن کی اصلاح کرنا بہت بہتر ہے اور اگر تم اُن کو باہم ملالو، تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے فسادی کو

قُلِ الْعَفْوَ: آپ فرما دیجئے کہ جتنا آسان ہو۔ قُلْ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اَلْعَفْوُ باب سمع سے مصدر ہے اور اسم بھی۔ اَلْعَفْوَ: جو ضرورت سے زائد ہو (تفسیر جلالین) جو بچے اپنے خرچ سے (ترجمہ شیخ الہندؒ) جتنا آسان ہو (بیان القرآن) جو مال اپنی ضرورت اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت سے زائد ہو، اس آیت کریمہ میں اس کے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے تھا، آیت زکوٰۃ کے ذریعہ یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

(حاشیہ جلالین بحوالہ تفسیر کمالین عربی)۔

يَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْيَتٰمٰى: لوگ آپ سے یتیم بچوں (کے خرچ علیحدہ یا شامل رکھنے) کا حکم پوچھتے ہیں۔ (بیان القرآن)

(يَسْـَٔلُوْنَکَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سؤَالٌ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ يَتَامیٰ کا واحد: يَتِيْمٌ۔ (یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مرگیا ہو)

اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ: اگر تم ان کا خرچ ملالو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، (ترجمہ شیخ الہند) اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو (کوئی ڈر کی بات نہیں کیوں کہ) وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں (بیان القرآن) اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ شرط ہے، فَاِخْوَانُكُمْ جواب شرط ہے، جواب شرط کی اصل عبارت فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ ہے۔

(تُخَالِطُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر مُخَالِطَةٌ۔ یہ اصل میں تُخَالِطُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے، اِخْوَانٌ کا واحد: اَخٌ ہے، معنیٰ: بھائی۔

الْمُفْسِدَ: خراب کرنے والا، یعنی یتیم کے مال کو خراب کرنے والا اور اس کی مصلحت کو ضائع کرنے والا۔ (مُفْسِدٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُفْسِدُوْنَ۔

مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ ع ٥

اور اصلاح کرنے والے کو اور اگر چاہتا اللہ تو تمہیں تکلیف میں ڈال دیتا، بیشک اللہ زبردست بڑی حکمت والا ہے۔
۲۲۱۔اور نہ تم نکاح کرو مشرک عورتوں سے، یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور البتہ ایک مومن لونڈی کہیں بہتر ہے مشرک عورت سے، اگرچہ وہ تمہیں بھلی ہی لگیں، اور نہ نکاح میں دو تم (مسلمان عورتیں) مُشرک مردوں کو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور البتہ ایک مومن غلام کہیں بہتر ہے مُشرک مرد سے اگرچہ وہ تمہیں بھلا ہی لگے، یہ (مشرک) بلاتے ہیں آگ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کے لئے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اَلْمُصْلِحِ: درست رکھنے والا، یعنی یتیم کے مال کو درست رکھنے والا اور اس کی مصلحت کی رعایت رکھنے والا۔ (مُصْلِحٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُصْلِحُوْنَ۔

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتے، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (اس معاملہ میں سخت قانون مقرر کرکے) تم کو مصیبت میں ڈال دیتے۔ (بیان القرآن) لَوْ شَآءَ اللّٰهُ شرط ہے۔ لَاَعْنَتَكُمْ جواب شرط ہے۔ (شَآءَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَيْءٌ اور مَشِيْئَةٌ ہے۔ لَاَعْنَتَ شروع میں لام تاکید، (اَعْنَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْنَاتٌ ہے۔

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: بہت زبردست، بہت حکمت والا، عِزَّةٌ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ: اگرچہ وہ تم کو بھلی معلوم ہو، اگرچہ وہ (کافر عورت اپنے مال و جمال کی وجہ سے) اچھی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (اَعْجَبَتْكُمْ) اَعْجَبَتْ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ: تا کہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں، تا کہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں، (لَعَلَّ) حرف مشبہ بالفعل (برائے تعلیل) (يَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ۔ معنیٰ نصیحت قبول کرنا، نصیحت پر عمل کرنا۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴿۲۲۲﴾	۲۲۲۔اور وہ آپ سے سوال کرتے ہیں حیض کے بارے میں، کہہ دیجئے !وہ گندگی ہے،سو الگ رہو تم عورتوں سے ایام حیض میں اور نہ قربت (صحبت) کرو اُن سے یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں، پھر جب وہ پاک ہو جائیں،تو تم آؤ اُن کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے ، بیشک اللہ پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے پاکیزہ رہنے والوں کو۔

یَسْئَلُوْ نَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ: لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں (ترجمہ شیخ الہندؒ) لوگ آپ سے حیض (کی حالت میں صحبت وغیرہ کرنے) کا حکم پوچھتے ہیں (بیان القرآن) (مَحِیْضٌ) مراد حیض یا مکان حیض ہے (تفسیر جلالین) زمان حیض بھی مراد لینا درست ہے جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے آیت کریمہ (فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِیْ الْمَحِیْضِ) میں وقت حیض اور مکان حیض دونوں کو ذکر کیا ہے۔ (مَحِیْضٌ) اسم ظرف ہو تو مکان حیض یا زمان حیض کا ترجمہ کیا جائے گا۔اور اگر یہ مصدر ہو جیسا کہ قاضی بیضاویؒ کی رائے ہے۔تو لفظ محیض کا ترجمہ (حیض) کیا جائے گا۔

حیض وہ خون ہے جو کسی بیماری کے بغیر ہر ماہ عادت کے مطابق عورت کے رحم سے نکلتا ہے،حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے،اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں۔

اَذًی: نقصان۔ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کو پہنچے،نجاست۔اِیْذَاءٌ مصدر ہے۔

فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ: تو تم (حیض میں) عورتوں سے الگ رہو،یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (اِعْتَزِلُوْا) باب افتعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِعْتِزَالٌ۔نِسآءٌ کا واحد: امرأۃ خلاف قیاس ہے۔

اَلْمَحِيْضِ: حیض،حیض کا زمانہ۔حَیْضٌ مصدر سے مصدر میمی اور اسم ظرف زمان ہے۔

لاتَقْرَبُوْهُنَّ: تم ان کے نزدیک نہ ہو،تم ان سے قربت نہ کرو،یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو،(یہ ماقبل کے جملہ کی تاکید ہے) (لَاتَقْرَبُوْا) باب سمع سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ ہے۔ (هُنَّ) جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

تَطَهَّرْنَ: جب وہ عورتیں خوب پاک ہوجائیں، جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہوجائیں۔ (تَطَهَّرْنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مؤنث غائب،مصدر تَطَهُّرٌ۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

۲۲۳۔تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہاری، سوتم آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح سے تم چاہو اور آگے بھیجو (نیک اعمال) اپنے نفسوں کے لئے اور تم ڈرو اللہ سے اور خوب جان لو کہ یقیناً تم اُس (اللہ) سے ملنے والے ہو اور خوشخبری سنا دیجئے مومنوں کو۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

۲۲۴۔اور نہ بناؤ تم اللہ کو نشانہ اپنی قسموں کے لئے، یہ کہ تم نیکی (نہیں) کرو گے اور تقویٰ (نہیں) اپناؤ گے اور صلح (نہیں) کراؤ گے لوگوں کے درمیان اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

۲۲۵۔نہیں مؤاخذہ کرتا اللہ تمہاری

نِسَآئُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تمہاری بیویاں تمہارے لئے (بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں، (نِساءٌ) کا واحد امرأۃ خلاف قیاس ہے، حَرْثٌ کے معنیٰ کھیتی۔

قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ: تم لوگ اپنے لئے پہلے بھیج دو۔ (قَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ۔ اَنْفُسٌ کا واحد نَفْسٌ معنیٰ جان۔

مُلٰقُوْهُ: اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کرنے والے۔ (مُلٰقُوْهُ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے، یہ اصل میں مُلٰقُوْنَهٗ ہے، نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا، مُلٰقُوْهُ ہو گیا، مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔

لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِکُمْ: تم لوگ اپنی قسمیں کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کو نشانہ مت بناؤ، تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے ذریعہ حجاب مت بناؤ (نیکی اور تقوی اور اصلاح کا کام کرنے سے) یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ قسم نہ کھاؤ کہ فلاں نیک کام نہیں کریں گے۔ (لَا تَجْعَلُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر جَعْلٌ، عُرْضَةٌ کے معنیٰ نشانہ، حجاب، آڑ، اَیْمَانٌ کا واحد: یَمِیْنٌ اس کے معنیٰ قسم۔

اَنْ تَبَرُّوْا: کہ تم نیک کام کرو گے، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِرٌّ معنیٰ اطاعت اور فرمانبرداری کرنا، اَن کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے، علامہ سیوطیؒ کے نزدیک اس میں لائے نفی مقدر ہے، یعنی اصل عبارت اَنْ لَّا تَبَرُّوْا ہے۔ (جلالین)

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ تم پر داروگیر نہیں فرمائیں گے، یہاں مؤاخذہ سے مراد سزا دینا ہے، (تفسیر مظہری) (لَا یُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَةٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾	لغوقسموں پراورلیکن وہ مؤاخذہ کرتا ہےتمہاراُن (قسموں) پر جوتم دل سے کھاتے ہواوراللہ بہت معاف فرمانے والابڑا بردبار(حلیم) ہے۔
لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾	٢٢٦۔اُن لوگوں کے لئے ،جوقسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی ،مہلت ہے چار مہینے کی ،پھراگررجوع کرلیں ،تو بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ: تمہاری لغوقسموں پر،تمہاری بے ہودہ قسموں پر، (لَغْوٌ) کے معنٰی بے کار،بے فائدہ،بے ہودہ،اَیْمَانٌ کا واحد یَمِیْنٌ اس کے معنٰی قسم،اصطلاح میں قسم لغو کی تعریف یہ ہے کہ بےارادہ قسم کا لفظ زبان سے نکل جائے،یا گذشتہ واقعہ پر اپنے اعتبار سے صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو،یہ دونوں صورتیں قسم لغو کی ہیں،اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں نہ گناہ ہےاور نہ کفارہ ہے۔

کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ: تمہارے دلوں نے ارادہ کیا، (کَسَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر کَسَبٌ۔ معنٰی حاصل کرنا،طلب کرنا،کمائی کرنا،یہاں پرمرادارادہ کرنا ہے۔(تفسیر جلالین)۔

حَلِیْمٌ: بہت تحمل فرمانے والا،بہت بردبار، (حلیم) باب کرم سے معنٰی درگزر کرنا،بردبار ہونا، (حَلِیْمٌ) اللہ تعالٰی کے مبارک ناموں میں سے ہے،یہ حِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

یُؤْلُوْنَ: وہ لوگ قسم کھاتے ہیں،یہاں قسم کھانے سے مراد چارمہینہ یااس سے زیادہ مدت تک اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھانا ہے۔(تفسیر مظہری) (یُؤْلُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر ایْلَاءٌ،اس کے معنٰی قسم کھانا۔

تَرَبُّصٌ: انتظار کرنا، (تَرَبُّصٌ) باب تفعل کا مصدر ہے،اس کا مادہ رَبْصٌ ہے۔

فَاِنْ فَآءُوْ: پھراگر وہ لوگ رجوع کرلیں،پھراگر وہ لوگ لوٹ آئیں،اگر مدت ایلاء یعنی چارمہینہ کے اندر کوئی شخص اپنی قسم کوتوڑ دے اور اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس قسم کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی،لیکن قسم توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم ہوجائے گا،اور اگر وہ شخص اپنی قسم پوری کرے اور اپنی قسم کے مطابق چارمہینہ تک جماع نہ کرے تو بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہوجائے گی، (فَآءُوْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر فَیْءٌ کے معنٰی رجوع کرنا،لوٹنا۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا
يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ
كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ ع ٢٨ ٧ ١٢

٢٢٧۔ اور اگر وہ ارادہ کرلیں طلاق کا، تو بیشک اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

٢٢٨۔ اور طلاق یافتہ عورتیں روکے رکھیں اپنے آپ کو تین حیض تک اور نہیں جائز ہے اُن کے لئے یہ کہ چھپائیں وہ اُس کو، جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے اُن کے رحموں میں، اگر ہیں وہ ایمان رکھتی اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور اُن کے شوہر زیادہ حقدار ہیں اُن کو لوٹا لینے کے اس (مدت) میں، اگر وہ چاہیں صُلح کرنا اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں ویسے ہی جیسے اُن پر ہیں (مرَدوں کے) دستور کے مطابق اور مرَدوں کو ان (عورتوں) پر فضیلت ہے اور اللہ زبردست خوب حکمت والا ہے۔

اِنْ عَزَمُوْا الطَّلَاقَ: اگر ان لوگوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ ان لوگوں نے چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے، (عَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَزْمٌ۔

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ: وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو۔ وہ عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں، (يَتَرَبَّصْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَرَبُّصٌ کے معنیٰ انتظار کرنا۔

ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ: تین حیض۔ (قُرُوْءٌ) کا واحد: قَرْءٌ۔ قَرْءٌ کے معنیٰ حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی ہیں، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں حیض کے معنیٰ مراد ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں طہر کے معنیٰ مراد ہیں۔

فِيْ اَرْحَامِهِنَّ: ان کے رحموں میں۔ (اَرْحَامٌ) کا واحد: (رِحْمٌ) معنیٰ بچہ دانی (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع نِسآئٌ ہے۔

بُعُوْلَتُهُنَّ: ان کے شوہر، ان کے خاوند، (بُعُوْلَةٌ) کا واحد: بَعْلٌ معنیٰ شوہر۔

دَرَجَةٌ: فضیلت، فوقیت، جمع دَرَجَاتٌ۔

عَزِيْزٌ: بہت زبردست، بہت غالب، بہت عزت والا، عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو، کسی سے مغلوب نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

حَكِيْمٌ: بہت حکمت والا، بہت تدبر والا، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے مطابق ہوتا ہے، انسانوں کی سمجھ میں وہ حکمت آئے یا نہ آئے، حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

٢٢٩۔ طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے، پھر یا تو روک لیا جائے دستور کے مطابق (اچھے طریقے سے) یا چھوڑ دیا جائے بھلے طریقے سے اور نہیں حلال تمہارے لئے یہ کہ تم لو اس (مہر) میں سے جو تم نے اُن کو دیا کچھ بھی، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں اِس سے کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ اللہ کی (مقرر) حدیں، پھر اگر خوف ہو تم لوگوں کو (اس بات کا) کہ نہ قائم رکھ سکیں گے وہ دونوں اللہ کی حدوں کو، تو نہیں ہے کچھ گناہ اُن دونوں پر اِس (مال) میں جو عورت (خلع کے) فدیے میں دے وہ (مال)، یہ ہیں اللہ کی (مقرر) حدیں،

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ: طلاق دو مرتبہ ہے۔ (طَلَاقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنٰی بیوی کو نکاح سے جدا کر دینا، یہاں طلاق سے مراد طلاق رجعی ہے، طلاق رجعی اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر شوہر کے لئے بیوی سے رجعت کرنا درست ہو، رجعت قول سے بھی ہوسکتی ہے اور فعل سے بھی ہوسکتی ہے، رجعت قولی یہ ہے کہ بیوی سے کہہ دے کہ میں نے تجھے رجعت کر لی اور رجعت فعلی تقبیل اور جماع کے ذریعہ ہوجاتی ہے، صریح لفظ میں ایک یا دو مرتبہ طلاق دینے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، مَرَّتَانِ تثنیہ ہے اس کا واحد: مَرَّةٌ ہے، اس کے معنٰی (مرتبہ)۔

اِمْسَاکٌ: روکنا، باب افعال سے مصدر ہے، اس کا مادہ (مَسْکٌ) ہے یہاں (اِمْسَاکٌ) سے مراد دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت کے اندر رجعت کر کے بیوی کو روک لینا ہے۔

تَسْرِیْحٌ: چھوڑ دینا، (تَسْرِیْحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کا مادہ (سَرْحٌ) ہے، یہاں تَسْرِیْحٌ یعنی چھوڑ دینے سے مراد ایک یا دو طلاق رجعی کے بعد بیوی سے عدت کے اندر رجعت نہ کرنا اور اسی حالت میں بیوی کو چھوڑ دینا ہے، طلاق رجعی کے بعد عدت کے اندر رجعت نہ کرنے سے طلاق بائن واقع ہوجاتی ہے، اور نکاح پورے طریقہ پر ختم ہوجاتا ہے، پھر رجعت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ: اس (مال) میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑائے، یعنی اگر عورت طلاق لینے کے لئے مال دے کر خلع کرنا چاہے تو عورت کے مال دینے اور شوہر کے مال لینے میں کوئی گناہ نہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔ (اِفْتَدَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِفْتِدَاءٌ اس کا مادہ: فَدْیٌ ہے۔

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ: یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، یہ خدائی ضابطے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں، حُدُوْدٌ کا واحد: حَدٌّ ہے۔

فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾

سو نہ تجاوز کرنا تم اُن سے اور جو کوئی تجاوز کرتا ہے اللہ کی (مقرر) حدوں سے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾

٢٣٠۔ پھر اگر طلاق دے دی اس (مرد) نے اس (بیوی) کو (تیسری بار) تو نہیں حلال ہوگی وہ اُس کے لئے اُس کے بعد جب تک نہ نکاح کرے وہ کسی اور شوہر سے اُس کے سوا، پھر اگر طلاق دے دے (دوسرا) شوہر اُس کو تو نہیں ہے کچھ گناہ ، اِن دونوں پر اِس بات میں کہ رجوع کرلیں ایک دوسرے کی طرف، بشرطیکہ دونوں یہ گمان کریں کہ قائم رکھیں گے، دونوں اللہ کی (مقرر) حدیں اور یہ اللہ کی (مقرر) حدیں ہیں، وہ اِنہیں بیان کرتا ہے اُن لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہوں۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ

٢٣١۔ اور جب تم طلاق دو عورتوں کو، پھر وہ (قریب) پہنچ جائیں اپنی (پوری) عدت کو تو روک لو اُن کو دستور کے موافق یا چھوڑ دو اُن کو دستور کے مطابق اور نہ روکو ان کو ستانے کے لئے تاکہ تم زیادتی کرو

لَا تَعْتَدُوْهاَ: تم لوگ ان (احکام) سے تجاوز نہ کرو، تجاوز کرنے سے مراد اللہ تعالٰی کے حکموں کی نافرمانی اور مخالفت کرنا ہے۔ (لَا تَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔ اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔

مَنْ يَّتَعَدَّ: جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّی اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔ (يَتَعَدَّ) اصل میں يَتَعَدّٰی ہے، مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی، يَتَعَدَّ ہوگیا۔

بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی عدت گزرنے کے قریب ہوجائے۔ (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ۔ اَجَلٌ کے معنٰی عدت، وقت، جمع: آجَالٌ۔ (فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) شرط پر عطف ہے، اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا: تم ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت روکو۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کے لئے مت روکو، (لَا تُمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاکٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (ضِرَارًا) باب مفاعلة کا مصدر ہے، باب مفاعلة کا مصدر مفاعلة اور فِعَال دونوں وزن پر آتا ہے، ضِرَارًا مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ
اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع ۲۹ ۳ ۱۳

اور جو کوئی کرے گا یہ، تو یقیناً وہ ظلم کرے گا اپنے ہی نفس پر اور نہ بناؤ تم اللہ کی آیتوں کو ہنسی مذاق اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور اُس کو بھی کہ نازل کی اُس نے تم پر کتاب اور حکمت، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے اِس کے ذریعہ اور تم اللہ سے ڈرو اور جان لو بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى
لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

۲۳۲۔ اور جب طلاق دے دو تم عورتوں کو، پھر وہ پہنچ جائیں اپنی عدت کو، تو مت روکو تم انہیں اِس سے کہ وہ نکاح کریں اپنے (پہلے) شوہر سے، جب وہ راضی ہوں دونوں باہم (نکاح کے لئے) دستور کے مطابق، اس بات کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے اُس کو جو رکھتا ہے تم میں سے ایمان اللہ پر اور روزِ آخرت پر، یہی طریقہ ہے پاکیزہ تمہارے لئے اور بہت صاف ستھرا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

لَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا: اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھیل مت بناؤ، اللہ تعالیٰ کے احکام کی ہنسی مت اڑاؤ، یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت نہ کرو (تفسیر جلالین) (لَا تَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ اٰيَاتٌ کا واحد: اٰيَةٌ، آيَاتٌ کے معنٰی دلائل، نشانیاں، احکام۔ (هُزُوٌ) مصدر ہے جو اسم مفعول یعنی مَهْزُوٌّ کے معنٰی میں ہے۔

بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں، یہاں مراد یہ ہے کہ ان کی عدت ختم ہو جائے، اور اس سے پہلی آیت (۲۳۱) میں بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ سے مراد یہ ہے کہ ان کی عدت ختم ہونے کے قریب ہو جائے۔ (تفسیر بیضاوی و تفسیر جلالین) (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ، اَجَلٌ کے معنٰی مدت، وقت، عدت، جمع: آجَالٌ، بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ شرط پر عطف ہے، اِذَا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

لَا تَعْضُلُوْهُنَّ: تم لوگ ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْضُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضْلٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ اول ہے اس کا مفعول ثانی اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ہے۔

اَزْكٰى: زیادہ صاف۔ زیادہ ستھرا۔ زَكٰوةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ	۲۳۳۔اور مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو سال پورے ، یہ حکم اُس شخص کے لئے ہے جو چاہے کہ پوری ہو دودھ پلانے کی مدت اور اس (باپ) کے ذمہ ہے اُن کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ،نہیں تکلیف دیا جاتا (یعنی بوجھ نہیں ڈالا جاتا) کوئی نفس مگر اپنی وسعت کے مطابق ہی ،نہ نقصان پہنچایا جائے ماں کو، اُس کے بچّے کی وجہ سے اور نہ باپ کو اس کے بچّے کی وجہ سے اور وارثوں پر بھی ہے اِسی طرح کی (ذمہ داری ہے)،

اَلْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ: مائیں دودھ پلائیں، (یُرْضِعْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مؤنث غائب،مصدر اِرْضَاعٌ۔
وَالِدَاتٌ کا واحد: وَالِدَۃٌ کے معنٰی ماں، یُرْضِعْنَ فعل مضارع معروف (لِیُرْضِعْنَ) فعل امر کے معنٰی میں ہے (تفسیر جلالین) یعنی لفظ کے اعتبار سے جملہ خبریہ اور معنٰی کے اعتبار سے جملہ انشائیہ ہے۔

حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ: پورے دوسال۔ (حَوْلَیْنِ) حَوْل کا تثنیہ ہے،اس کے معنٰی سال کے ہیں، حَوْلٌ کی جمع: اَحْوَالٌ ہے۔ کَامِلَیْنِ یہ حَوْلَیْنِ کی صفت ہے جو تاکید کے واسطے لائی گئی ہے۔

اَلْمَوْلُوْدِلَهٗ: وہ شخص جس کا بچہ ہے مولودلہٗ سے مراد باپ ہے (اَلْمَوْلُوْدُ) وِلَادَۃ سے اسم مفعول ہے اور باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

رِزْقُهُنَّ وَ کِسْوَتُهُنَّ: ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا کپڑا۔ رِزْقٌ کے معنٰی کھانا، روزی،جمع: اَرْزَاقٌ۔ کِسْوَۃٌ کپڑا،لباس،جمع: کِسیً (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے اس کا مرجع (اَلوَالِدَاتُ) ہے۔

لَا تُضَارَّ وَالِدَۃٌ بِوَلَدِهَا: کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہیے اس کے بچہ کی وجہ سے۔ (لَا تُضَارَّ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر مُضَارَّۃٌ وَ ضِرَارٌ۔ یہ فعل نہی ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، پہلی راء کو ادغام کی وجہ سے ساکن کردیا گیا اور دوسری راء لائے نہی کی وجہ سے ساکن ہوگئی، اجتماع ساکنین کی وجہ سے آخر میں فتح دیا گیا جو سب سے آسان حرکت ہے۔

عَلیَ الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ: وارث پر اس کے مثل ہے، جس طریقہ سے دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا باپ کے ذمہ ہے، اسی طرح اگر باپ زندہ نہ ہو، تو بچے کا جو وارث ہو اس کے ذمہ دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا ہے، یعنی اگر بچہ مرجائے، اور اس کا مال ہو تو جو لوگ اس کے مال کے وارث ہوں گے، وہی لوگ باپ کے نہ ہونے کی حالت میں بچے کے نفقہ کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر کئی وارث ہوں تو ہر ایک پر میراث کی مقدار کی مطابق ذمہ داری عائد ہوگی۔
(وَارِثٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر باب ضرب سے مصدر وِرَاثَۃٌ۔ وَارِثٌ کی جمع: وَرَثَۃٌ اور وُرَّاثٌ ہے۔

فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾

پھر اگر وہ (والدین) ارادہ کرلیں دودھ چھڑانے کا، آپسی رضامندی سے اور مشورے سے، تو نہیں کوئی گناہ اُن دونوں پر اور اگر تم ارادہ کرو یہ کہ دودھ پلواؤ (کسی عورت سے) اپنی اولاد کو تو نہیں کوئی گناہ تم پر، جبکہ تم (ان کے) حوالے کردو، جو کچھ تم نے دینا ٹھہرایا تھا، دستور کے مطابق اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان لو کہ بیشک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُسے خوب دیکھنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾

۲۳۴۔اور وہ لوگ جو مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیویاں، تو وہ روکے رکھیں اپنے آپ کو (نکاح سے) چار مہینے اور دس دن، پھر جب پوری کرچکیں وہ اپنی عدت کو، تو نہیں کوئی گناہ تم پر، اِس میں جو وہ کریں اپنے حق میں، دستور کے مطابق اور اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

اِنْ اَرَادَا فِصَالاً: اگر وہ دونوں (ماں باپ) دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں، (اَرَادَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرَادَۃ۔ فِصَالٌ کے معنٰی دودھ چھڑانا، باب مفاعلۃ کا مصدر ہے اس کا مادہ فَصْلٌ ہے۔

عَنْ تَرَاضٍ: باہمی رضامندی، ایک دوسرے سے راضی ہونا، تَرَاضٍ اصل میں تَرَاضِیٌ تھا یاء ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء گر گئی تو تَرَاضٍ ہوگیا۔ باب تفاعل سے استعمال ہوتا ہے۔

اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا: اگر تم دودھ پلوانا چاہو۔ (اَرَدْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَادَۃٌ۔ (تَسْتَرْضِعُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، (اَنْ) ناصبہ کی بنا پر آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے، اس کا مصدر اِسْتِرْضَاعٌ اور مادہ رَضْعٌ ہے۔

اِذَا سَلَّمْتُمْ: جب تم حوالے کردو۔ (سَلَّمْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِيْمٌ۔

اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ: جو لوگ وفات پا جائیں، (يُتَوَفَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَفِّی۔

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجاً: وہ بیویوں کو چھوڑ جائیں، (يَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (وَذْرٌ) ہے، اَزْوَاجٌ کے معنٰی شوہر اور بیوی، یہ لفظ اضداد میں سے ہے، شوہر اور بیوی دونوں معنٰی کے لئے استعمال ہوتا ہے یہاں اَزْوَاجٌ سے بیویاں مراد ہیں۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٣٥﴾

٢٣٥۔اور نہیں کچھ گناہ تم پر اِس میں کہ اشارے کنائے میں دو تم پیغام نکاح ان عورتوں کو یا چھپائے رکھو اپنے دل میں، اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور سوچتے ہو گے ان کے بارے میں اور لیکن نہ وعدہ کرو اُن سے (نکاح کا) پوشیدہ طور پر ،البتہ یہ کہ کہو کوئی بات معروف طریقہ سے اور نہ پختہ کروا رادہ عقدِ نکاح کا، جب تک کہ نہ پوری ہو جائے عدت اور جان لو کہ بیشک اللہ جانتا ہے اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے، لہٰذا اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان لو کہ بیشک اللہ بخشنے والا، بُردبار ہے۔

عَرَّضْتُمْ: تم نے اشارہ میں کہا۔ (عَرَّضْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْرِيْضٌ معنٰی اشارہ میں کوئی بات کہنا۔

خِطْبَةِ النِّسَآءِ: عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا۔ خَطَبَ يَخْطُبُ خَطْباً وَ خِطْبَةً (باب نصر) نکاح کا پیغام دینا، (نِسَاءٌ) کا واحد: اِمْرَأَةٌ ہے (خلاف قیاس)۔

اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ: تم نے اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھا، (اَكْنَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِكْنَانٌ معنٰی چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

لَاتُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا: تم ان سے نکاح کا وعدہ مت کرو، (لَاتُوَاعِدُوْا) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُوَاعَدَةٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے، (سِرٌّ) کے معنٰی بھید اور راز کے ہیں، جمع اِسْرَارٌ۔ یہاں سِرٌّ سے مراد نکاح ہے، (تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین)۔

لَاتَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ: تم (فی الحال) تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو، (لَاتَعْزِمُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَزْمٌ۔ (عُقْدَةٌ) کے معنٰی (گرہ) کے ہیں جمع: عُقَدٌ۔ یہاں پر عُقْدَةٌ سے مراد تعلق نکاح ہے۔ (بیان القرآن)

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ: یہاں تک کہ عدت اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جائے، یعنی عدت ختم ہو جائے، (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ۔ یہاں الکتابُ سے مراد عدت ہے، یعنی عدت وفات جو چار مہینہ دس دن ہے، الْكِتٰبُ أَیْ الْعِدَّةُ (تفسیر مظہری) اَجَلٌ کے معنٰی وقت، مدت، عدت جمع: آجَالٌ۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾	۲۳۶۔نہیں ہے کچھ گناہ تم پر اگر طلاق دے دو عورتوں کو، جبکہ نہ چھوا ہو تم نے اُن کو اور نہ مقرر کیا ہو ان کے لئے کچھ مہر اور انہیں کچھ دے دو (فائدہ) جو خوشحال ہو (وہ دے) اپنے حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق، یہ دینا دستور کے مطابق ہو، لازم ہے یہ نیک لوگوں پر۔
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ	۲۳۷۔اور اگر طلاق دو تم عورتوں کو، پہلے اِس سے، کہ ہاتھ لگاؤ تم انہیں، اِس حال میں کہ تم مقرر کر چکے ہو اُن کے لئے مہر، تو نصف ہے اُس (مہر) کا جو تم نے مقرر کیا،

لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ: تم نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا، تم نے ان سے جماع نہیں کیا، (لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَسّ، یہاں مَسّ سے مراد جماع کرنا ہے۔ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أی لَمْ تُجَامِعُوْهُنَّ (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً: تم نے ان کے لئے مہر مقرر نہیں کیا، اس کا عطف لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ پر ہے، اس لئے یہاں پر (لَمْ) مقدر ہے اور ماضی منفی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (لَمْ تَفْرِضُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَرْض۔ اس کے معنیٰ مقرر کرنا، فَرِيْضَةً کے معنیٰ مقرر کیا ہوا، یہ اسم مفعول کے معنیٰ میں ہے، مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، یہاں فَرِيْضَةً سے مراد مہر ہے۔ (تفسیر جلالین)

مَتِّعُوْهُنَّ: تم ان کو خرچ دو، تم ان کو فائدہ پہنچاؤ، یعنی جس عورت سے نہ صحبت ہوئی ہو اور نہ اس کا مہر مقرر ہو، ایسی حالت میں اس کو طلاق دی گئی تو مرد پر واجب ہے کہ اس عورت کو کچھ مال دے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مقدار کم از کم ایک جوڑا کپڑا ہے، مالدار پر اس کی حیثیت کے مطابق اور تنگدست پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔ (مَتِّعُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

اَلْمُوْسِعِ: صاحب وسعت، مالدار، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِيْسَاعٌ اور مادہ وُسْعٌ۔ ہے۔

اَلْمُقْتِرِ: تنگدست، غریب، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقْتَارٌ اور مادہ قَتْرٌ ہے۔

قَدَرُهٗ: اس کی مقدار، اس کی حیثیت، اس کی گنجائش، (قَدَرُ) مضاف اور (ہٗ) ضمیر کا مرجع المُوْسِعُ ہے، اور دوسرے میں (ہٗ) ضمیر کا مرجع (المُقْتِرُ) ہے۔

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾	مگر یہ کہ وہ عورتیں معاف کر دیں، یا معاف کر دے وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے عقدِ نکاح (نکاح کا بندھن) اور یہ کہ تم معاف کر دو، یہ زیادہ قریب ہے تقویٰ سے اور مت بھولو احسان کرنا ایک دوسرے کے ساتھ، بیشک اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ	۲۳۸۔ تم حفاظت کرو (سب) نمازوں کی، (خصوصاً) درمیانی نماز کی

يَعْفُوْنَ: وہ عورتیں معاف کر دیں، (يَعْفُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر عَفْوٌ۔ معنیٰ معاف کرنا، اگر بیوی خوش دلی سے مہر معاف کر دے تو شوہر کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ: وہ شخص رعایت کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے، وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق رکھنا اور توڑنا ہے اس سے مراد شوہر ہے، اس کی تفسیر خود رسول کریم ﷺ نے یہ فرمائی ہے: وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ الزَّوْجُ (بحوالہ دارقطنی و قرطبی) شوہر کے معاف کرنے کا مطلب رعایت کرنا ہے، یعنی مذکورہ صورت میں بیوی آدھے مہر کی مستحق ہے اگر شوہر رعایت کر کے پورا مہر دیدے، تو بیوی پورے مہر کی مالک ہو جائے گی۔ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کے معنیٰ نکاح کی گرہ اور اس سے مراد نکاح کا تعلق ہے عُقْدَةٌ کی جمع: عُقَدٌ ہے۔

لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ: تم لوگ آپس میں احسان کرنے کو نہ بھولو، تم لوگ آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو، (لَا تَنْسَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نِسْيَانٌ (بھولنا)۔

بَصِيْرٌ: بہت دیکھنے والا، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، بَصَرٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ: تم لوگ سب نمازوں کی پابندی کرو، (حَافِظُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَافَظَةٌ، صَلَوَاتٌ کا واحد: (صَلٰوةٌ) معنی نماز، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى: درمیان والی نماز، بیچ والی نماز، درمیان نماز کی تفسیر میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں، بعض حضرات کے نزدیک نماز فجر اور بعض کے نزدیک نماز ظہر اور بعض کے نزدیک نماز مغرب مراد ہے، اور اس سلسلے میں سب سے راجح قول یہ ہے کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے، (تفسیر مظہری) (صَلٰوة) کے معنیٰ نماز جمع: صَلَوَاتٌ۔ (وُسْطٰى) اَوْسَطُ کی مؤنث ہے معنیٰ درمیان والی۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴿٢٣٨﴾	اور تم کھڑے رہو اللہ کے لئے عاجزی کے ساتھ۔
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴿٢٣٩﴾	۲۳۹۔ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر (نماز پڑھ لو) پھر جب امن میسر ہو جائے تو یاد کرو اللہ کو (نماز پڑھو) جس طرح سکھایا ہے اُس نے تم کو۔ جسے تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ	۲۴۰۔ اور وہ لوگ جو وفات پا جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیویاں، (اُن پر لازم ہے) وصیت کرنا اپنی بیویوں کے لئے نان ونفقہ کی، ایک برس تک بغیر گھر سے نکالے، پھر اگر وہ (خود) نکل جائیں تو کچھ گناہ نہیں تم پر اُس میں جو وہ کریں، اپنے حق میں، دستور کے موافق

قٰنِتِيْنَ: فرمانبرداری کرنے والے، حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم میں ہر قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے۔ (امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ نے یہ روایت ذکر کی ہے) قٰنِتِيْنَ کا دوسرا ترجمہ: خاموش رہنے والے۔
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہم لوگ نماز میں بات چیت کر لیتے تھے، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، تو ہم لوگوں کو نماز میں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا، بخاری اور مسلم نے یہ روایت ذکر کی ہے۔ (تفسیر جلالین) قٰنِتِيْنَ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے، اس کا واحد: قَانِتٌ اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر قُنُوْتٌ معنیٰ فرمانبرداری کرنا۔

رِجَالًا: پیدل چلنے والے، (رِجَالٌ) کا واحد: رَاجِلٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (رِجَالًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

رُكْبَانًا: سوار ہونے والے، اس کا واحد: رَاكِبٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر (رُكْبَانًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ: ایک سال تک فائدہ پہنچانا بغیر نکالے ہوئے، ایک سال تک خرچ دینا بغیر نکالے ہوئے، ابتداء میں عدت وفات ایک سال تھی، اس لئے شریعت کی طرف سے مردوں کو حکم دیا گیا تھا کہ مرنے کے وقت وصیت کر جائیں کہ میرے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان ونفقہ دیا جائے، اور سال بھر تک میرے گھر میں ان کو رہنے کا حق دیا جائے، پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا، مَتَاعٌ کے معنیٰ فائدہ پہنچانا مراد کھانا اور کپڑا دینا، حَوْلٌ کے معنیٰ سال، جمع: اَحْوَالٌ غَيْرَ اِخْرَاجٍ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾
وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۱۵

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

اور اللہ زبردست، خوب حکمت والا ہے۔
۲۴۱۔ اور طلاق یافتہ عورتوں کو بھی کچھ نہ کچھ دینا چاہئے دستور کے مطابق، یہ حق ہے اللہ سے ڈرنے والوں پر۔
۲۴۲۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں (احکام)، تاکہ تم عقل سے کام لو۔
۲۴۳۔ کیا نہیں دیکھا! تم نے اُن لوگوں کو جو نکلے تھے اپنے گھروں سے اور تھے وہ ہزاروں کی تعداد میں، موت کے ڈر سے،

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: بہت زبردست، بہت حکمت والا، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں، عِزَّة اور حِكْمَةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، لفظ عِزَّة باب ضرب اور حَكُمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ: طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ہے۔

طلاق دی ہوئی عورتوں کو فائدہ پہنچانا ہے، اس آیت کریمہ میں مطلقہ عورتوں کو فائدہ پہنچانے کا حکم ہے، مطلقہ عورتوں کی چار صورتیں ہیں: (۱) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوگئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیا جائے، (۲) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو آدھا مہر دیا جائے۔ (۳) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو اس کا حکم یہ ہے کہ پورا مہر دیا جائے۔ (۴) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو مہر مثل دیا جائے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

اَلَمْ تَرَ: کیا آپ نے دیکھا نہیں، اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کی ایک قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اور یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہزاروں برس پہلے کا ہے، جس کو دیکھنے کا کوئی تصور نہیں ہوسکتا، تو یہاں اَلَمْ تَرَ فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین نے فرمایا کہ ایسی جگہوں میں رویت سے رویت قلبی مراد ہوتی ہے، اور رویت قلبی کی معنیٰ (علم) کے ہیں، یعنی ایسے مواقع میں (اَلَمْ تَرَ) اَلَمْ تَعْلَمْ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ (معارف القرآن) (اَلَمْ تَرَ) (اَ) ہمزہ استفہام تعجیب اور تشویق کے لئے ہے، (لَمْ تَرَ) فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب فتح سے مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔

هُمْ اُلُوْفٌ: وہ لوگ ہزاروں تھے، (اُلُوْفٌ) کا واحد: اَلْفٌ۔ بعض حضرات نے کہا کہ وہ لوگ دس ہزار تھے، بعض نے کہا تیس ہزار تھے، اور بعض نے کہا ستر ہزار تھے۔ (تفسیر بیضاوی)

حَذَرَ الْمَوْتِ: موت کے ڈر سے، یہ مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ﴿۲۴۳﴾	تو کہا! اُن سے اللہ نے کہ تم مرجاؤ، پھر اُس نے اُن کو زندہ کر دیا، بیشک اللہ فضل کرنے والا ہے انسانوں پر اور لیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے۔
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴿۲۴۴﴾	۲۴۴۔ اور (اے مسلمانوں) لڑو (جنگ کرو) اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ بیشک اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔
مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴿۲۴۵﴾	۲۴۵۔ کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسنہ، پھر وہ اللہ بڑھا دے اُس کو اُس کے لئے کئی گنا زیادہ اور اللہ ہی تنگدستی لاتا ہے اور خوشحالی بھی اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔

مُوْتُوْا: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم لوگ مرجاؤ، اللہ تعالیٰ کے حکم فرماتے ہی وہ تمام لوگ مر گئے اور آٹھ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ان کے اوپر موت طاری رہی (تفسیر جلالین) (مُوْتُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ۔

اَحیَاھُمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمادیا، یعنی ان کے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعاء کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرمادی، (تفسیر جلالین) (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَایٌ۔ یہ اصل میں اِحْیَایٌ ہے، آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔

یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً: وہ اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دے گا، قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے، (تفسیر جلالین) اور قرض حسنہ یعنی اچھے طور پر قرض دینے کا مطلب (حلال مال سے) اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین) (یُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْرَاضٌ (قَرْضًا حَسَناً) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

یُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافاً کَثِیْرَةً: اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کو بڑھا کر بہت حصے کر دیں گے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھا دیں گے، یعنی اللہ تعالیٰ اس کو بہت زیادہ ثواب عنایت فرمائیں گے۔ (یُضَاعِفُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ۔ (اَضْعَافٌ) کا واحد: ضِعْفٌ کے معنیٰ مثل اور دوگنا، اَضْعَافٌ کے معنیٰ کئی گنا اور کئی مثل۔

اللّٰہُ یَقْبِضُ: اللہ تعالیٰ تنگی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کمی کرتے ہیں۔ (یَقْبِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَبْضٌ۔

یَبْصُطُ: اللہ تعالیٰ کشادگی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فراخی کرتے ہیں، (باب نصر) سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَصْطٌ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾

٢٤٦۔کیانہیں دیکھا! آپ نے ایک جماعت کی طرف، بنی اسرائیل میں سے موسیٰؑ کے بعد، جب کہا تھا انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے ایک بادشاہ، تاکہ ہم جنگ کریں اللہ کی راہ میں، (نبی نے) کہا! کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر حکم دیا جائے تم کو جنگ کا تو تم نہ لڑو، کہنے لگے ! بھلا کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ لڑیں ہم اللہ کی راہ میں جبکہ نکالا گیا ہے ہمیں ہمارے گھروں سے اور اپنے بیٹوں (بچوں) سے ، پھر جب فرض کر دیا گیا اُن پر لڑنا (جنگ) تو وہ سب پھر گئے سوائے تھوڑے سے لوگوں کے اُن میں سے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

اَلْمَلَاِ: جماعت، سرداران قوم، اشراف قوم، (اَلْمَلَاُ) اسم جمع ہے، لفظ کے اعتبار سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے، اس کی جمع اَمْلَاءٌ۔

قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمْ: ان لوگوں نے اپنے نبی (علیہ السلام) سے کہا۔

یہاں نبی سے مراد حضرت شمویلؑ علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) بعض مفسرین نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کا نام شموئیل لکھا ہے۔

اِبْعَثْ لَنَا مَلِكاً: آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر فرما دیجئے، یہاں بادشاہ سے مراد حضرت طالوت ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا تھا۔ (اِبْعَثْ) باب فتح سے امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ، مَلِكٌ کے معنیٰ بادشاہ جمع: مُلُوْكٌ۔

قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا: حالاں کہ ہم لوگ اپنے گھروں اور اپنے فرزندوں سے جدا کر دیئے گئے، گھروں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کچھ بستیوں پر کافروں نے قبضہ کر کے ان کو گھروں سے نکال دیا، اور بیٹوں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ کافروں نے ان کے بیٹوں میں سے کچھ کو قید کر لیا اور کچھ کو قتل کر دیا۔ (قَدْ اُخْرِجْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْرَاجٌ۔ (دِيَارٌ) کا واحد: دَارٌ کے معنیٰ گھر۔ (اَبْنَاءٌ) کا واحد: اِبْنٌ کے معنیٰ بیٹا۔

تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے اعراض کیا، ان لوگوں نے منہ موڑ لیا، (باب تفعل) سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ۔

عَلِيْمٌ: بہت زیادہ جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، عِلْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾

٢٤٧۔اور کہا! اُن سے اُن کے نبی نے، کہ اللہ نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ، کہنے لگے کیسے ہوسکتی ہے اُس کے لئے بادشاہی ہم پر، جبکہ ہم زیادہ حقدار ہیں بادشاہی کے اس سے اور نہیں دی گئی ہے اسے وُسعت مال کی،(اس نبی نے) کہا بیشک اللہ نے اُسے چُن لیا ہے تم پر اور اُس نے زیادہ دی ہے اُسے کُشادگی علم میں اور جسم میں اور اللہ دیتا ہے اپنا ملک جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكاً: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ (قَدْ بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی قریب معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔ مَلِکٌ کے معنیٰ بادشاہ جمع: مُلُوْکٌ۔ (طَالُوت) طالوت ایک مومن بادشاہ کا نام ہے، لفظ طالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، حضرت شمویلؑ کے زمانہ میں جب ایک جالوت نامی کافر بادشاہ بنی اسرائیل پر مسلط ہوگیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمایا، یہ مالی اعتبار سے غریب تھے، لیکن علم اور جسمانی اعتبار سے فوقیت حاصل تھی اور ایک امتیازی حیثیت کے مالک تھے، حضرت طالوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت کے بارے میں اختلاف کیا، پھر بعض دلائل کے بعد ان کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا اور ان کے ساتھ ہوکر کافر بادشاہ جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت طالوت اور ان کے ساتھیوں کو فتح عنایت فرمائی۔ (تلخیص از قاموس القرآن)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ: بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اِصْطَفیٰ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَآءٌ۔ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت طالوت ہیں۔

زَادَهٗ بَسْطَةً: ان کو فوقیت اور بڑھوتری دی ہے۔ زَادَ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب کی ہے۔ بَسْطَةً باب نصر سے مصدر ہے۔

اللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ: اللہ تعالیٰ اپنی حکومت عطا فرماتے ہیں، (یُؤْتِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَآءٌ۔ مُلْکٌ کی جمع: اَمْلَاکٌ ہے۔

وَاسِعٌ: وسعت دینے والا، وسیع فضل والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، سَعَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

عَلِيْمٌ: بہت زیادہ جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤٨﴾ ع ٣٢/١٦

۲۴۸۔اور کہا! اُن سے اُن کے نبی نے ، کہ بیشک نشانی اس کے بادشاہی کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس صندوق ،جس میں ہوگی تسکین تمہارے رب کی طرف سے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں جو چھوڑی ہیں آلِ موسیٰؑ اور آلِ ہارونؑ نے ، اٹھائے لا رہے ہوں گے اس کو فرشتے ، بیشک اِس میں ایک بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن ۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ

۲۴۹۔ پھر جب نکلا طالوت فوجوں کے ساتھ ،تو کہا! بیشک اللہ آزمائے گا تمہیں ایک نہر سے ،سو جس نے (پانی) پیا اس سے (سیر ہوکر) تو نہیں ہے وہ مجھ سے اور جس نے نہ چکھا اُس سے ،تو بلاشبہ وہ مجھ سے ہے ،

اَلتَّابُوْتُ: معنیٰ صندوق اس کی جمع: تَوَابِیْتُ ہے، بنی اسرائیل کے پاس لکڑی کا ایک صندوق تھا ،جس پر سونے کا نقش ونگار تھا ،اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے کچھ تبرکات تھے ، بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے ،اس صندوق کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح عنایت فرماتے تھے ، جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ غالب آیا تو اس نے اس صندق پر قبضہ کرلیا ، اور اس کو اپنے ساتھ لے گیا ، اللہ تعالیٰ نے جب وہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس پہنچانے کا ارادہ فرمایا ، تو فرشتوں کو حکم فرمایا ، انہوں نے وہاں صندوق اٹھا کر حضرت طالوت کے پاس پہنچا دیا ، حضرت طالوت کے پاس اس صندوق کا پہنچنا ان کی بادشاہت کی نشانی تھی اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا اور ان کی ماتحتی میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کی تیاری شروع کردی ۔

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ: اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہارا امتحان لیں گے ، اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش فرمائیں گے ، آیت کریمہ میں جس نہر کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے مراد وہ نہر ہے جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں تھی ۔ (تفسیر جلالین) (مُبْتَلِيْ) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ، مصدر اِبْتِلَآءٌ معنیٰ امتحان لینا ، آزمائش کرنا ، اس کا مادہ بَلْوٌ ہے ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے ۔

مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ: جو شخص اس کو نہ چکھے ، جو شخص اس کو زبان پر بھی نہ رکھے ۔یعنی جو شخص ذرا بھی اس نہر کا پانی نہ پئے ۔ (لَمْ يَطْعَمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف ، نفی جحد بہ لم ، صیغہ واحد مذکر غائب ، مصدر طَعْمٌ معنیٰ چکھنا (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے ، اس کا مرجع مَاءٌ ہے ۔

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

مگر جو چُلو بھرے ایک چلو اپنے ہاتھ سے، (مگر) پھر انہوں نے پی لیا اُس (نہر) سے سوائے تھوڑے سے لوگوں کے اُن میں سے، پھر جب پار ہوا دریا سے اُس نے اور اُن لوگوں نے جو ایمان لائے تھے، اِس کے ساتھ، تو انہوں نے کہا! نہیں طاقت ہمارے اندر آج لڑنے کی، جالوت کے ساتھ اور اس کی فوج کے ساتھ کہنے لگے، وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ وہ ملنے والے ہیں اللہ سے، کہ بارہا جماعت تھوڑی سی غالب آئی ہے، بڑی جماعت پر، اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

۲۵۰۔ اور جب وہ مقابل آئے جالوت اور اس کے لشکر، تو انہوں نے کہا! اے ہمارے رب ڈال دے ہم پر صبر اور جمائے رکھ ہمارے قدم اور تو ہماری مدد کر اس کافر قوم پر۔

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً: جو ایک چلو پانی لے (یہ رخصت تھی) (اِغْتَرَفَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتِرَاف، غُرْفَةٌ کے معنیٰ چُلّو جمع: غِرَاف۔

فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ: تھوڑی جماعت، فِئَةٌ کے معنیٰ جماعت، جمع: فِئَاتٌ۔ قَلِيْلَةٌ کے معنیٰ تھوڑی، جمع: قَلِيْلَاتٌ اور قَلَائِلُ۔

لَمَا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ: جب وہ لوگ (ایمان والے) جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے آگئے، (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَرُوْزٌ معنیٰ میدان کی طرف نکلنا۔ (جَالُوْتَ) ایک کافر بادشاہ کا نام ہے، لفظ جالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، جب بنی اسرائیل کے اعمال زیادہ خراب ہوگئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر جالوت نامی کافر بادشاہ کو مسلط فرمادیا، تو اس نے ان پر بڑے مظالم کئے، پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مدد فرمائی اور طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ اس طرح طالوت نے جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا، اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے، اس مقابلہ میں ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کردیا، ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا: آپ ہمارے اوپر استقامت نازل فرمائیے، آپ ہم کو صبر عطا فرمادیجئے، (اَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَاغٌ۔ معنیٰ ڈالنا، بہانا، اِفْرَاغُ الصَّبْرِ عَلَيْهِ (صبر عطا کرنا)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾	۲۵۱۔ چنانچہ شکست دے دی اُنہوں نے کافروں کو اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داوٗدؑ نے جالوت کو اور عطا کی اُس کو اللہ نے بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اس کو جو کچھ چاہا اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگوں کو، ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے، تو یقیناً خراب ہو جاتی ساری زمین، لیکن اللہ بڑا فضل والا ہے تمام جہانوں پر۔
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾	۲۵۲۔ یہ ہیں اللہ کی آیات، ہم اُن کو پڑھتے ہیں آپ پر حق کے ساتھ اور یقیناً آپ (اے محمدؐ) رسولوں میں سے ہیں۔

هَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ: ان لوگوں (ایمان والوں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان لوگوں کو شکست دے دی، یعنی طالوت والوں نے جالوت والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی، (هَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَزَمٌ کے معنیٰ شکست دینا۔ (هُمْ) ضمیر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ: داوٗد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا، حضرت داوٗد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی اور رسول ہیں، جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ مسلط ہو گیا تھا، جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم وستم کر رہا تھا، تو جالوت اور اس کی فوج سے مقابلہ آرائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا، بنی اسرائیل نے طالوت بادشاہ کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ کیا، اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داوٗد علیہ السلام بھی تھے، اسی میدان مقابلہ میں حضرت داوٗد علیہ السلام نے ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو قتل کر دیا، یہ حضرت داوٗد علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے، اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے، جب حضرت شمویل علیہ السلام اور حضرت طالوت کی وفات ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا، حضرت سلیمان علیہ السلام آپ کے بیٹے ہیں، حضرت داوٗد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب زبور عطا فرمائی تھی، آپ زبور ایسی عمدہ آواز کے ساتھ پڑھتے تھے کہ اردگرد کے پرندے اور پہاڑ آپ کے تابع ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے لوہے کو آپ کے لئے نرم فرما دیا تھا، جیسے چاہتے لوہے کو موڑتے اور اس سے زرہیں تیار کرتے تھے، ان تمام کاموں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا فرماتے اور رات کا ایک بڑا حصہ شب بیداری میں گزارتے تھے اور ایک دن بیچ میں ناغہ کر کے ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔

❁❁❁

پارہ ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع

۳۳ ع ۵ ۱

۲۵۳۔ یہ تمام رسول ہیں، فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر، ان میں سے کوئی ایسا تھا جن سے کلام کیا اللہ نے اور اُس نے بلند کئے بعض کے مرتبے اور عطا کیں ہم نے عیسٰیؑ بن مریم کو کھلی نشانیاں اور مدد کی ہم نے اس کی روح القدس سے اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے آپس میں وہ لوگ جو اِن رسولوں کے بعد ہوئے، اِس کے بعد کہ آ چکی تھیں اُن کے پاس کھلی نشانیاں، لیکن انہوں نے باہم اختلاف کیا، پھر کوئی تو اُن میں سے ایمان لے آیا اور کسی نے کفر کیا اور اگر چاہتا اللہ تو نہ لڑتے یہ لوگ آپس میں، لیکن اللہ کرتا ہے وہی جو چاہتا ہے۔

تِلْکَ الرُّسُلُ: یہ سب رسول، یہاں "تِلْکَ" اسم اشارہ "ھٰذِہٖ" کے معنی میں ہے، (تِلْکَ) اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لئے ہے، اس کا مشار الیہ (الرُّسُلُ) ہے اس سے اشارہ رسولوں کی اس جماعت کی طرف ہے جس کا ذکر (اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن) میں ہو چکا ہے (تفسیر مظہری) (الرُّسُلُ) جمع مکسر ہے، جو واحد مؤنث کے حکم میں ہے، اس کا واحد "رَسُوْلٌ" ہے۔ (رسول) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو، رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے، ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے، نبی وہ مبارک انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

کَلَّمَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا، (کَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْلِیْمٌ۔

آتَیْنَا: ہم نے دیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْتَآءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَآیٌ ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ: حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

اَیَّدْنٰہُ: ہم نے ان کی (عیسٰی علیہ السلام کی) تائید فرمائی، ہم نے ان کی (عیسٰی علیہ السلام کی) مدد فرمائی، (اَیَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَائِیْدٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

رُوْحِ الْقُدُسِ: پاکیزہ روح، مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں، رُوْحٌ کی جمع: اَرْوَاحٌ۔ (الْقُدُسُ) مقدس کے معنی میں ہے۔

الْبَیِّنٰتِ: واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ اس کا واحد: بَیِّنَۃٌ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

۲۵۴۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اُس میں سے جو دیا ہم نے تم کو، اِس سے پہلے کہ آئے وہ دن کہ نہ ہوگی اُس دن خرید وفروخت اُس میں اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت اور جو اس کے منکر ہیں وہی ظالم ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

۲۵۵۔اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، ہمیشہ زندہ ہے، (پوری کائنات کو) سنبھالنے والا ہے، نہیں آتی اس کو اُونگھ اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں، کون ہے وہ جو شفاعت کرے اُس کے پاس، سوائے اُس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے (اسے بھی) جو کچھ اُن (بندوں) کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے اور نہیں وہ احاطہ کر سکتے کسی چیز کا اس کے علم میں سے، مگر جس قدر وہ چاہے

اَنْفِقُوْا: تم لوگ خرچ کرو، باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ۔

رَزَقْنٰكُمْ: ہم نے تم کو دیا، (رَزَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رِزْقٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

خُلَّةٌ: دوستی، یہ لفظ دوست کے معنٰی میں واحد تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

شَفَاعَةٌ: سفارش، باب فتح سے مصدر ہے، معنٰی سفارش کرنا۔

اَلْحَيُّ: زندہ، ہمیشہ رہنے والا، حَيَاةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْقَيُّوْمُ: بہت قائم رکھنے والا، بہت سنبھالنے والا، قِيَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

سِنَةٌ: کے معنٰی اونگھ، باب سمع کا مصدر ہے معنٰی اونگھنا، اس کا مادہ وَسَنٌ ہے۔

يَشْفَعُ: وہ سفارش کرتا ہے، باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَة۔

لَا يُحِيْطُوْنَ: وہ لوگ احاطہ نہیں کر سکتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِحَاطَةٌ۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۟ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ	اور گھیر رکھا ہے اُس کی کرسی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اس کو ان دونوں کی حفاظت (نگہبانی) اور وہی بلند تر بڑی عظمت والا ہے۔ ۲۵۶۔ نہیں کوئی زبردستی دین میں، بیشک واضح ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے، سو جو شخص کفر (انکار) کرے طاغوت (شیاطین) کا

وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ: اس کی (اللہ تعالیٰ کی) کرسی وسیع ہے، (سب آسمانوں اور زمین کو) یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ اس نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے، (بیان القرآن) علامہ سیوطیؒ نے کرسی کا مطلب بیان کرتے ہوئے تین اقوال ذکر کئے ہیں:

(۱) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد ''علم'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں اور زمینوں اور ان کے اندر پائی جانے والی تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۲) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد ''حکومت'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت آسمانوں اور زمینوں اور ان میں پائی جانے والی تمام چیزوں پر قائم و دائم ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد بعینہٖ کرسی ہے، (لیکن اس کی حقیقت کا ادراک عقل انسانی سے بالاتر ہے) حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کی کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال میں ڈال دیئے جائیں۔ (تفسیر جلالین)

لَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا: آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تھکاتی نہیں ہے، آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو گراں نہیں گزرتی ہے۔ (لَا يَؤُدُهٗ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر (اَوْدٌ) ہے۔

اَلْعَلِيُّ: بہت عالیشان، بہت بلند مرتبہ والا، عُلُوٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

العَظِيْمُ: بہت عظیم الشان بہت عظمت والا، عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے،

تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ: ہدایت گمراہی سے جدا ہوگئی، ہدایت گمراہی سے ممتاز ہوگئی، (تَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ۔ (الرُّشْدُ) کے معنیٰ ہدایت، باب نصر سے مصدر ہے معنیٰ ہدایت پانا۔

الطَّاغُوْتِ: سرکش، باغی، حد سے تجاوز کرنے والا، مراد شیطان ہے۔

وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ
لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾

اور وہ ایمان لائے اللہ کے ساتھ، تو یقیناً اس نے تھام لیا کڑا (سہارا) مضبوط، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ ع ٣٤ ٣ ٢

٢٥٧۔ اللہ دوست ہے اُن لوگوں کا جو ایمان لائے، وہ ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کے دوست ہیں طاغوت (شیاطین)، وہ نکال لے جاتے ہیں اُن کو روشنی سے اندھیروں کی طرف، یہی لوگ دوزخ والے ہیں، وہ اِس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ
قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ
بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥٨﴾

٢٥٨۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا! اُس شخص کی طرف جس نے جھگڑا کیا ابراہیمؑ سے، اُس کے رب کے بارے میں، (اس وجہ سے) کہ عطا کر رکھی تھی اُسے اللہ نے بادشاہی، جب کہا! ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، (اس نے) کہا! میں (بھی) زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، کہا! ابراہیمؑ نے! اچھا بیشک اللہ لاتا (نکالتا) ہے سورج کو مشرق سے، ذرا تو لے آ اُس کو مغرب سے، سو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا، وہ جس نے کفر کیا تھا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا اُن لوگوں کو جو ظالم ہیں۔

اِسْتَمْسَکَ: اس نے تھام لیا، اس نے پکڑ لیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْسَاکٌ۔

العُرْوَةِ الْوُثْقٰى: بہت مضبوط حلقہ۔ (عُرْوَةٌ) کے معنٰی قابل اعتماد چیز۔ (وُثْقٰى) کے معنٰی بہت مضبوط، فُعلٰی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے، مضبوط حلقہ پکڑنے سے مراد دین اسلام کو اختیار کرنا ہے۔

اِنْفِصَامَ: ٹوٹنا، (باب انفعال) سے مصدر ہے۔

الظُّلُمٰتِ: تاریکیاں، اندھیرے، اس کا واحد: ظُلْمَةٌ ہے، (النُّوْرِ) روشنی اس کی جمع اَنْوَارٌ۔ ظلمت اور نور کے سلسلے میں امام واقدی کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی ظلمت اور نور کا ذکر ہے، اس سے مراد کفر اور ایمان ہیں، سورۂ انعام اس ضابطہ سے مستثنٰی ہے، وہاں (جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ) سے مراد رات اور دن ہیں (تفسیر مظہری)

حَآجَّ: اس نے جھگڑا کیا۔ باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔

بُهِتَ: وہ ہکا بکا رہ گیا، وہ حیران رہ گیا، باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَهْتٌ ہے۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

۲۵۹۔ یا اسی طرح کیا اُس شخص کو (نہیں دیکھا)، جوگزرا ایک بستی سے اِس حال میں کہ وہ گری پڑی تھی اپنی چھتوں پر، اُس نے کہا! کس طرح زندہ کرے گا اس کو اللہ بعد اس کے مرنے کے؟ تو موت دی اللہ نے اُسے ایک سو سال تک، پھر دوبارہ اُسے زندہ کیا، (اللہ نے) کہا کتنی مدت تم پڑے رہے (اس نے)، کہا میں رہا ہوں ایک دن یا کچھ حصہ دن کا، فرمایا (نہیں) بلکہ رہے تم (مرے) ایک سو سال، چنانچہ دیکھو تم اپنے کھانے کی طرف اور پینے کی طرف، کہ نہیں سڑا گلا وہ اور تم دیکھو اپنے گدھے کی طرف (جو مرا پڑا ہے) اور یہ اس لئے (کیا) تا کہ ہم بنائیں تمہیں ایک نشانی انسانوں کے لئے اور دیکھو! اس کی ہڈیوں کو، کس طرح اٹھا کھڑا کرتے ہیں ہم ان کو،

كَالَّذِيْ مَرَّ: وہ شخص جو گزرے، بقول علامہ سیوطی اس کے شروع میں لفظ کاف زائد ہے، (الذی) اسم موصول ہے اور (مَرَّ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس کا مصدر مُرُوْرٌ ہے، یہ فعل ماضی اسم موصول کا صلہ ہے، روح المعانی میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا گیا ہے کہ یہاں گزرنے والے سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔

قَرْيَةٍ: آبادی، بستی، یہاں اس بستی سے مراد شہر بیت المقدس ہے، (تفسیر جلالین) قَرْيَةٌ کی جمع: قُرًى۔

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا: (وہ بستی) اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی، یعنی اس بستی کے مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں، مراد یہ ہے کہ وہ بستی بالکل ویران ہوگئی تھی وہاں کے سب آدمی مر گئے تھے، (خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عُرُوْشٌ) کا واحد عَرْشٌ معنی چھت، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔

بَعَثَهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عزیرؑ کو) دوبارہ زندہ فرمایا، (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

لَمْ يَتَسَنَّهْ: وہ سڑا گلا نہیں، وہ خراب نہیں ہوا، وہ بدبودار نہیں ہوا، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، نفی جحد بہ لم، مصدر تَسَنُّهٌ ہے۔

كَيْفَ نُنْشِزُهَا: ہم کیسے ان (ہڈیوں) کو جوڑ دیتے ہیں۔ (كَيْفَ) اسم استفہام ہے، (نُنْشِزُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَازٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع (العِظَامُ) ہے۔

ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٥٩﴾

پھر پہناتے ہیں ان پر گوشت (کا لباس)، پھر جب (یہ سب) واضح ہوگیا اس کے لئے (تو اس نے) کہا! میں جانتا ہوں کہ یقیناً اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٢٦٠﴾ ٣٥ع٤

٢٦٠۔اور جب کہا تھا ابراہیمؑ نے اے میرے رب! مجھے دکھا کیسے تو زندہ کرتا ہے مُردوں کو، فرمایا کیا نہیں رکھتے تم ایمان؟ کہا کیوں نہیں! اور لیکن تاکہ مطمئن ہوجائے میرا دل، فرمایا! پس تو پکڑ لے چار پرندے پھر مانوس کر لے اُن کو اپنے ساتھ، پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑا، پھر پکارو انہیں، وہ آئیں گے تمہارے پاس دوڑتے ہوئے اور جان لو کہ بیشک اللہ زبردست، خوب حکمت والا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ

٢٦١۔مثال اُن لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں، ایسی ہے جیسے ایک دانہ، اُگائے سات بالیاں، ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے

نَكْسُوْهَا لَحْماً: ہم ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں، ہم ان پر گوشت پہنا دیتے ہیں، (نَكْسُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَسْوٌ (پہنانا) (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اول ہے اس کا مرجع (عظام) ہے جو جمع مکسر ہونے کی وجہ سے واحد مؤنث کے حکم میں ہے اور لَحْماً مفعول ثانی ہے۔

رَبِّ اَرِنِیْ: اے میرے پروردگار آپ مجھے دکھا دیجئے، (رَبِّ) کی اصل یَا رَبِّیْ ہے، شروع سے حرف نداء یا کو اور آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا (رَبِّ) ہوگیا، (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اراءۃٌ (نِی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ: چار پرندے، یہاں پرندوں سے مراد مور، گدھ، کوا، اور مرغ ہیں، (تفسیر جلالین) (طَیْرٌ) کے معنیٰ پرندہ جمع: طُیُوْرٌ ہے۔

صُرْهُنَّ اِلَیْکَ: تم ان (پرندوں) کو اپنے سے مانوس کرلو، تم ان (پرندوں) کو اپنے سے ہلالو، (صُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَوْرٌ ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

سَبْعَ سَنَابِلَ: سات بالیں، سات خوشے، (سَنَابِلُ) کا واحد: سُنْبُلَةٌ ہے۔

یُضٰعِفُ: وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں، باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ

اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔
۲۶۲۔جولوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں، پھر نہیں جتاتے خرچ کرنے کے بعد کوئی احسان اور نہ ستاتے ہیں، اُن کے لئے ہے اُن کا اجر، اُن کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہے اُن کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔
۲۶۳۔اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا بہت بہتر ہے صدقہ سے، جس کے پیچھے ہو ایذا دینا اور اللہ بڑا ہے بے پرواہ نہایت بردبار۔
۲۶۴۔اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ باطل کرو تم اپنے صدقات، احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر، اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے اور نہیں وہ ایمان لاتا اللہ پر اور یوم آخرت پر،

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ: (وَاسِعٌ) بہت وسعت والے، سَعَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، (عَلِيْمٌ) بہت علم والے، عِلْمٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں، اور باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

لَا يُتْبِعُوْنَ: وہ لوگ بعد میں نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ تابع نہیں کرتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتْبَاعٌ۔ (لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا) وہ لوگ خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتلاتے ہیں، (مَا) مصدریہ (اَنْفَقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفَاقٌ یہ فعل ماضی مصدر کے معنی میں ہوکر مفعول اول اور (مَنًّا) مفعول ثانی ہے۔

غَنِيٌّ حَلِيْمٌ: (غَنِيٌّ) بہت بے نیاز، وہ ذات جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو، غَنِيٌّ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حَلِيْمٌ) بہت تحمل فرمانے والا، حِلْمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ: تم اپنی خیرات کو برباد نہ کرو، تم اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو، (لَا تُبْطِلُوْا) باب افعال سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْطَالٌ۔ صَدَقَاتٌ کا واحد: صَدَقَةٌ ہے، صدقہ وہ مال ہے جو ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔

رِئَاءَ النَّاسِ: لوگوں کو دکھانے کے لئے (رِئَاءٌ) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے ترکیب نحوی کے اعتبار سے مفعول لہ یا حال ہے۔(تفسیر مظہری)

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾

تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو اُس پر تھوڑی سی مٹی ہو، پھر برَ سے اس پر زور کی بارش، پھر چھوڑ جائے اُسے بالکل صاف چٹان، نہیں قدرت رکھیں گے ایسے لوگ کسی چیز پر، اس میں سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر قوم کو۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾

٢٦٥۔ اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال تلاش کرنے کے لئے رضا مندی اللہ کی اور پختگی پیدا کرنے کے لئے اپنے نفسوں میں اس کی مثال اس باغ کی طرح ہے، جو ٹیلے پر ہو اسے پہنچی زور کی بارش، چنانچہ وہ باغ لایا اپنا پھل دوگنا، پھر اگر نہ پہنچے اس باغ کو زور کی بارش، تو ہلکی پھوار (بہت ہے) اور اللہ اُن اعمال کو جو تم کرتے ہو خوب دیکھ رہا ہے۔

صَفْوَانٌ: چکنا پتھر، واحد صَفْوَانَةٌ:

وَابِلٌ: تیز بارش، بڑی بوندوں والی بارش۔

صَلْدًا: صاف پتھر، جمع: اَصْلَادٌ۔

كَسَبُوْا: ان لوگوں نے عمل کیا، ان لوگوں نے کمائی کی، باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے، (اِبْتِغَاءَ) باب افتعال کا مصدر ہے اس کے معنی حاصل کرنا، طلب کرنا، اس کا مادہ بَغْیٌ ہے، مَرْضَاتٌ کے معنی رضا مندی کے ہیں، اس کا مادہ رضی ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے (اِبْتِغَاءَ) مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

تَثْبِيْتًا: ثابت کرنا، ثابت رکھنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ مادہ ثَبْتٌ ہے۔

بِرَبْوَةٍ: بلند جگہ، بلندی، ٹیلا۔ اسم ہے۔ رِبًا اور رَبُوٌّ سے مشتق ہے رُبیً اور رُبِیٌّ جمع۔

اٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ: وہ اپنا پھل دوگنا لایا، (اٰتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْتَآءٌ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، (اُكُلٌ) کے معنی پھل، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا جَنَّةٌ ہے، (ضِعْفَيْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے اس کے معنی دوگنا اور دو مثل کے ہیں، اس کا واحد: ضِعْفٌ اور جمع اَضْعَافٌ ہے۔

طَلٌّ: ہلکی پھوار، ہلکی بارش۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع

۲۶۶۔کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی، کہ ہو اُس کا ایک باغ کھجوروں کا اور انگوروں کا، بہہ رہی ہوں اُس کے نیچے نہریں ،اُس کے لئے اس (باغ) میں ہر قسم کے پھل ہوں اور آ پہنچا ہو اُسے بڑھاپا اور ہو اُس کی اولاد کمزور، پھر آ پڑے اس باغ پر ایک بگولا ،جس میں آگ ہو، تو جل جائے وہ باغ، اِسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تا کہ تم غور وفکر کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ

۲۶۷۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم خرچ کرو اُن پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم کماؤ اور اُن میں سے بھی جو ہم نے نکالیں تمہارے لئے زمین سے اور نہ تم ارادہ کرو خراب چیز کا، اس میں سے کہ تم خرچ کرو اور نہیں ہو تم لینے والے اس چیز کو، مگر یہ کہ تم چشم پوشی سے کام لو اس کے بارے میں

يَوَدُّ: وہ چاہتا ہے، وہ پسند کرتا ہے، باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ ہے۔

اَعْنَابٍ: انگور، واحد: عِنَبٌ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

اَصَابَهُ الْكِبَرُ: اس کو بڑھاپا آ گیا (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ معنی پہنچنا، لاحق ہونا، (كِبَرٌ) بڑھاپا۔

ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ: کمزور اولاد (جو کمانے پر قادر نہ ہوں) (ذُرِّيَّةٌ) کے معنی اولاد، (ضُعَفَاءُ) کا واحد: ضَعِيْفٌ معنی کمزور۔

اِعْصَارٌ: بگولا، ہوا کا چکر، رِيْحٌ تَهُبُّ بِشِدَّةٍ وَ تُثِيْرُ الْغُبَارَ وَ تَرتَفِعُ كَالْعَمُوْدِ اِلَى السَّمَاءِ (المعجم الوسیط) (ایسی تیز ہوا جو گرد غبار اڑاتی ہوئی ستون کی طرح آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے)

اِحْتَرَقَتْ: وہ (باغ) جل گیا، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْتِرَاقٌ ہے اس فعل میں ضمیر مرفوع مؤنث (هِيَ) کا مرجع جَنَّة ہے، جو باغ کے معنی میں ہے، اسی کے اعتبار سے ترجمہ مذکر کے صیغہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

لَاتَيَمَّمُوْا: تم لوگ ارادہ مت کرو، باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمُّمٌ۔

اَلْخَبِيْثَ: خبیث، گندی چیز، ناپاک، پلید۔ خَبُثَ باب کرم سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

اَنْ تَغْمِضُوْا فِيْهِ: کہ تم اس میں چشم پوشی کرو، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، یہ اصل میں تُغْمِضُوْنَ ہے، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اس کا مصدر اِغْمَاضٌ ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اور جان لو کہ بیشک اللہ بڑا بے پرواہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾

۲۶۸۔شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگدستی سے اور تمہیں حکم دیتا ہے بے حیائی کا اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی مغفرت کا اور فضل کا اور اللہ نہایت وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

۲۶۹۔دیتا ہے (اللہ) حکمت جسے چاہے اور جسے مل گئی حکمت، سو یقیناً اسے مل گئی خیر کثیر اور نہیں نصیحت حاصل کرتے مگر اہل عقل ہی۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

۲۷۰۔اور جو تم خرچ کرو کسی قسم کا خرچ یا تم مانتے ہو کوئی منت، تو یقینا اللہ اسے جانتا ہے اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔

غَنِيٌّ حَمِيْدٌ: بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف، غَنِيٌّ اور حَمَدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہیں، یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

يَعِدُكُمْ: وہ تم کو وعدہ کرتا ہے، وہ تم کو ڈراتا ہے۔ يَعِدُ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول ہے۔

اَلْفَحْشَآءِ: وہ قول و عمل جس کی برائی کھلی ہو، برا کام، فحش کام، بے حیائی کا کام۔ واحد، فَاحِشَةٌ۔

الْحِكْمَةَ: دانائی، دانشمندی، عقل و فہم، جمع: حِكَمٌ۔ علامہ سیوطی کے نزدیک یہاں حکمت سے مراد وہ علم نافع جو عمل صالح تک پہنچانے والا ہو۔ العِلْمُ النَّافِعُ الْمُؤَدِّيْ اِلَى الْعَمَلِ۔ (تفسیر جلالین)

يَذَّكَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّكُرٌ ہے۔ (يَذَّكَّرُ) اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اسی طرح اِذَّكُرٌ اصل میں تَذَكُّرٌ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

اُوْلُوا الْاَلْبَابِ: عقلمند لوگ، عقل والے، یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں، (اَلْبَاب) کا واحد: لُبٌّ ہے، معنی عقل (اُوْلُوْا) ذُوْ کی جمع ہے۔ (خلاف قیاس)

اَنْصَارٍ: مددگار لوگ، مدد کرنے والے لوگ، واحد: نَصِيْرٌ۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

۲۷۱۔اگر اعلانیہ دوتم صدقات تو اچھی بات ہے یہ اور اگر تم اسے چھپاؤ اور اسے دو فقیروں کو، تو وہ بہت ہی بہتر ہے تمہارے لئے اور اللہ دور کردے گا تم سے تمہاری برائیاں اور اللہ اُس سے جو تم عمل کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

۲۷۲۔نہیں ہے آپ پر (اے نبیؐ ذمہ داری) اُن کو راہ پر لانا اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی مال (اللہ کے لئے) تو اس کا فائدہ تم ہی کو ہے، اِس لئے کہ نہیں خرچ کرتے ہو تم مگر تلاش کرنے کے لئے اللہ کی رضامندی اور جو بھی تم خرچ کرتے ہو۔کوئی مال (اللہ کے لئے) پورا پورا دے دیا جائے گا وہ تمہیں اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫

۲۷۳۔(یہ) اُن ضرورت مندوں کے لئے ہے جو روک دیے گئے ہیں اللہ کی راہ میں، نہیں وہ طاقت رکھتے چلنے پھرنے کی زمین میں،

اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقٰتِ: اگر تم صدقات کو ظاہر کروگے، اگر تم صدقات ظاہر کر کے دوگے، (تُبْدُوْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدآءٌ، تُبْدُوْا اصل میں تُبْدُوْنَ ہے۔اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

نِعِمَّا هِيَ: یہ اچھی بات ہے، اس کی اصل عبارت نِعْمَ مَاهِيَ ہے۔ (نِعْمَ) فعل مدح اس میں ضمیر مستتر ممیز ہے، (مَا) نکرہ موصوفہ شَیْئاً کے معنیٰ میں تمیز ہے ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے، (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مخصوص بالمدح ہے، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب شرط واقع ہوگا۔

يُوَفَّ: اس کو پورا پورا دیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب۔

اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مقید ہو گئے، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رک گئے، یعنی دین کے کام میں مقید ہو کر چلنے پھرنے اور کمانے سے رک گئے، (تفسیر عثمانی) (اُحْصِرُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْصَارٌ ہے۔

ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ: زمین میں چلنا، ضَرْب مصدر ہے، اس کے ایک معنیٰ چلنے کے بھی ہیں۔

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾

گمان کرتا ہے انہیں ایک ناواقف آدمی خوشحال، اُن کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے، آپ پہچان سکتے ہیں اُن کو، اُن کے چہرے کی علامات سے، نہیں وہ سوال کرتے لوگوں سے چمٹ کر اور جو بھی تم خرچ کرو گے کوئی مال تو بلاشبہ اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔

رکوع ۵

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

۲۷۴۔ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال رات میں اور دن میں، چھپا کر اور اعلانیہ، تو اُن کے لئے اُن کا اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہوگا اُن کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ

۲۷۵۔ وہ لوگ جو کھاتے ہیں سود، نہیں وہ کھڑے ہوں گے، مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ اس کو خبطی (باولا) بنا دیا ہو شیطان نے چھو کر، یہ (حال) اِس لئے ہے، کہ وہ کہتے ہیں آخر تجارت بھی تو سُود ہی کے مثل ہے،

التَّعَفُّفِ: سوال سے بچنا، باب تفعّل کا مصدر ہے۔

سِيْمَاهُمْ: ان کی علامت، ان کی ہیئت، ان کی نشانی، (سِيْمَا) کے معنٰی علامت اور نشانی کے ہیں، اس کا مادہ سَوْمٌ ہے۔ (سِيْمَا) اصل میں سِوْمَا ہے، واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے، اس لئے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

اِلْحَافاً: لپیٹ کر، اصرار کرتے ہوئے، (اِلْحَافٌ) باب افعال کا مصدر ہے، اس کے معنٰی اصرار کرنا، لپٹنا، ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ: ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا، خَوْفٌ باب سمع سے مصدر ہے، خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے، اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ: نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے، حزن ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے، الحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ ہے۔

يَتَخَبَّطُ: وہ خبطی بنا دیتا ہے، وہ دیوانہ بنا دیتا ہے، باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَبُّطٌ۔

الْمَسُّ: چھونا، مراد جنون ہے، الْمَسُّ الْجُنُوْنُ۔ (جلالین)

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾	حالانکہ حلال کیا ہے اللہ نے بیع (تجارت) کو اور حرام کر دیا ہے اُس نے سود کو، پھر وہ شخص کہ آ گئی اس کے پاس نصیحت اُس کے رب کی طرف سے، تو وہ باز آ گیا، تو اُس کے لئے ہے جو کچھ پہلے ہو چکا۔ اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے اور جس نے دوبارہ (سودی معاملہ) کیا تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔
يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ ﴿۲۷۶﴾	۲۷۶۔ مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو اور اللہ نہیں پسند کرتا، ہر کفر کرنے والے گنہگار کو۔

حَرَّمَ الرِّبٰوا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) سود کو حرام فرما دیا۔ (رِبٰوا) کے لغوی معنیٰ زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں، جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو، ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے: الرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عِوَضٌ۔ (احکام القرآن ص ۱۰۱ ج ۲)

امام رازی نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں، ایک ادھار کا ربا، دوسرے خرید و فروخت کا ربا، زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنا مال مقررہ وقت کے لئے دوسرے کو قرض دیتے تھے اور ہر مہینہ اس کا نفع لیتے تھے، اگر مقررہ وقت پر وہ قرض ادا نہ کر سکا تو ادائیگی کا وقت بڑھانے کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھا دیتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ادھار دے کر اس پر نفع لینے کا نام ربا (سود) ہے، جس کو قرآن کریم کی آیت مذکورہ نے صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے، البتہ نبی اکرم ﷺ نے ربا کے مفہوم میں بیع و شرا کی چند صورتوں کو بھی داخل فرمایا ہے مثلاً چھ چیزوں کی خرید و فروخت میں یہ حکم فرمایا کہ اگر ان کا تبادلہ کیا جائے تو برابر سرابر اور دست بدست ہونا چاہیے، ان میں کمی بیشی کی گئی یا ادھار معاملہ کیا گیا تو ربا (سود) ہے۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) سونا (۲) چاندی (۳) گیہوں (۴) جو (۵) کھجور (۶) نمک۔

تلخیص از معارف القرآن (مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

مَا سَلَفَ: جو کچھ گزر گیا۔ ما موصولہ ہے۔ سَلَفَ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر سَلَفٌ۔

يَمۡحَقُ: وہ (اللہ تعالیٰ) مٹا دیتے ہیں، باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحۡقٌ۔

يُرۡبِىۡ: وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرۡبَاءٌ۔ اس کا مادہ رَبْوٌ ہے۔

كَفَّارٍ: بہت کفر کرنے والا، بہت ناشکری کرنے والا، كُفۡرٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَثِيۡمٍ: گناہ گار، گناہ کا کام کرنے والا، اِثۡمٌ مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾

٢٧٧۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے نیک اور قائم کیا نماز کو اور دیتے رہے زکوٰۃ، اُن کے لئے اُن کا اجر ہے اُن کے رب کے پاس اور نہ کوئی خوف ہوگا اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾

٢٧٨۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود سے (لوگوں کے ذمہ)، اگر ہو تم ایمان والے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾

٢٧٩۔ پھر اگر نہ کیا تم نے ایسا، تو تیار رہو لڑنے کے لئے اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور اگر تم توبہ کرلو (اور سود نہ لو) تو تمہارے لئے ہیں اصل تمہارے مال، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾

٢٨٠۔ اور اگر ہو (قرضدار) تنگدست تو مہلت دو خوشحال ہونے تک اور یہ کہ تمہارا معاف کر دینا بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم جانتے۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ

٢٨١۔ اور ڈرو اُس دن سے کہ تم لوٹائے جاؤ گے اُس (دن) میں اللہ کی طرف،

ذَرُوْا: تم لوگ چھوڑ دو، باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ وَذِرَ یَذَرُ وَذْرًا معنٰی چھوڑنا، اس معنٰی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

فَاْذَنُوْا: تو تم لوگ جان لو، فاء جزائیہ ہے (اِأْذَنُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ ہے، اَذِنَ لَهٗ فِي الشَّيْءِ معنٰی اجازت دینا، اَذِنَ بِالشَّيْءِ معنٰی جاننا۔

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ: تمہارے اصل اموال۔ رُءُوْسٌ سر، اصل، واحد رَأْسٌ، اَمْوَالٌ، مَالٌ کی جمع۔ مضاف۔ کُمْ ضمیر مذکر حاضر۔ مضاف الیہ۔

مَيْسَرَةٍ: آسودگی، آسانی، فراخی۔

اَنْ تَصَدَّقُوْا: تمہارا صدقہ کرنا، مراد معاف کرنا ہے، اَنْ مصدریہ کی وجہ سے مصدر کے معنٰی میں ہوگیا، تَصَدَّقُوْا اصل میں تَتَصَدَّقُوْنَ ہے، تخفیف کے لئے شروع میں ایک تاء کو حذف کر دیا گیا اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے آخر نون جمع ساقط ہوگیا، تَصَدَّقُوْا ہوگیا۔

ع ٣٨/٨

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

پھر پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو، اُس کا جو کچھ اُس نے کمایا اور وہ نہیں ظلم کئے جائیں گے۔

۲۸۲۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم آپس میں لین دین کرو اُدھار کا، کسی میعادِ معین کے لئے تو اُسے لکھ لیا کرو اور چاہیئے کہ لکھے تمہارے درمیان ایک کاتب انصاف کے ساتھ اور نہ انکار کرے کاتب اِس سے کہ وہ لکھے، جس طرح اسے اللہ نے سکھایا، تو چاہیئے کہ وہ لکھے اور تحریر لکھوائے، وہ شخص جس پر قرض ہے اور چاہیئے کہ وہ ڈرے اللہ سے جو اُس کا رب ہے اور نہ کم کرے اس میں سے کوئی چیز، پھر اگر ہو وہ شخص کہ جس پر قرض ہے کم عقل یا ضعیف یا نہیں وہ استطاعت رکھتا کہ تحریر لکھوائے وہ خود، تو چاہیئے کہ لکھوائے اس (مقروض) کا ولی انصاف کے ساتھ اور تم گواہ بنا لو دو گواہ، اپنے (مسلمان) مرَدوں میں سے، پھر اگر نہ موجود ہوں دو مرَد، تو ایک مرَد اور دو عورتیں، ایسے لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو بطور گواہ، تا کہ (اگر) بھُول جائے اُن میں سے ایک (عورت) تو یاد کرا دے اُن میں سے ایک دوسری کو

تُوَفّٰى: اس کو پورا دیا جائے گا، باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ۔

اِذَا تَدَايَنْتُمْ: جب تم آپس میں ایک دوسرے سے قرض کا معاملہ کرو۔ (تَدَايَنْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَدَايُنٌ۔

لَا يَاْبَ كَاتِبٌ: لکھنے والا انکار نہ کرے، باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ۔ (يَاْبَ) اصل میں يَاْبىٰ ہے، لائے نہی کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہوگئی، (كَاتِبٌ) لکھنے والا، كِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

لِيُمْلِلْ: چاہیے کہ وہ لکھوائے، باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِملَالٌ۔

لَا يَبْخَسْ: وہ نہ گھٹائے، وہ کم نہ کرے، باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَخْسٌ۔

سَفِيْهاً: بے عقل، ناسمجھ جمع: سُفَهَآءُ۔ اس کا مصدر سَفَهٌ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

اِسْتَشْهِدُوْا: تم لوگ گواہ بنالو، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِشْهَادٌ۔

الشُّهَدَآءُ: گواہ لوگ، واحد: شَهِيْدٌ۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

اور نہ انکار کریں گواہ، جب بھی وہ بلائے جائیں اور نہ تساہلی کرو لکھنے میں (معاملہ) چھوٹا ہو یا بڑا، اُس کے مقررہ وقت تک، یہ (لکھنا) زیادہ قرینِ انصاف ہے اللہ کے نزدیک اور بہت درست رکھنے والا ہے گواہی کے لئے اور زیادہ قریب ہے اِس سے کہ نہ تم شک میں پڑو، مگر یہ کہ ہو لین دین دست بدست (آمنے سامنے جس طرح) تم لیتے دیتے ہو آپس میں، سو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ، یہ کہ نہ لکھو تم اُس کو اور گواہ بنا لو جب تم آپس میں سودا کرلو، اور نہ نقصان پہنچایا جائے کاتب کو اور نہ گواہ کو اور اگر تم ایسا کرو گے تو بیشک یہ نافرمانی ہے جس کا گناہ ہوگا تمہیں اور ڈرو اللہ سے اور سکھاتا ہے تم کو اللہ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ

۲۸۳۔ اور اگر ہو تم سفر میں اور نہ تم پاؤ کوئی کاتب، تو رہن (کے طور پر) قبضے میں دے دی جائے (کوئی چیز)،

لَا تَسْـَٔمُوْا: تم لوگ کاہلی نہ کرو، تم لوگ نہ اکتاؤ، باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَئَآمَةٌ۔

اَقْسَطُ: زیادہ انصاف والا، یہ قِسطٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اَقْوَمُ: زیادہ درست رکھنے والا، زیادہ قائم رکھنے والا، یہ قِیَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

تِجَارَةً حَاضِرَةً: نقد تجارت، ہاتھوں ہاتھ تجارت، تجارۃٌ باب نصر سے مصدر ہے۔

تُدِیْرُوْنَهَا: تم اس کو گھماتے ہو، مراد لین دین کرنا ہے، (تُدِیْرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدَارَةٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اور اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

اِذَا تَبَایَعْتُمْ: جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو، (تَبَایَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَایُعٌ۔

لَا یُضَارَّ: اس کو تکلیف نہ دی جائے، باب مفاعلة سے فعل نہی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَضَارَّةٌ (لَا یُضَارَّ) کی اصل لَا یُضَارَرُ ہے لائے نہی کی وجہ سے آخر میں جزم آ گیا، دو حرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے ادغام کرنے کے لئے پہلی راء کو ساکن کردیا، پھر اجتماع ساکنین ہوگیا، اس لئے دوسری راء کو فتحہ دے دیا، جو سب سے آسان حرکت ہے، لَا یُضَارَّ ہوگیا۔

رِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ: رہن رکھائی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں، گروی رکھی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں۔ (رِهَانٌ) کا واحد: رَهْنٌ یعنی گروی رکھی ہوئی چیز، (مَقْبُوْضَةٌ) قبضہ میں دی ہوئی چیز، قَبْضٌ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۟﴿۲۸۳﴾ ع ۳۹ / ۷

پھر اگر اعتبار کرلے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا، تو چاہئے کہ ادا کرے وہ شخص، جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اپنی امانت اور ڈرتا رہے وہ اللہ سے، جو اُس کا رب ہے اور نہ چھپاؤ تم گواہی کو اور جو شخص چھپائے گا اس گواہی کو تو بیشک گنہگار ہے اس کا دل اور اللہ اُن کو جو تم عمل کرتے ہو خوب جاننے والا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

۲۸۴۔ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور اگر تم ظاہر کرو اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے یا تم چھپاؤ اُس کو، (بہرحال) تم سے حساب لے گا اُس کا اللہ، پھر وہ بخش دے گا جس کو چاہے گا اور عذاب دے گا جس کو چاہے گا، اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ

۲۸۵۔ ایمان لائے رسول اُس (ہدایت) پر، جو نازل ہوئی اُس کی طرف، اس کے رب کی طرف سے اور مومن بھی، سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر (کہتے ہیں) نہیں ہم فرق کرتے کسی کے درمیان اُس کے رسولوں میں سے اور کہا! انہوں نے کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، طالب ہیں ہم تیری بخشش کے،

اُؤْتُمِنَ: اس کا اعتبار کیا گیا، باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِئْتِمَانٌ۔

اِنْ تُبْدُوْا: اگر تم ظاہر کرو گے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَآءٌ۔ اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے (تُبْدُوْا) اصل میں تُبْدُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا نون گر گیا ہے۔

قَدِيْرٌ: بہت قدرت رکھنے والا، قُدْرَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

مَلٰٓئِكَتِهٖ: اس کے (اللہ تعالیٰ کے) فرشتے، واحد: مَلَکٌ ہے۔ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام)

غُفْرَانَکَ: ہم آپ سے آپ کی بخشش چاہتے ہیں، فعل محذوف کی وجہ سے (غُفْرَانَکَ) مصدر منصوب ہے، اس کی اصل عبارت نَسْئَلُکَ غُفْرَانَکَ ہے۔ (تفسیر جلالین) (غُفْرَانَ) مصدر مضاف اور (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ
نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ
لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع ۸

اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔
۲۸۶۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو، مگر اُس کی وسعت کے مطابق، اسی کے لئے ہے وہ، جو اس نے کمائی اور اُسی پر ہے (وبال) اُس کا جو اُس نے (برائی) کمائی، اے ہمارے رب! نہ مؤاخذہ کرنا ہمارا، اگر ہم بھول جائیں یا ہم چوک جائیں، اے ہمارے رب! اور نہ ڈالئے ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ تو نے ڈالا تھا اُن لوگوں پر، جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ، جس کی نہیں ہے ہم میں طاقت اس کی اور درگزر فرما ہم سے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولا ہے، پس تو ہماری مدد فرما کافر قوم پر۔

اَلْمَصِيْرُ: ٹھکانہ، لوٹنے کی جگہ، قرارگاہ۔ صَارَ باب ضرب سے اسم ظرف مکان مصدر صَيْرٌ۔
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ مکلف نہیں بناتے، اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتے ہیں، (لَا يُكَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيْفٌ۔
لَا تُؤَاخِذْنَا: آپ ہماری پکڑ نہ فرمائیے، آپ ہم پر دارو گیر نہ فرمائیے۔ (لَا تُؤَاخِذْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُؤَاخَذَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا: آپ ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ ڈالئے، آپ ہمارے اوپر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے، (لَا تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔ (اِصْرٌ) بھاری بوجھ مراد سخت حکم ہے۔ جمع: آصَارٌ۔
لَا تُحَمِّلْنَا: آپ ہمارے اوپر نہ لا دیئے، آپ ہمارے اوپر بار نہ ڈالئے، (لَا تُحَمِّلْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْمِيْلٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
اُعْفُ عَنَّا: آپ ہم سے درگزر فرما دیجئے، آپ ہم کو معاف فرما دیجئے۔ (اُعْفُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَفْوٌ۔
اَنْتَ مَوْلٰنَا: آپ ہمارے مالک ہیں، آپ ہمارے کارساز ہیں (مَوْلٰنَا) مضاف اور مضاف الیہ ہیں، (مَوْلٰى) کے معنی آقا، مالک اور کارساز، جمع مَوَالِيْ ہے۔
اُنْصُرْنَا: آپ ہماری مدد فرمائیے، باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصْرٌ وَ نُصْرَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
الْكٰفِرِيْنَ: کفر کرنے والے، کافر لوگ، كُفْرٌ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے، واحد: كَافِرٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اٰیَاتُهَا ۲۰۰ | (۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّةٌ (۸۹) | رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾

۱۔ الف۔لام۔میم۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴿۲﴾

۲۔اللہ،نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے، ہمیشہ زندہ، (پوری کائنات کو) قائم رکھنے والا ہے۔

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ﴿۳﴾

۳۔اُس نے نازل کی ہے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ، تصدیق کرتی ہے اُن کتابوں کی جو اِس سے پہلے تھیں اور اُسی نے نازل کی تورات اور انجیل۔

مِنْ قَبْلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ

۴۔اِس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لئے اور اُسی نے نازل کیا فرقان، بیشک جن لوگوں نے انکار کیا، آیاتِ الٰہی کا اُن کے لئے ہے عذاب، سخت ترین

اَلْحَیُّ: ہمیشہ زندہ رہنے والا، حَیَاةٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اَلْقَیُّوْمُ: بہت قائم رکھنے والا، بہت سنبھالنے والا، قِیَامٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

نَزَّلَ عَلَیْکَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ پر (کتاب) نازل فرمائی۔ (نَزَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْزِیْلٌ۔

مُصَدِّقًا: تصدیق کرنے والی (کتاب) لفظی ترجمہ، تصدیق کرنے والا، باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَصدیق، حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

اَلتَّوْرٰةَ: آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

اَلْاِنْجِیْلَ: آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

اَلْفُرْقَانَ: حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیزیں، اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں۔ (بیان القرآن) (فُرْقَانٌ) مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴

اور اللہ زبردست، بدلہ لینے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝۵

۵۔ بیشک اللہ (وہ ہے) کہ نہیں پوشیدہ اس سے کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶

۶۔ وہی تو ہے جو شکل وصورت بناتا ہے تمہاری رحموں (ماں کے پیٹوں) میں جیسی چاہے، نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے، وہ زبردست، بڑی حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ

۷۔ وہی ہے جس نے نازل کی آپ پر کتاب، اِس کی بعض آیتیں محکم ہیں، وہی ہیں اصل کتاب اور کچھ دوسری متشابہات ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ تو پیچھے لگتے ہیں اُن آیتوں کے جو متشابہ ہیں اُن میں سے تلاش کرنے کے لئے فتنہ اور تلاش کرنے کے لئے اُن کی تاویل، حالانکہ نہیں جانتا اُن کی تاویل (کوئی بھی) سوائے اللہ کے

عَزِيْزٌ: بہت زبردست، بہت غلبہ والا، (عِزَّةٌ) مصدر سے صیغہ مبالغہ، واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

ذُوْ اِنْتِقَامٍ: بدلہ لینے والا، یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (اِنْتِقَامٌ) باب افتعال کا مصدر ہے۔

مُحْكَمٰتٌ: باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: مُحْكَمَةٌ اور مصدر اِحْكَامٌ ہے، محکم ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر ہوں۔

اُمُّ الْكِتٰبِ: اصل کتاب، کتاب کی اصل، اس سے مراد وہ آیتیں ہیں کہ جن پر احکام کا دارومدار ہے، علامہ سیوطی فرماتے ہیں: اُمُّ الْكِتٰبِ اَصْلُهُ الْمُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْاَحْكَامِ۔ (تفسیر جلالین)

مُتَشٰبِهٰتٌ: اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، واحد: مُتَشَابِهَةٌ۔ اور تَشَابُهٌ ہے، متشابہ ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر نہ ہوں۔

زَيْغٌ: کجی، ٹیڑھا پن، شک وشبہ، حق سے انحراف، باب ضرب سے مصدر ہے۔

تَشَابَهَ: وہ مشتبہ ہوگیا، وہ متشابہ ہوگیا، باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشَابُهٌ۔

اِبْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ: اس کی (غلط) تفسیر تلاش کرنے کے لئے، (اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے، اس کے معنی تلاش کرنا، طلب کرنا، (تَاْوِيْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے اس کے معنی تفسیر کرنا، (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع متشابہٌ ہے۔

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑦	اور وہ لوگ جو پختہ ہیں علم میں، وہ کہتے ہیں! ہم ایمان لائے اُس پر، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں نصیحت حاصل کرتے مگر عقلمند ہی۔
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧	۸۔اے ہمارے رب! نہ تو ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو، بعد اِس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور عطا کر ہمیں اپنے پاس سے رحمت یقینا تو ہی ہے بڑا عطا کرنے والا۔
رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨ ع	۹۔اے ہمارے رب! بیشک تو جمع کرنے والا ہے انسانوں کو ایک دن، کہ نہیں ہے شک اس (کے آنے) میں، بلاشبہ اللہ خلاف نہیں کرتا اپنے وعدے کے۔

اَلرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ: مضبوط علم والے، جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں، (اَلرَّاسِخُوْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: رَاسِخٌ اور مصدر رُسُوْخٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

يَذَّكَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ (يَذَّكَّرُ) اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

اُولُوا الْاَلْبَابِ: عقل مند لوگ، اہل عقل، یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (اُولُوْا) ذُوْ کی جمع ہے، (خلاف قیاس) اَلْبَابٌ کا واحد: لُبٌّ معنیٰ عقل۔

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا: آپ ہمارے دلوں کو نہ پھیریئے، آپ ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے، (لَا تُزِغْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِزَاغَةٌ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

هَدَيْتَنَا: آپ نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی۔ (هَدَيْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هِدَايَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

هَبْ لَنَا: آپ ہم کو عطا فرما دیجئے، (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے، (لَنَا) لام حرف جر (نَا) ضمیر جمع متکلم مجرور ہے۔

لَدُنْكَ: تیری طرف سے لَدُنْ مضاف، کَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ۔

اَلْوَهَّابُ: بہت زیادہ عطا فرمانے والا، بہت زیادہ دینے والا، وَهْبٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ: وہ (اللہ تعالیٰ) وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا يُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر (اِخْلَافٌ۔ (اَلْمِيْعَادَ) کے معنیٰ وعدہ، جمع مَوَاعِيْدُ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾

۱۰۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، ہرگز نہیں بچاسکیں گے اُن کو اُن کے مال اور نہ اُن کی اولادیں، اللہ (کی گرفت) سے، کچھ بھی اور یہی لوگ ہیں ایندھن آگ کا۔

کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

۱۱۔ اُن کا حال آلِ فرعون کے حال کی طرح ہے اور اُن لوگوں کے حال کی طرح ہے جو ان سے پہلے تھے، انہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو سو پکڑ لیا اُن کو اللہ نے اُن کے گناہوں کے سبب اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾

۱۲۔ کہہ دیجئے! اُن لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا عنقریب تم مغلوب کئے جاؤ گے اور تم اکٹھے کئے جاؤ گے جہنم کی طرف اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

قَدْ کَانَ لَکُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰی کَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ؕ

۱۳۔ یقیناً ہے تمہارے لئے بڑی نشانی اُن دو گروہوں میں، جو ایک دوسرے سے باہم (لڑائی کے لئے) ملے، ایک گروہ لڑتا تھا اللہ کی راہ میں اور دوسرا گروہ کافر تھا، وہ (مسلمان) دیکھ رہے تھے اُن کو اپنے سے دوگُنا اپنی کھلی آنکھوں سے

لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ: وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کے کام نہیں آئیں گے، وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کو نفع نہیں پہنچائیں گے، (لَنْ تُغْنِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَآءٌ۔

وَقُوْدُ النَّارِ: آگ کا ایندھن، (وَقُوْدُ) کے معنٰی ایندھن (النَّار) کے معنٰی آگ۔

کَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ: فرعون کے متعلقین کی حالت کی طرح، فرعون کے متعلقین کی عادت کی طرح، (کَ) حرف جر مثل کے معنٰی میں ہے، (دَأْبٌ) کے معنٰی عادت اور حالت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا: ان لوگوں (کافروں) نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، (کَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ۔

شَدِیْدُ الْعِقَابِ: سخت سزا دینے والا، (شَدِیْدٌ) کے معنٰی سخت، عِقَابٌ کے معنٰی سزا، عِقَابٌ باب مفاعلة کا مصدر ہے معنٰی سزا دینا۔

تُحْشَرُوْنَ: تم لوگ جمع کئے جاؤ گے، باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَشْرٌ۔

المِهَادُ: ٹھکانہ۔ جمع: اَمْهِدَةٌ۔

اِلْتَقَتَا: وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ۔ اس کا مادہ لَقْیٌ ہے۔

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ

اور اللہ قوت دیتا ہے اپنی نُصرت کے ساتھ، جس کو چاہتا ہے، بیشک اِس میں عبرت ہے، اہلِ بصیرت کے لئے۔

۱۴۔ مزیّن کردی گئی ہے انسانوں کے لئے محبت (نفسانی) خواہشوں کی عورتوں سے اور بیٹوں سے، اور جمع کئے ہوئے خزانوں سے، سونے کے اور چاندی کے اور نشان زدہ گھوڑوں سے اور چوپایوں سے اور کھیتی سے، یہ سب سازوسامان ہے دنیاوی زندگی کا اور اللہ ہی کے پاس ہے بہترین ٹھکانا۔

۱۵۔ کہہ دیجئے! کیا میں تمہیں خبر دوں وہ چیز جو زیادہ بہتر ہے تمہاری اُن چیزوں سے، اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، اُن کے رب کے پاس باغات ہیں،

يُؤَيِّدُ: وہ (اللہ تعالیٰ) قوت دیتے ہیں، باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَائِيْدٌ۔

عِبرَةٌ: عبرت، نصیحت، جمع: عِبَرٌ۔

اُولِى الْاَبْصَارِ: دیکھنے والے، (اُولِيْ) حالت جر میں ہے، (اُوْلُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ اَبصَارٌ کا واحد بَصَرٌ ہے، معنی آنکھ اور نگاہ۔

الشَّهَوَاتِ: مرغوب چیزیں، پسندیدہ چیزیں، واحد: شَهْوَةٌ۔

النِّسَاءِ: عورتیں، واحد: اِمْرأَةٌ (خلاف قیاس)۔

الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ: جمع کئے ہوئے خزانے، (الْقَنَاطِيْرُ) کا واحد: قِنْطَارٌ۔ معنی خزانہ، مال کثیر، (مُقَنْطَرَةٌ) جمع کی ہوئی، باب بعثر سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر قَنْطَرَةٌ۔

الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ: نشان لگائے ہوئے گھوڑے۔ (الخيلُ) کے معنی گھوڑے جمع: خُيُولٌ (المُسَوَّمَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَسْوِيْمٌ۔

الْاَنْعَامِ: چوپائے، مویشی (پالتو جانور) واحد: نَعَمٌ۔

حُسْنُ الْمَاٰبِ: اچھا ٹھکانا، اس سے مراد جنت ہے (جلالین) (المَاٰبُ) اٰبَ يَئُوْبُ اَوْباً۔ باب نصر سے ظرف مکان ہے۔

اَؤُنَبِّئُكُمْ: کیا میں تم کو خبر دوں۔ (اَ) برائے استفہام، (ؤُنَبِّئُكُمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

جَنّٰتٌ: باغات، جنتیں، واحد: جَنَّةٌ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتوں سے نوازیں گے، (دار الثواب)

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾

بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں، وہ ہمیشہ رہیں گے اُن میں اور بیویاں ہیں پاکیزہ اور رضامندی ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾

١٦۔وہ لوگ جو کہتے ہیں! اے ہمارے رب، بیشک ہم ایمان لائے لہٰذا تو ہمیں بخش دے، ہمارے گناہ اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

١٧۔(وہ) جو صبر کرنے والے ہیں اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور خرچ کرنے والے (اللہ کی راہ میں) اور مغفرت طلب کرنے والے سحری کے اوقات میں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

١٨۔گواہی دی اللہ نے اس بات کی، کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی،

اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ: پاک صاف بیویاں، (اَزْوَاج) کا واحد: زَوْجٌ ہے، یہ لفظ اضداد میں سے ہے یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے، یہاں اَزْواج سے مراد بیویاں ہیں۔ مَطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَطْهِيْرٌ ہے۔

رِضْوَانٌ: رضامندی۔ رضا، مرضی، رَضِيَ باب سمع سے مصدر ہے۔ بڑی رضامندی اور خوشنودی کو رضوان کہتے ہیں۔

بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ: بندوں کو دیکھنے والا، (بَصِيْرٌ) معنی دیکھنے والا، (بَصَرٌ) سے صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، اس کی جمع بُصَرا آئی ہے (اَلْعِبَادُ) کے معنیٰ بندے، واحد: عَبْدٌ ہے۔

قِنَا عَذَابَ النَّارِ: آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَايَةٌ مادہ وَقْيٌ ہے، (نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارَ مفعول ثانی ہے۔

الْقٰنِتِيْنَ: فرمانبرداری کرنے والے، اطاعت کرنے والے، قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد قَانِتٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْمُنْفِقِيْنَ: (نیک کاموں میں اپنا مال) خرچ کرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، واحد: مُنْفِقٌ اور مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

اَلْمُسْتَغْفِرِيْنَ: مغفرت طلب کرنے والے، معافی مانگنے والے، باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، واحد مُسْتَغْفِرٌ اور مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

اَلْاَسْحَارِ: صبح کے اوقات۔ سَحَرٌ واحد۔

اُولُوا الْعِلْمِ: علم والے، اہل علم، یہاں اہل علم سے مراد انبیاء علیہم السلام اور مؤمنین ہیں۔ (تفسیر جلالین) (اُولُوا) خلاف قیاس ذُو کی جمع ہے۔

قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾

(اس حال میں کہ) وہ قائم ہے انصاف کے ساتھ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، وہ زبردست خوب حکمت والا ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

۱۹۔ بیشک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور نہیں اختلاف کیا (دین میں) اُن لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اُس کے بعد، کہ آچکا ہے اُن کے پاس (صحیح) علم (محض) آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور جو کوئی انکار کرے گا اللہ کی آیات (احکام) کے ساتھ تو بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع ۱۱

۲۰۔ پھر اگر وہ آپ سے حجت بازی کریں، تو کہہ دیجئے! کہ میں نے جھکا دیا اپنا چہرہ اور انہوں نے بھی، جنہوں نے میری اتباع کیا اور کہہ دیجئے! ان لوگوں سے بھی جو دیئے گئے کتاب اور اَن پڑھوں سے، کیا تم اسلام لاتے ہو، پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ منہ پھیر لیں، تو صرف آپ کے ذمہ (پیغام) پہنچا دینا ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اپنے بندوں کو۔

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ: بہت زبردست، بہت حکمت والا، (الْعَزِيْزُ) عِزَّةٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اور (الْحَكِيْمُ) حِكْمَةٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

بَغْيًا: سرکشی، زیادتی، ضد۔ مصدر ہے۔

اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ: میں نے اپنے چہرے کو فرمانبردار بنالیا، میں نے اپنے چہرے کو تابع دار بنایا، (اَسْلَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْلَامٌ (وَجْهِيَ) اس میں وَجْهٌ کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ واقع ہے۔

اَلْاُمِّيّٖنَ: ان پڑھ لوگ، مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد: اُمِّيٌّ ہے۔

اِهْتَدَوْا: ان لوگوں نے سیدھی راہ پائی، ان لوگوں نے ہدایت پائی، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَآءٌ اور مادہ هُدًى ہے۔

تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے اعراض کیا، ان لوگوں نے روگردانی کی، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيَ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

۲۱۔ بیشک وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں اللہ کی آیات کے ساتھ اور وہ قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور وہ قتل کرتے ہیں اُن لوگوں کو جو حکم دیتے ہیں انصاف کے ساتھ لوگوں میں سے، تو ان کو خوشخبری سنا دیجئے عذاب دردناک کی۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

۲۲۔ یہی ہیں وہ لوگ، کہ برباد ہوگئے اُن کے اعمال دنیا میں اور آخرت میں بھی اور نہیں (ہے) اُن کے لئے کوئی مددگار۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

۲۳۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا! اُن لوگوں کی طرف، جنہیں دیا گیا تھا کچھ حصہ کتاب میں سے، وہ بلائے جاتے ہیں کتاب اللہ کی طرف تا کہ وہ (کتاب) فیصلہ کرے اُن کے درمیان، پھر منہ پھیر لیتا ہے ایک فریق اس میں سے اس حال میں کہ وہ اعراض کرنے والے ہوتے ہیں۔

بَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ: آپ ان (کافروں) کو دردناک عذاب کی خوش خبری دیدیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے، تَبْشِير کے معنٰی خوش خبری دینا، یہ لفظ اچھی چیز کی خبر دینے کے لئے آتا ہے، اور یہاں دردناک عذاب کی خبر دینے کے لئے تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنٰی کو مراد لیا جائے اس لئے یہاں (تبشیر) انذار یعنی ڈرانے کے معنٰی میں ہے۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ: (حَبِطَتْ) ان کے (نیک) اعمال ضائع ہو گئے، ان کے (نیک) اعمال غارت ہو گئے، (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبَطٌ۔ (اَعْمَالٌ) مضاف اس کا واحد عَمَلٌ ہے، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل واقع ہے۔

نّٰصِرِيْنَ: مددگار۔ اسم فاعل جمع مذکر بحالت جر ہے۔ واحد نَاصِرٌ ہے۔

اُوْتُوْا: (جنہیں) دیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِيْتَاءٌ۔

يُدْعَوْنَ: وہ بلائے جاتے ہیں۔ دَعْوَةٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِنْهُمْ: ان میں سے ایک جماعت پیٹھ پھیر لیتی ہے، (يَتَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّى، فَرِيْقٌ کے معنٰی جماعت جمع اَفْرِقَاءٌ اور اَفْرِقَةٌ اور فُرُوْقٌ ہے، فِرْقَةٌ سے بڑی جماعت کے لئے فَرِيْقٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴

۲۴۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بیشک وہ کہتے ہیں کہ! ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں آگ مگر چند دن گنتی کے اور اُن کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اُن کے دین کے بارے میں، اُن باتوں نے جو تھے وہ گڑھا کرتے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۵

۲۵۔ پھر کیا حال ہوگا جب ہم جمع کریں گے اُن کو اُس دن، کہ نہیں کوئی شک اُس کے آنے میں اور پورا بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو اُس کے (عملوں کا) جو اُس نے کمایا اور (اُن پر) نہیں ظلم کیا جائے گا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶

۲۶۔ کہہ دیجئے! اے اللہ اے مالک بادشاہی کے! تو ہی دیتا ہے بادشاہی جسے چاہے اور چھین لیتا ہے بادشاہی جس سے تو چاہے اور تو ہی عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور تو ہی ذلت دیتا ہے جسے چاہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہے خیر، بیشک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ: ہرگز ہم کو آگ نہیں لگے گی، ہرگز ہم کو آگ نہیں پہنچے گی۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

مَّعْدُوْدٰتٍ: گنے ہوئے، گنی ہوئی۔ عَدَّ، يَعُدُّ، عَدّاً باب نصر سے اسم مفعول جمع مؤنث واحد مَعْدُوْدَةٌ۔

غَرَّهُمْ: اس نے (ان کی تراشی ہوئی باتوں نے) ان کو دھوکے میں ڈال دیا، (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (هم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

يَفْتَرُوْنَ: وہ گڑھا کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِفْتِرَاءٌ۔

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ: ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا، یہ بدلہ آخرت میں دیا جائے گا لیکن اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے، (وُفِّيَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ اور مادہ وَفْيٌ۔

تُؤْتِيْ الْمُلْكَ: آپ ملک عطا فرماتے ہیں، آپ حکومت عطا فرماتے ہیں، (تُؤْتِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ (مُلْكٌ) کے معنیٰ حکومت اور سلطنت، جمع: مَمَالِيْكُ۔

تَنْزِعُ الْمُلْكَ: آپ ملک چھین لیتے ہیں، آپ حکومت چھین لیتے ہیں۔ (تَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَزْعٌ۔

تُعِزُّ: آپ عزت عطا فرماتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِعْزَازٌ۔

تُذِلُّ: آپ ذلیل فرماتے ہیں، آپ پست کردیتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْلَالٌ۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ
شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾
قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ
اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ڔ
وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ڔ

۲۷۔ تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور تو داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور تو نکالتا ہے جاندار کو بے جان سے اور تو نکالتا ہے بے جان کو جاندار سے اور تو رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب۔

۲۸۔ نہ بنائیں، مومن کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے اور جو کرے گا ایسا تو نہیں ہے اُس کا اللہ سے کوئی تعلق، سوائے یہ کہ تم بچنا چاہو اُن (کے شرور) سے کسی قسم کا بچنا اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنی ذات سے اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کو لوٹ کر جانا۔

۲۹۔ کہہ دیجئے! اگر تم چھپاؤ (وہ بات) جو تمہارے سینوں میں ہے یا تم اُسے ظاہر کرو، جانتا ہے اسے اللہ اور وہ تو جانتا ہے (ہر اُس چیز کو) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

۳۰۔ جس دن پائے گا ہر نفس، وہ جو کی ہوگی اُس نے کوئی نیکی، اپنے سامنے حاضر کیا ہوا اور وہ بھی جو اُس نے کی ہوگی کوئی برائی،

تُوْلِجُ اللَّيْلَ: آپ رات کو (دن میں) داخل فرماتے ہیں، (تُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر اور مصدر اِیْلَاجٌ ہے۔

تُوْلِجُ النَّهَارَ: آپ دن کو (رات میں) داخل فرماتے ہیں، (تُوْلِجُ) کی تحقیق لغوی ماقبل میں گذر چکی ہے۔

اَلْحَيَّ: زندہ، جاندار، جمع اَحْیَآءٌ۔

اَلْمَيِّتِ: مردہ، بے جان جمع: مَيِّتُوْنَ، مَوْتٰی۔

لَا يَتَّخِذِ: نہ بنائیں۔ باب افتعال سے فعل نہی صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِتِّخَاذٌ۔

اَوْلِيَاءَ: دوست، واحد: وَلِیٌّ۔

تُقٰىةً: کسی قسم کا بچنا۔ وَقٰی، يَقِيْ کا مصدر ہے۔

اِنْ تُخْفُوْا: اگر تم چھپاؤ۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر تُخْفُوْا اصل میں تُخْفُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے نونِ اعرابی ساقط ہوگیا۔ مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔

تُبْدُوْهُ: اگر اسے ظاہر کرو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر یہ اِنْ تُخْفُوْا پر عطف ہے۔ اس لئے ان شرطیہ کی وجہ سے تُبْدُوْنَ سے تُبْدُوْا ہوگیا نون اعرابی گر گیا مصدر اِبْدَاءٌ۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔

مُحْضَرًا: حاضر کیا ہوا، سامنے لایا ہوا، باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اِحْضَارٌ۔

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗۤ اَمَدًا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع

تو وہ آرزو کرے گا کہ کاش کہ ہو! اُس کے درمیان اور اُس (کی برائی) کے درمیان فاصلہ بہت دور کا اور ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنی ذات سے اور اللہ نہایت شفیق ہے اپنے بندوں پر۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

۳۱۔ کہہ دیجئے! اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو اتباع کرو میری، محبت کرے گا تم سے اللہ اور بخش دے گا تمہارے لئے تمہارے گناہ اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

۳۲۔ کہہ دیجئے! اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بلا شبہ اللہ نہیں پسند کرتا کافروں کو۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾

۳۳۔ بیشک اللہ نے منتخب فرمایا آدمؑ کو اور نوحؑ کو آلِ ابراہیمؑ کو اور آلِ عمران کو جہانوں پر۔

تَوَدُّ: (ہر شخص) تمنا کرے گا، (ہر شخص) آرزو کرے گا، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

اَمَدًا بَعِيْدًا: دور دراز کی مسافت، دور دراز کا فاصلہ، اَمَدٌ کے معنٰی غایت، مدت، جمع: آمَادٌ۔

يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ تم کو (اپنی ذات پاک) سے ڈراتے ہیں، (يُحَذِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْذِيْرٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

رَءُوْفٌ: بہت مہربان، نہایت مہربان، رَأْفَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ: تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ (تُحِبُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ۔

فَاتَّبِعُوْنِيْ: تو تم میری پیروی کرو، تو تم میرا اتباع کرو، (فاء) جزائیہ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ (نِيْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا: پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں، (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ۔

اِصْطَفٰى: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پسند فرمایا، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَآءٌ۔

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ﴿۳۴﴾

۳۴۔(یہ) اولاد ہیں ایک دوسرے کی اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾

۳۵۔جب کہا عمران کی بیوی نے! اے میرے رب! بیشک میں نے نذر مانی ہے تیرے لئے اس (بچے) کی جو کچھ میرے پیٹ میں ہے، وہ (تیرے نام پر) آزاد ہوگا، سو قبول فرما مجھ سے یہ، بیشک تو ہی ہے خوب سننے والا، خوب جاننے والا۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۗ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾

۳۶۔پھر جب اُس نے اُسے جنا (لڑکی) تو کہا! اے میرے رب بیشک میں تو جنی ہوں لڑکی، جبکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ اُس نے کیا جنا ہے اور نہیں ہے کوئی لڑکا اس لڑکی جیسا اور بیشک میں نے اس کا نام رکھا مریمؑ اور بیشک میں اُسے تیری پناہ میں دیتی ہوں اور اُس کی اولاد کو بھی شیطان مَردود سے۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ: بہت سننے والا، بہت جاننے والا، سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

اِمْرَأَتُ عِمْرَانَ: عمران کی بیوی، ان کا نام حضرت حنّہ ہے، (تفسیر جلالین) یہ حضرت مریم کی والدہ صاحبہ ہیں، اپنے زمانہ کی بہت نیک اور بزرگ خاتون ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ مجھے ایک بچہ عنایت فرما دیجئے، جب ان کو حمل ٹھہر گیا تو انہوں نے نذر مانی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے آزاد کر دوں گی، بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے ہی کو آزاد کیا جاتا تھا، اور ان کو پوری امید تھی کہ لڑکے کی پیدائش ہوگی، لیکن حکمت خداوندی سے لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام انہوں نے مریم رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے پروردگار اس کو میری طرف سے قبول فرما لیجئے، یہی حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

نَذَرْتُ: میں نے نذر مانی ہے۔ باب نَصَرَ و ضَرَبَ دونوں سے مستعمل ہے۔ فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر نَذْرٌ و نُذُورٌ۔

مُحَرَّراً: آزاد کیا ہوا، باب تفعیل سے اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر، مصدر تَحْرِيْرٌ۔

وَضَعْتُهَآ: اس نے اسے جنا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر وَضْعٌ۔ هَا ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول۔

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ: میں نے اس کا نام مریم رکھا، (سَمَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسمِيةٌ (ها) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول (مَرْيَمَ) مفعول ثانی ہے۔

أُعِيْذُهَا بِكَ: میں اس کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں، (أُعِيْذُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعَاذَة (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ پھر قبول کیا اُس (لڑکی) کو اس کے رب نے احسن طریقہ سے اور پرَ وان چڑھایا اسے بہترین انداز سے اُس نے اس کا کفیل (سرپرست) بنایا اُس کا زکریاؑ کو، جب بھی داخل ہوتے اس کے پاس زکریاؑ محراب (حجرے) میں، تو پاتے اُس کے پاس کچھ کھانے کی چیزیں، انہوں نے کہا اے مریمؑ! کہاں سے (آیا) ہے تیرے پاس یہ؟ اس (مریمؑ) نے کہا یہ اللہ کے یہاں سے ہے، بیشک اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بے حساب۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ

۳۸۔ وہیں دعا کی زکریاؑ نے اپنے رب سے، کہا اے میرے رب! عطا کر مجھے

اَنۡبَتَهَا نَبَاتاً حَسَناً: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو اچھی طرح بڑھایا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو عمدہ طور پر نشوونما دیا، (اَنۡبَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنۡبَاتٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے (نَبَاتاً حَسَناً) موصوف صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زکریا علیہ السلام کو ان کا سرپرست بنا دیا، (كَفَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْفِيْلٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

اَلْمِحْرَاب: مکان، کمرہ، گھر کی اچھی جگہ، امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، جمع: مَحَارِيْبُ۔

دَعَا زَكَرِيَّا: زکریا علیہ السلام نے (اپنے پروردگار سے) دعا کی، (دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ۔ یہ اصل میں دُعَاوٌ ہے، واوٗ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

زَكَرِيَّا: حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں، بنی اسرائیل میں سے ہیں، قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے، یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام اپنے معاش کے لئے بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے، آپ حضرت مریم کے خالو ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا، حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک مخصوص کمرہ میں حضرت مریم کو رکھ دیا تھا، جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم پھل ان کے پاس دیکھ کر انہیں حیرت ہوتی اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آ گئے؟ تو حضرت مریم بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں، یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں، بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

هَبْ لِيْ: آپ مجھ کو عطا فرما دیجئے، (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ (لِيْ) ضمیر مجرور متصل، واحد متکلم ہے۔

مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾

اپنی قدرت خاص سے اولاد پاکیزہ، بیشک تو خوب سننے والا ہے دعا کا۔

فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىۡ فِى الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٣٩﴾

۳۹۔ پھر آواز دی اسے فرشتوں نے! جبکہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا محراب (حجرے) میں، کہ بیشک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو ''یحییٰؑ'' کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا ایک کلمہ (عیسیٰؑ) کی، جو اللہ کی طرف سے ہے اور سردار ہوگا اور بہت ضبط کرنے والا نفس کا اور نبی ہوگا صالحین میں سے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّقَدۡ بَلَغَنِىَ الۡكِبَرُ وَامۡرَاَتِىۡ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾

۴۰۔ (زکریاؑ نے) کہا! اے میرے رب! کہاں سے ہوگا میرے لڑکا، جبکہ یقیناً میں ہو چکا ہوں بوڑھا اور بیوی میری بانجھ ہے (فرشتے نے) کہا' اسی طرح' اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

مِنۡ لَّدُنۡكَ: اپنی قدرت خاص سے لَدُنۡ۔ نزدیک، پاس مضاف ہے (اسم ظرف ہے) كَ ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً: اچھی اولاد، پاکیزہ اولاد، ذُرِيَّةٌ کی جمع: ذُرِيَّاتٌ اور ذَرَارِئُ۔ (طَيِّبَةٌ) طِيۡبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

نَادَتۡهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ: ان کو فرشتوں نے پکارا، (نَادَتۡ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُنَادَاة۔ (الۡمَلٰٓئِكَةُ) کا واحد: مَلَکۡ، معنیٰ فرشتہ۔

يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى: (اللہ تعالیٰ) آپ کو یحییٰ (علیہ السلام) کی خوش خبری دیتے ہیں، (يُبَشِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبۡشِيۡرٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

يَحۡيٰى: حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طریقہ پر ہوئی، بڑھاپے کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کا نام تجویز فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم نے یہ نام اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

حَصُوۡرًا: اپنے کو عورتوں سے بہت روکنے والا، عورتوں کے پاس نہ جانے والا، فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مادہ حصر ہے، اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عورتوں سے اپنے کو دور رکھیں گے، اسی حالت میں انہوں نے پوری زندگی بسر فرمائی۔

عَاقِرٌ: بانجھ عورت، جو بچہ جننے کے قابل نہ ہو، جمع: عُقَّرٌ، عَوَاقِرُ۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

۴۱۔(زکریاؑ نے) کہا: اے میرے رب! بنا دے میرے لئے کوئی نشانی، کہا! نشانی تمہاری یہ ہے کہ نہیں بات کرسکو گے تم لوگوں سے تین دن، مگر اشارے سے، اور یاد کرتے رہو اپنے رب کو کثرت سے اور تسبیح کرتے رہنا شام اور صبح۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

۴۲۔اور جب کہا! فرشتوں نے اے مریمؑ! بیشک اللہ نے تم کو چُن لیا ہے اور تم کو پاک کیا ہے اور برگزیدہ بنا دیا ہے تم کو تمام جہانوں کی عورتوں پر۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

۴۳۔اے مریمؑ! تم فرمابرداری کرو اپنے رب کی اور تم سجدہ کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

۴۴۔یہ غیب کی خبروں میں سے ہیں، جسے ہم وحی کررہے ہیں آپ کی طرف،

رَمْزًا: اشارہ، باب نصر سے مصدر، معنیٰ اشارہ کرنا۔

الْعَشِيِّ: شام، رات کا ابتدائی حصہ، واحد: عَشِيَّة۔

الْاِبْكَارِ: صبح، دن کا ابتدائی حصہ، باب افعال سے مصدر اِبْكَارٌ کے معنیٰ صبح کے وقت آنا۔

اِصْطَفٰكِ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو منتخب فرمایا، (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ صَفْوٌ ہے۔ (كِ) ضمیر واحد مؤنث حاضر مفعول بہ ہے، اس میں حضرت مریم کو خطاب ہے، اس لئے واحد مؤنث حاضر کی ضمیر لائی گئی ہے۔

طَهَّرَكِ: تم کو پاک کیا ہے۔ باب تفعیل سے، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَطْهِيْرٌ ک ضمیر واحد مؤنث حاضر۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ: اے مریم تم (اپنے پروردگار کی) اطاعت کرتی رہو۔ (اُقْنُتِيْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر مصدر قُنُوْتٌ

مَرْيَمُ: حضرت مریم بہت مشہور خاتون ہیں، آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت حنّہ ہیں، حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا، اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔

اَنْۢبَاءِ: خبریں۔ واحد نَبَأٌ۔

نُوْحِيْهِ: جسے ہم وحی کر رہے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر اِيْحَاءٌ۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب مفعول۔

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

حالانکہ نہ تھے تم اُن کے پاس جب وہ ڈال رہے تھے اپنے قلم (قرعہ اندازی کے طور پر نہر میں) کہ کون اُس میں سے کفالت کرے مریمؑ کی اور نہیں تھے آپ اُن کے پاس جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

۴۵۔ جب کہا! فرشتوں نے اے مریمؑ! بیشک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو ایک کلمہ (عیسیٰؑ) کی جس کا نام مسیح، عیسیٰؑ بن مریمؑ ہوگا، بڑی وجاحت والا دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

۴۶۔ اور وہ کلام کرے گا لوگوں سے گہوارے میں بھی اور پختہ عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

۴۷۔ اُس (مریمؑ) نے کہا! اے میرے رب! کہاں سے ہو گا میرے یہاں بچہ، حالانکہ نہیں چھوا مجھے کسی بشر نے، (فرشتے نے) کہا 'اِسی طرح' اللہ پیدا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے، جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کسی (کام) کا، تو بس یہ کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

يَكْفُلُ: وہ پرورش کرے گا، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ۔

يَخْتَصِمُوْنَ: وہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (کر رہے تھے) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ۔

وَجِيْهاً: مرتبہ والا، باب کرم سے صفت مشبہ، مصدر وَجَاهَةٌ۔

الْمَهْدِ: ماں کی گود، گہوارہ، جمع مُهُوْدٌ۔

كَهْلاً: بڑی عمر میں، ادھیڑ عمر میں، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے جمع: كُهُوْلٌ اور كَهْلُوْنَ ہے۔

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ: مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا، مجھے کسی انسان نے نہیں چھوا۔ (لَمْ يَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

اِذَا قَضٰى اَمْراً: جب (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ۔ اَمْرٌ کے معنی کام، جمع: اُمُوْرٌ۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾

۴۸۔اور وہ (اللہ) تعلیم دے گا اس کو کتاب اور حکمت کی اور تورات اور انجیل کی۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

۴۹۔اور رسول بھیجا بنی اسرائیل کی طرف (اس نے کہا) بیشک میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب کی طرف سے، بیشک میں بناتا ہوں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل کی مانند، پھر میں پھونک مارتا ہوں اُس میں، تو وہ ہوجاتا ہے، پرندہ اللہ کے حکم سے اور تندرست کردیتا ہوں میں مادرزاد اندھے اور برص (کوڑھی) والے کو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اُس چیز کی جو تم کھاتے ہو اور اُس چیز کی جو تم ذخیرہ کرتے ہو، اپنے گھروں میں بیشک اِس میں بہت بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ہو تم مومن۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ

۵۰۔اور تصدیق کرنے والا ہوں اُس کی، جو مجھ سے پہلے (موجود) ہے، تورات میں سے اور تاکہ میں حلال کردوں

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ: تورات آسمانی کتاب کا نام ہے، جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔ انجیل یہ بھی آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔

كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ: پرندوں کی شکل کی مانند۔ هَيْئَةٌ معنیٰ، حالت، کیفیت، شکل جمع هَيْئَاتٌ۔ الطیر معنیٰ پرندہ جمع طُيُوْرٌ۔

اُبْرِئُ: میں اچھا کردیتا ہوں، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْرَآءٌ۔

اَلْاَكْمَهَ: پیدائشی اندھا، مادرزاد اندھا، جمع: كُمْهٌ۔

اَلْاَبْرَصَ: کوڑھی، برص کی بیماری والا، جمع: بُرْصٌ۔

اُحْيِ الْمَوْتٰى: میں مردوں کو زندہ کردیتا ہوں، (اُحْيِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْيَآءٌ۔ اِحيَآءٌ (اَلْموْتٰى) مردے، اس کا واحد مَيِّتٌ ہے۔

اُنَبِّئُكُمْ: میں تم کو خبر دیتا ہوں۔ (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

تَدَّخِرُوْنَ: تم لوگ جمع کرتے ہو، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّخَارٌ یہ اصل میں اِذْتِخَارٌ ہے افتعال کی تاء کو دال سے بدل دیا، پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیا، اِدِّخَارٌ ہوگیا۔

لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾

تمہارے لئے بعض وہ چیزیں جو حرام کردی گئی تھیں تم پر اور آیا ہوں میں تمہارے پاس نشانی لے کر تمہارے رب کی طرف سے، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

۵۱۔ بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے، سو تم اُسی کی عبادت کرو یہی ہے سیدھا راستہ۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

۵۲۔ پھر جب محسوس کیا اُن میں کفر، تو کہا کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں؟ کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار، ایمان لائے ہم اللہ پر اور تم گواہ رہو کہ ہم فرماں بردار (مسلم) ہیں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

۵۳۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے اُس ہدایت پر جو تو نے اُتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی، لہٰذا لکھ لے تو ہم کو گواہی دینے والوں میں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع ۵ ۱۳ ۱۳

۵۴۔ اور انہوں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہتر ہے سب تدبیر کرنے والوں سے۔

اَحَسَّ: محسوس کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِحسَاسٌ۔

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ: حواریوں نے کہا، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور حوارین کی تعداد بارہ (۱۲) تھی، (تفسیر جلالین) اس کا واحد: حَوَارِیٌّ ہے۔

اَنْصَارُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار، اس کی اصل عبارت اَنْصَارُ دِيْنِ اللّٰهِ ہے، اَنْصَارٌ کا واحد نَصِيْرٌ ہے، اس میں اَنْصَارُ کے بعد لفظ دِيْنٌ محذوف ہے۔

اِتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ: ہم نے رسول کی اتباع کیا، ہم نے رسول کی پیروی کی۔ (اِتَّبَعْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ۔

(الرَّسُوْلَ) کے معنی پیغمبر، جمع: رُسُلٌ۔ یہاں رسول سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

مَكَرُوْا: ان لوگوں نے تدبیر کی، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ۔

مَكَرَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ﴿۵۵﴾

۵۵۔جب کہا! اللہ نے اے عیسیٰؑ بیشک میں واپس لے لوں گا تمہیں اور اٹھالوں گا تم کو اپنی طرف اور پاک کرونگا تم کو اُن لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اور کرنے والا ہوں ان لوگوں کو جنہوں نے تمہاری اتباع کی اُوپر (غالب) اُن کے، جنہوں نے انکار کیا، روزِ قیامت تک، پھر میری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے، پھر میں فیصلہ کروں گا تمہارے درمیان اُن (باتوں) میں، کہ تھے تم اُن میں اختلاف کرتے۔

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ: (۱) میں لے لوں گا تجھ کو (۲) میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ (ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ)

(مُتَوَفِّیْ) باب تفعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر (تَوَفِّیْ) اس کے معنٰی پورا پورا لینا اور وفات دینا۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

(۱) پہلے ترجمہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو پورے طور پر یعنی جسم اور روح دونوں کے ساتھ لے لوں گا، اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّیْ) پورا پورا لینے کے معنٰی میں ہے۔

(۲) دوسرے ترجمے کے اعتبار سے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو مقررہ وقت پر طبعی موت سے وفات دوں گا، اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّیْ) وفات دینے کے معنٰی میں ہے، لیکن وقوع کی حیثیت سے الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی رفع کا وقوع پہلے ہے اور وفات کا وقوع بعد میں ہے جیسا کہ درمنثور میں اس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں، قیامت کے قریب ایک عادل حکمران بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور چالیس سال اس دنیا میں قیام فرمائیں گے، پھر طبعی طور پر آپ کی وفات ہوگی۔

رَافِعُکَ اِلَیَّ: (۱) میں اپنی طرف اٹھالوں گا تجھ کو، (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(۲) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں، (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس کی اصل عبارت (اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ) ہے اسی لئے متکلم کے صیغہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے، (رَافِعُکَ) رَافِعٌ باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

رفع سے صرف روحانی رفع مراد لینا غلط ہے اور رفع کو بلندی مرتبہ کیلئے استعمال کرنا مجاز ہے، اس لئے معنٰی حقیقی کو چھوڑ کر معنٰی مجازی مراد لینا درست نہیں ہے،

مَرْجِعُکُمْ: تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ مَرْجِعٌ مصدر مضاف کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴿۵۶﴾	۵۶۔پس لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، سو میں انہیں عذاب دوں گا عذاب سخت ترین دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور نہ ہوگا ان کا کوئی مددگار۔
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴿۵۷﴾	۵۷۔اور رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کئے نیک، تو پورا پورا دے گا (اللہ) انہیں اجر اُن کو اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔
ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ﴿۵۸﴾	۵۸۔یہ (سب) ہم پڑھتے ہیں آپ پر (اے محمدؐ) آیات میں سے (کتاب الٰہی کی) اور تذکرہ ہے حکمت والا۔
اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴿۵۹﴾	۵۹۔بیشک مثال عیسیٰؑ کی اللہ کے یہاں، مانند مثال آدم کی سی ہے، پیدا کیا اُسے (اللہ نے) مٹی سے، پھر کہا اس کو کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا (انسان)۔
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴿۶۰﴾	۶۰۔یہی حق ہے، آپ کے رب کی طرف سے، لہٰذا نہ ہوں آپ شک کرنے والوں میں سے۔
فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ	۶۱۔تو پھر جو کوئی آپ سے حجت بازی کرے اُس (عیسیٰؑ) کے بارے میں اِس کے بعد، کہ آ چکا ہے آپ کے پاس (صحیح) علم سے،

يُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان (کے نیک کاموں) کا پورا ثواب دیں گے، (يُوَفِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول (اُجُوْرَهُمْ) اُجُوْرٌ کا واحد، اَجْرٌ معنیٰ ثواب، اُجُوْرَ مضاف، هم ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ پھر دونوں مل کر مفعول ثانی واقع ہوگا۔

الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ: حکمت آمیز مضمون، حکمت والا مضمون، پر حکمت بیان، (الذِّكْرُ) باب نصر سے مصدر (الْحَكِيْمُ) حِكْمَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

الْمُمْتَرِيْنَ: شک کرنے والے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اَلْمُمْتَرِیْ مصدر اِمْتِرَاءٌ اور مادہ مَرْیٌ ہے۔

مَنْ حَاجَّكَ: جو شخص آپ سے جھگڑا کرے، جو شخص آپ سے بحث کرے، (حَاجَّ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ قف ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۱﴾

۶۱۔ تو پھر جو کوئی آپ سے حجت بازی کرے اُس (عیسیٰؑ) کے بارے میں اِس کے بعد، کہ آ چکا ہے آپ کے پاس (صحیح) علم سے، تو آپ کہہ دیجئے! کہ آؤ ہم بلاتے ہیں اپنی اولاد کو اور (بلا لو) تم اپنی اولاد کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم خود (بھی آتے ہیں) اور تم بھی (آ جاؤ) پھر ہم سب مباہلہ (گڑ گڑا کر دعا) کریں اور بھیجیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ج وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۲﴾

۶۲۔ بیشک یہی ہے بیان سچا اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلا شبہ اللہ ہی ہے زبردست، بڑی حکمت والا۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۳﴾ ع

ع ۹ ۱۴

۶۳۔ پھر اگر وہ رُوگردانی کریں، تو بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے فساد کرنے والوں کو۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ط فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

۶۴۔ کہہ دیجئے! اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان، یہ کہ نہ ہم عبادت کریں مگر اللہ ہی کی اور نہ ہم شریک کریں اُس کے ساتھ کچھ بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی کسی کو رب اللہ کے سوا، پھر اگر وہ رُوگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے! گواہ رہو، کہ ہم تو (صرف اللہ ہی کے) فرمابردار ہیں۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ط اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۵﴾

۶۵۔ اے اہل کتاب! کیوں تم جھگڑتے ہو ابراہیمؑ کے بارے میں، حالانکہ نہیں نازل کی گئی تورات اور انجیل مگر اس (ابراہیمؑ) کے بعد، کیا تم پھر نہیں عقل رکھتے؟

تَعَالَوۡا: تم لوگ آؤ، باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَالِیٌ۔ اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔

نَبۡتَهِلۡ: ہم لوگ دل سے دعا کریں، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبۡتِهَالٌ معنیٰ عاجزی کرنا، گڑگڑانا، جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

الۡقَصَصُ الۡحَقُّ: سچا بیان (اَلۡقَصَصُ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنیٰ بیان کرنا۔

التَّوۡرٰةُ: آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

اَلۡاِنۡجِيۡلُ: آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۶

۶۶۔ سنو! تم وہی لوگ تو ہو (کہ) تم نے جھگڑا کیا ایسی بات میں جس کا تمہیں علم تھا، تو اب کیوں تم جھگڑتے ہو اس چیز کے بارے میں (کہ) نہیں ہے تمہیں اُن کے بارے میں کوئی علم اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۶۷

۶۷۔ نہیں تھے ابراہیمؑ یہودی اور نہ نصرانی اور لیکن تھے وہ سب سے کٹ کر (اللہ کے) فرماں بردار (مسلمان) اور نہیں تھے وہ مشرکوں میں سے۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۸

۶۸۔ بیشک قریب تر تمام لوگوں میں سے ابراہیمؑ کے، البتہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کی اتباع کی اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ ولی (سرپرست) ہے مومنوں کا۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۹

۶۹۔ چاہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب میں سے کاش! کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اور نہیں وہ گمراہ کرتے مگر اپنے آپ ہی کو اور نہیں وہ شعور رکھتے (اِس کا)۔

لِمَ تُحَاجُوْنَ: تم لوگ کیوں جھگڑا کرتے ہو، (تُحَاجُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَاجَةٌ۔

يَهُوْدِيًا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا، جمع: يَهُوْدُ۔

نَصْرَانِيًا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا، جمع: نَصْرَانِيُوْنَ اور نَصَارىٰ۔

حَنِيفاً: دین حق کو اختیار کرنے والا، ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے والا، حَنَفٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اَوْلَى: قریب تر۔ باب سمع سے کثیر الاستعمال اور ضرب سے قلیل الاستعمال ہے۔ اَوْلَىٰ اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

وَدَّتْ طَائِفَةٌ: ایک جماعت نے خواہش کی، ایک جماعت نے چاہا، (وَدَّتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔ طَائِفَةٌ کے معنیٰ جماعت، جمع: طَوَائِفُ۔

مَا يُضِلُّوْنَ: وہ لوگ گمراہ نہیں کرتے ہیں، باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ۔ اس میں (مَا) نفی کے لئے ہے۔

مَا يَشْعُرُوْنَ: وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں، باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شُعُوْرٌ اس میں (مَا) نفی کے لئے ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

۷۰۔اے اہل کتاب ! کیوں تم کفر کرتے ہو،اللہ کی آیات کے ساتھ حالانکہ تم (سچائی کی) گواہی دیتے ہو۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع ۸ / ۱۵

۷۱۔اے اہل کتاب ! کیوں تم خلط ملط کرتے ہو حق کو باطل کے ساتھ اور تم چھپاتے ہو حق کو، حالانکہ تم جانتے ہو؟

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾

۷۲۔اور کہتا ہے ایک گروہ اہل کتاب کا (اپنے لوگوں کو کہ) ایمان لاؤ اُس پر جو نازل کیا گیا ہے اُن لوگوں پر جو ایمان لائے ہیں (محمدؐ پر) شروع دن میں (صبح کو) اور انکار کردو اُس (دن) کے آخری حصہ میں (شام کو) شاید کہ وہ (مسلمان بھی) پھر (مرتد ہو) جائیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ لا اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ج

۷۳۔اور نہ تم یقین کرو، مگر اُس شخص کی، جو کرتا ہو پیروی تمہارے دین کی ، کہہ دیجئے ! بیشک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے، (اور نہ یہ مانو) کہ دیا جائے کسی کو ویسا ہی جو تم کو دیا گیا تھا یا یہ کہ اُن کو (تمہارے خلاف) قوی حجت مل جائے تمہارے رب کے پاس ، کہہ دیجئے! بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے،

تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ: تم لوگ ملاتے ہو سچ میں جھوٹ، تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ ملاتے ہو۔ (تَلْبِسُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَبْسٌ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی باتیں اور باطل سے مراد اہل کتاب کی گڑھی ہوئی باتیں ہیں۔

تَكْتُمُوْنَ: تم چھپاتے ہو۔ كِتْمَانٌ مصدر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر باب نصر سے مستعمل ہے۔

مَآ اُوْتِيْتُمْ: جو تم کو دیا گیا، باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَآءٌ (مَا) اسم موصول ہے اور (اُوْتِيْتُمْ) اس کا صلہ ہے۔

يُحَآجُّوْكُمْ: وہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے، (يُحَآجُّوْا) اَنْ ناصبہ کے تحت ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے، باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ۔

يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ﴿٧٣﴾

وہ دیتا ہے (اپنا فضل) جسے وہ چاہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾

۷۴۔ وہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ، جسے وہ چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضلِ عظیم (مالک) ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اور اہل کتاب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں، کہ اگر آپ امانت رکھیں اُن کے پاس ایک ڈھیر (سونے چاندی کا تو بھی) وہ ادا کردیں گے آپ کو اور کچھ اُن میں سے وہ ہیں کہ اگر آپ امانت رکھیں ان کے پاس ایک دینار (تو) نہیں وہ ادا کریں گے آپ کو، مگر (یہ کہ) آپ مسلسل رہیں ان (کے سر) پر کھڑے، یہ اس وجہ سے ہے، کہ وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے ہم پر امیوں (عربوں) کے بارے میں کوئی گناہ اور وہ کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور وہ جانتے ہیں۔

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾

۷۶۔ کیوں نہیں جس نے پورا کیا اپنا عہد اور (اللہ سے) ڈرے، تو بیشک اللہ محبت کرتا ہے متقی لوگوں سے۔

يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ: وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں، (يُؤْتِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَاءٌ۔ اس میں (ہٖ) مفعول اول ہے اس کا مرجع فَضْلٌ ہے۔ (مَنْ يَشَآءُ) مفعول ثانی ہے، (يَشَاءُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَيْءٌ وَ مَشِيْئَةٌ وَ مَشَاءَةٌ۔

اِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ: اگر تم اس کے پاس بہت مال امانت رکھو، (تَأْمَنْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ قِنْطَارٌ کے معنٰی بہت مال، جمع قَنَاطِيْرُ ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ پورا جملہ شرط ہے۔

يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ: وہ تم کو ادا کردے گا۔ (يُؤَدِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأْدِيَةٌ۔ (يُؤَدِّ) اصل میں يُؤَدِّيْ ہے یہاں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گرگئی ہے، (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قِنْطَارٌ ہے۔

مَا دُمْتَ: آپ مسلسل رہیں ان پر۔ ما اور دُمْتَ سے مرکب ہے۔ دُمْتَ فعل ناقص ماضی واحد مذکر حاضر۔

الْاُمِّيِّنَ: ان پڑھ لوگ، مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد: اُمِّيٌّ ہے۔

اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ: اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا، (اَوْفٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْفَاءٌ۔ اس کا مادہ وَفْيٌ ہے۔ (عَهْدٌ) کے معنٰی پختہ وعدہ، قول وقرار، جمع: عُهُوْدٌ۔ (عہد) اس قول کو کہتے ہیں جو باہمی بات چیت سے طے ہوجائے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾

۷۷۔ بیشک وہ لوگ جو خریدتے (یا لیتے) ہیں، اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض حقیر قیمت، یہی لوگ ہیں کہ نہیں ہے کوئی حصہ اُن کے لئے آخرت میں، اور نہ بات کرے گا اُن سے اللہ اور نہ دیکھے گا اُن کی طرف قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے گا، اور اُن کے لئے ہے عذاب دردناک۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾

۷۸۔ اور بیشک ان میں سے ایک گرُوہ ایسا ہے جو مروڑتے ہیں اپنی زبانیں کتاب (پڑھنے) کے ساتھ، تاکہ تم اُسے گمان کرو، کہ یہ کتابُ اللہ میں سے ہے، حالانکہ نہیں ہوتا وہ کتاب میں سے اور وہ کہتے ہیں کہ، وہ اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ نہیں ہے وہ اللہ کی جانب سے اور وہ کہتے ہیں اللہ پر جھوٹ، جبکہ وہ جانتے ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

۷۹۔ نہیں ہے لائق کسی بشر کے لئے، (یہ) کہ دے اسے اللہ کتاب اور حکم اور نبوت، پھر وہ کہے لوگوں سے، کہ ہوجاؤ تم بندے میرے، اللہ کو چھوڑ کر اور لیکن (وہ تو کہے گا) ہوجاؤ رب والے، اِس لئے کہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب کی

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں خریدتے ہیں، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔ (يَشْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ۔ اس کا مادہ شَرْیٌ ہے، یہاں عہد سے مراد نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور امانت کی ادائیگی ہے۔ (تفسیر جلالین)

لَا يُزَكِّيْهِمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کافروں کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے، (لَا يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ: وہ لوگ اپنی زبانوں کو کج کرتے ہیں، وہ لوگ اپنی زبانوں کو مروڑ کر پڑھتے ہیں، (يَلْوُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر (لَيٌّ) (اَلْسِنَةٌ) زبانیں اس کا واحد: لِسَانٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ: تم لوگ اللہ والے ہوجاؤ، یعنی ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوجاؤ، (كُوْنُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَوْنٌ (رَبَّانِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، اس کا واحد رَبَّانِيٌّ ہے۔

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ: تم لوگ سکھلاتے تھے، باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْلِيْمٌ۔

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝۷۹
وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ
اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۸۰

اور اس بنا پر کہ تم پڑھتے ہو خود بھی (اللہ کی کتاب)۔
۸۰۔اور نہیں حکم دے گا وہ تمہیں (اس بات کا بھی) کہ تم بنالو فرشتوں کو اور نبیوں کو رب، کیا وہ تمہیں حکم دے گا کفر کا، بعد اِس کے کہ تم (ہو چکے) ہو مسلمان۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ
كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ
فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۱

۸۱۔اور (یاد کرو) جب اللہ نے لیا عہد نبیوں سے، کہ البتہ میں جو کچھ تمہیں دوں کتاب سے اور حکمت (سے) پھر تمہارے پاس آئے کوئی رسول جو تصدیق کرنے والا ہو، اُس کی جو تمہارے پاس ہے، تو تم ضرور ایمان لانا اُس (نبی) کے ساتھ اور تم ضرور اس کی مدد کرنا، ارشاد ہوا! کیا تم اقرار کرتے ہو اور قبول کرتے ہو اس پر میرا عہد، انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا ارشاد ہوا! سو تم گواہ رہنا اور میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں گواہوں میں سے۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۸۲

۸۲۔پس جو پھرے گا اِس کے بعد (اس عہد سے) تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

ع ۹/۱۶

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ: تم لوگ پڑھتے تھے، باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ۔

اَلْمَلٰٓئِكَةَ: فرشتے، اس کا واحد مَلَکٌ ہے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں، کسی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ)

اَلنَّبِيّٖنَ: انبیاء علیہم السلام، واحد: نَبِیٌّ۔ (نبی کی تعریف) نبی وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو، نبی کا لفظ عام ہے، اور رسول کا لفظ خاص ہے، ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ: تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے، تمہارے پاس کوئی رسول آئے، رَسُوْلٌ کے معنیٰ پیغمبر، جمع رُسُلٌ، رسول کی تعریف: رسول وہ مبارک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

اِصْرِيْ: میرا عہد۔ جمع آصَارٌ، اِصْرِ مضاف ی ضمیر واحد متکلم مضاف الیہ۔

مَنْ تَوَلّٰى: جو شخص اعراض کرے، جو شخص روگردانی کرے، (تَوَلِّیْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔

اَلْفٰسِقُوْنَ: نافرمانی والے، باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد فَاسِقٌ، اور مصدر فِسْقٌ ہے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

۸۳۔ تو پھر کیا یہ اللہ کے دین کے سوا (کوئی اور دین) چاہتے ہیں، حالانکہ اس (اللہ) کے ہی مطیع ہیں جو ہیں آسمانوں میں اور زمین میں خوشی اور ناخوشی سے اور اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے سب۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾

۸۴۔ کہہ دیجئے! ایمان لائے ہم اللہ پر اور اُس پر جو نازل کیا گیا ہم پر اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ و اسماعیلؑ پر اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور اُس کی اولاد پر اور (اس پر بھی) جو دیا گیا موسیٰؑ کو، عیسیٰؑ کو اور سب نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے، نہیں فرق کرتے ہم اُن میں ایک (دوسرے) کے درمیان (نبی ہونے میں) اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

۸۵۔ اور جو کوئی تلاش کرے گا سوائے اسلام کے کوئی اور دین، تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اُس سے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

يَبْغُوْنَ: وہ لوگ طلب کرتے ہیں، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ۔

طَوْعاً وَ كَرْهاً: خوشی اور ناخوشی، (طَوْعاً) باب نصر سے مصدر ہے معنیٰ فرمانبردار ہونا، یہ مصدر اسم فاعل طَائِعِيْنَ کے معنیٰ میں حال ہے۔ (كَرْهاً) باب سمع سے مصدر ہے، معنیٰ ناپسند کرنا، یہ مصدر كَارِهِيْنَ کے معنیٰ میں حال ہے۔

اِبْرَاهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

اِسْمٰعِيْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

الْاَسْبَاطَ: اولاد کی اولاد، اس کا واحد: سِبْطٌ ہے، اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے، جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے، لفظ سبط یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے، (منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

مُوْسٰى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

مَنْ يَّبْتَغِ: جو شخص طلب کرے گا، یعنی اختیار کرے گا، (يَبْتَغِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبْتِغَاءٌ۔ يَبْتَغِ اصل میں يَبْتَغِي ہے، شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

۸۶۔ کیسے ہدایت دے گا اللہ ایسے لوگوں کو جو کافر ہو گئے اپنے ایمان (لانے) کے بعد اور (جبکہ) گواہی دے چکے ہیں وہ، کہ بیشک یہ رسول سچا ہے اور آ چکی ہیں اُن کے پاس کھلی نشانیاں اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم قوم کو۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اِن لوگوں کی سزا یہ ہے کہ، ہے اُن پر لعنت اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ ہمیشہ رہیں گے یہ اس (لعنت) میں، نہ کمی کی جائے گی اُن کے عذاب میں اور نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس کے بعد اور اصلاح کر لی اپنی، تو بیشک اللہ بڑا معاف فرمانے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا بعد ایمان لانے کے، پھر بڑھتے چلے گئے کفر میں، ہرگز نہیں قبول ہو گی توبہ اُن کی اور یہی لوگ ہیں حقیقی گمراہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

۹۱۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مرے بھی بحالتِ کفر

جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ: ان کے پاس نشانیاں آ گئیں، ان کے پاس دلائل آ گئے، (جَاءَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَيْئٌ اور مَجِيْئٌ اور جَيْئَةٌ ہے، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے، اَلْبَيِّنٰتُ کا واحد بَيِّنَةٌ معنیٰ دلیل، نشانی۔

اَجْمَعِيْنَ: سب۔ حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں اَجْمَعُوْنَ آتا ہے تاکید کے لئے لایا جاتا ہے۔

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ: ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا، (لَا يُخَفَّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ۔

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ: ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ (يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ۔

اِزْدَادُوْا كُفْرًا: وہ لوگ کفر کے اعتبار سے بڑھ گئے، وہ لوگ کفر میں بڑھتے رہے، یعنی کفر پر دوام رکھا، ایمان نہیں لائے، (اِزْدَادُوْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ جو اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے، تاء افتعال کو دال سے بدل دیا گیا اِزْدِيَادٌ ہو گیا، اس کا مادہ زَيْدٌ ہے۔

مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾

تو ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اُن میں کسی سے زمین بھر سونا، اگر چہ وہ دے بطور فدیہ اُسے، یہی لوگ ہیں، کہ ہے اُن کے لئے دردناک عذاب اور نہ ہوگا اُن کے لئے کوئی مددگار۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَيۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۹۲﴾

۹۲۔ ہرگز نہیں پہنچ سکتے تم نیکی کو، جب تک کہ نہ خرچ کرو (اللہ کی راہ میں) اُس میں سے، جو تم محبوب رکھتے ہو اور جو بھی خرچ کرتے ہو تم کوئی چیز، تو بیشک اللہ اس سے باخبر ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ

۹۳۔ تمام کھانا تھا حلال بنی اسرائیل کے لئے، سوائے اُس کے جو حرام کرلیا تھا اسرائیل (یعقوبؑ) نے، خود اپنے اُوپر، اُس سے پہلے کہ نازل کی گئی تورات،

پارہ ۴ — رکوع ۱۷

مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَباً: زمین بھر سونا، (مِلءٌ) باب فتح سے مصدر ہے معنٰی بھرنا، (اَلْاَرْضُ) زمین، جمع اَلْاَرْضُوْنَ اور اَلْاَرَاضِیْ ہے، ذَهَبٌ کے معنٰی سونا، جمع اَذْهَاب اور ذُهُوْب ہے۔

لَوِ افْتَدٰى بِهٖ: اگر چہ وہ شخص زمین بھر سونا فدیہ دے، اگر چہ وہ شخص زمین بھر سونا بدلہ میں دے، (لَوْ) وصلیہ ہے، جس کا ترجمہ اگر چہ کیا جاتا ہے، (اِفْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِفْتِدَاءٌ اس کا مادہ فَدْیٌ ہے، (بِهٖ) جار مجرور مل کر فعل مذکور سے متعلق ہوجائے گا، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَباً ہے۔

نّٰصِرِیْنَ: مددگار، مدد کرنے والے، باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے اس کا واحد: نَاصِرٌ۔ اور مصدر نَصْرٌ وَ نُصْرَةٌ ہے۔

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ: تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کرسکو گے، (لَنْ تَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، نَیْلٌ (الْبِرَّ) کے معنٰی نیکی اور بھلائی، یہاں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

تُحِبُّوْنَ: تم لوگ محبت کرتے ہو، تم لوگ پسند کرتے ہو، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِحْبَاب۔

حِلاًّ: حلال، باب ضرب سے مصدر ہے، معنٰی حلال ہونا۔

بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ: (بنی) اصل میں بَنِیْنَ ہے، یہ حالت جر میں ہے حالت رفع میں بَنُوْنَ آتا ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔

(اِسْرَائِیْلَ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی عبداللہ کے ہیں، (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنٰی اللہ) (تفسیر مظہری) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے، اور ان کی نسل سے بارہ قبیلے ہوئے، اسی لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے، لفظ (اسرائیل) علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

تُنَزَّلَ: نازل کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر تَنْزِیْلٌ۔

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۳﴾
فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾
قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۚ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ
مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۹۶﴾

کہہ دیجئے کہ تم تورات لے آؤ اور اُسے پڑھو، اگر ہو تم سچے۔
۹۴۔ پھر جس نے باندھا اللہ پر جھوٹ اُس کے بعد بھی، تو ایسے ہی لوگ ہیں ظالم۔
۹۵۔ کہہ دیجئے! سچ فرمایا اللہ نے، تو اتباع کرو ملتِ ابراہیمؑ کی، جو سب سے کٹ کر اللہ کا ہو گیا اور نہ تھا وہ شرک کرنے والوں میں سے۔
۹۶۔ بیشک پہلا گھر جو بنایا گیا تھا لوگوں کے (عبادت کے) لئے، البتہ وہ جو مکہ ہی ہے، بڑی برکت والا اور ہدایت (کا مرکز) ہے تمام جہان والوں کے لئے۔

فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ: تو تم لوگ تورات لاؤ، فاء عطف کے لئے ہے (اِأْتُوْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، اِتْيَانٌ۔ معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا، معنٰی لانا (التَّوْرَاةَ) ایک کتاب الٰہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

فَاتْلُوْهَا پھر تم لوگ اس (تورات) کو پڑھو، (فاء) حرف عطف ہے، (اُتْلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، تِلَاوَةٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع التَّوْرَاةُ ہے۔

اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا، اس نے تہمت لگائی، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر، اِفْتِرَاءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

اِتَّبِعُوْا: تم لوگ اتباع کرو، تم لوگ پیروی کرو، باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔

اِبْرٰهِيْمَ: سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۴ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پڑھیے، لفظ ''ابراہیم'' علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

حَنِيْفًا: دین حق کو اختیار کرنے والا، حَنْفٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، جمع، حُنَفَاء، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، معنٰی جھکنا، مائل ہونا۔

وُّضِعَ: بنایا گیا۔ باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر وَضْعٌ۔

بَكَّةَ: مکہ مکرمہ، مکہ میں ایک لغت بکّہ بھی ہے، مکہ کو بکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شہر سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتا ہے (تفسیر جلالین) بَکَّ کے معنٰی توڑنا، استعمال کیا جاتا ہے بَکَّ عُنُقَهٗ اس نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔

مُبٰرَكًا: بڑی برکت والا۔ مُبَارَكَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے باب مفاعلہ سے مستعمل ہے۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

۹۷۔اس میں نشانیاں ہیں واضح ،مقام ابراہیمؑ ہے اور جوکوئی اس میں داخل ہوا وہ ہوگیا امن والا اور اللہ ہی کے لئے ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا اور جوکوئی طاقت رکھے اُس تک پہنچنے کی اور اگر کوئی انکار کرے تو بیشک اللہ بے پرواہ ہے سب جہان والوں سے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

۹۸۔کہہ دیجئے !اے اہل کتاب، کیوں انکار کرتے ہوتم ماننے سے اللہ کی آیات کو اور اللہ گواہ ہے،اُن پر جوتم کرتے ہو۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

۹۹۔کہہ دیجئے !اے اہل کتاب، کیوں تم روکتے ہو اللہ کے راستے سے اُس کو جو ایمان لایا،تم چاہتے ہو اُس (راہ) میں کجی، حالانکہ تم گواہ ہو اور نہیں ہے اللہ غافل اس سے جو تم کرتے ہو۔

اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ: کھلی ہوئی نشانیاں، واضح نشانیاں، (آیٰتٌ) کا واحد: اٰيَةٌ۔ معنٰی نشانی (بَيِّنٰتٌ) کا واحد بَيِّنَةٌ۔ معنٰی واضح اور کھلی ہوئی۔

مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ، مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی، (تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قِيَامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، (اِبْرَاهِيْمَ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت نمبر (۱۲۴) میں دیکھئے۔

حِجُّ الْبَيْتِ: بیت اللہ کا حج کرنا۔ حِجٌّ مصدر ہے باب نصر سے۔ معنٰی حج کرنا البیت۔ واحد ہے جمع بُيُوْتٌ یہاں بیت سے بیت اللہ شریف مراد ہے۔

غَنِيٌّ: بے نیاز، جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو، غِنیٰ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے، غَنِيٌّ کی جمع اَغْنِيَاءُ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

شَهِيْدٌ: مطلع، واقف، نگراں، باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے، شَهِيْدٌ کی جمع شُهَدَآءُ۔ اس کا مصدر شُهُوْدٌ اور شَهَادَةٌ ہے۔

تَصُدُّوْنَ: تم لوگ روکتے ہو، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَدٌّ۔

تَبْغُوْنَهَا: تم لوگ اس میں (کجی) ڈھونڈتے ہو، تم لوگ اس میں (کجی) تلاش کرتے ہو، (تَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغْیٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (سَبِيْلٌ) ہے۔

عِوَجاً: کجی، ٹیڑھاپن، عیب، باب سمع سے مصدر ہے معنٰی ٹیڑھا ہونا۔

شُهَدَآءُ: مطلع، واقف، واحد: شَهِيْدٌ۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر شَهَادَةٌ اور شُهُوْدٌ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝۱۰۰

۱۰۰۔اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اگر تم اطاعت کروگے ایک فریق کی، اُن لوگوں میں سے جنہیں دی گئی ہے کتاب، تو وہ پھیر دیں گے تم کو (دین سے) بعد ایمان لانے کے (بنادیں گے) کافر۔

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۱۰۱

۱۰۱۔اور کیسے تم کفر کروگے، جبکہ تم تو وہ ہو، کہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تمہیں اللہ کی آیات اور تمہارے درمیان (موجود) ہے اللہ کا رسولؐ اور جس نے پکڑ لیا مضبوط اللہ (کے دین) کو، تو یقیناوہ ہدایت دیا گیا سیدھے راستے کی طرف۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝۱۰۲

۱۰۲۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ حق ہے اُس سے ڈرنے کا اور ہرگز نہ موت آئے تم کو مگر اِس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

يَرُدُّوۡكُمۡ: وہ لوگ تم کو لوٹا دیں گے، (يَرُدُّوۡا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اصل میں يَرُدُّوۡنَ ہے، جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے، (كُمۡ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ: تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں، تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) پڑھی جاتی ہیں۔ (تُتۡلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَۃٌ۔

مَنۡ يَعۡتَصِمۡ: جو شخص مضبوط پکڑے، (يَعۡتَصِمۡ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعۡتِصَامٌ۔ مَنۡ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

اِتَّقُوۡا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے، تم لوگ اللہ تعالی سے ڈرا کرو (جیسا) ڈرنے کا حق ہے، آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ادنی تقویٰ پر اکتفامت کرو، بلکہ اعلی درجہ کا تقوی اختیار کرو، جس میں تمام گناہوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے، اس کی تفسیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا حَقَّ تُقَاتِهٖ هُوَ اَنۡ يُّطَاعَ فَلَا يُعۡصٰى وَ يُذۡكَرَ فَلَا يُنۡسٰى وَ يُشۡكَرَ فَلَا يُكۡفَرَ۔ (تفسیر جلالین) حق تقوی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر کام میں کی جائے، کسی کام میں نافرمانی نہ کی جائے، ہمیشہ اس کو یاد رکھا جائے، کبھی بھولا نہ جائے، ہمیشہ اس کا شکر ادا کیا جائے، کبھی ناشکری نہ کی جائے، (اِتَّقُوۡا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقۡیٌ ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	۱۰۳۔ اور مضبوطی سے پکڑلو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور فرقہ بندی نہ کرو اور یاد کرو نعمت اللہ کی، جو اُس نے تم پر کیا کہ تھے تم دشمن، پھر اُس نے الفت پیدا کر دی تمہارے دلوں کے درمیان، سو ہو گئے تم اُس کے فضل سے بھائی بھائی اور تھے تم کنارے پر آگ کے ایک گڑھے کے، سو بچا لیا اللہ نے تم کو اُس (آگ) سے، اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیات تاکہ تم رہنمائی حاصل کرو۔
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۱۰۴۔ اور چاہئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت، جو بلائے خیر کی طرف اور حکم دے اچھے کاموں کا

اِعْتَصَمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو، اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ یعنی اللہ تعالیٰ کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے (تفسیر ابن کثیر) (اِعْتَصِمُوْا) باب افتعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِصَامٌ۔ حَبْلٌ کے معنیٰ رسی جمع: حِبَالٌ۔

لَا تَفَرَّقُوْا: تم لوگ متفرق نہ ہو، تم لوگ نا اتفاقی مت کرو، (لَا تَفَرَّقُوْا) اصل میں لَا تَتَفَرَّقُوْا ہے ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے، باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرُّقٌ۔

اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، (اَلَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْلِيْفٌ۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

شَفَا حُفْرَةٍ: گڑھے کا کنارہ، شَفَا کے معنیٰ کنارہ، اس کا تثنیہ: شَفَوَانِ اور جمع اَشْفَاءٌ ہے، (حُفْرَةٌ) کے معنیٰ گڑھا، جمع: حُفَرٌ ہے۔

اَنْقَذَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات عطا فرمائی۔ (اَنْقَذَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ: وہ لوگ بھلائی کی طرف بلاتے ہیں، وہ لوگ بھلائی کی دعوت دیتے ہیں، (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ۔

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ: وہ لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں، (يَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَمْرٌ۔ (اَلْمَعْرُوْفُ) معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں، جن کا اسلام نے حکم دیا ہے، معروف کے معنیٰ جانی پہچانی ہوئی چیز۔

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۱۰۴

اور روکے بُرے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۰۵

۱۰۵۔اور نہ تم ہو جاؤ ان لوگوں کی طرح جو جُدا جُدا ہو گئے، اور انہوں نے اختلاف کیا، بعد اِس کے کہ آ گئی اُن کے پاس واضح دلیلیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے ہے عذاب بہت بڑا۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۱۰۶

۱۰۶۔جس دن سفید (روشن) ہوں گے کچھ چہرے اور سیاہ ہوں گے کچھ چہرے، سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوں گے اُن کے چہرے (کہا جائے گا) کیا تم ہی نے کفر کیا تھا بعد اپنے ایمان لانے کے؟ تو اب چکھو عذاب بسبب اس کے جو تھے تم کفر کرتے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ۱۰۷

۱۰۷۔اور ہے وہ لوگ کہ سفید (روشن) ہوں گے چہرے اُن کے، تو وہ ہوں گے اللہ کی رحمت میں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ: وہ لوگ برے کاموں سے روکتے ہیں، (يَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْیٌ (اَلْمُنْكَرِ) منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں شامل ہیں، جن سے اسلام نے منع کیا ہے، منکر کے معنٰی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔

تَفَرَّقُوْا: وہ لوگ متفرق ہو گئے، ان لوگوں نے تفریق کر لی، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ۔

اَلْبَيِّنٰتُ: واضح نشانیاں، واضح دلائل، اس کا واحد بَيِّنَةٌ۔

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ۔ کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے، (تَبْيَضُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ۔
وُجُوْهٌ کا واحد: وَجْهٌ معنٰی چہرہ۔

تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ: کچھ چہرے سیاہ (تاریک) ہوں گے، (تَسْوَدُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ۔

اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ: ان کے چہرے سیاہ ہو گئے، (اِسْوَدَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ۔ وُجُوْهٌ کا واحد وَجْهٌ معنٰی چہرہ۔

ذُوْقُوا الْعَذَابَ: تم لوگ سزا چکھو (ذُوْقُوْا) باب نصر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ۔

اِبْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ: ان کے چہرے سفید (روشن) ہو گئے، (اِبْيَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۱۰۹﴾
كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾
لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى ؕ

۱۰۸۔ یہ آیات ہیں اللہ کی، ہم انہیں پڑھ کر سنا رہے ہیں آپ پر حق کے ساتھ اور نہیں اللہ ارادہ کرتا کہ ظلم ہو جہان والوں پر۔
۱۰۹۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں سب معاملات۔
۱۱۰۔ تم ہو (اے مسلمانوں) بہترین اُمت، جو نکالی (پیدا کی) گئی ہے، انسانوں (کی رہنمائی) کے لئے، تم حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور تم روکتے ہو بُرے کاموں سے اور تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب بھی، تو البتہ ہوتا بہت بہتر اُن کے حق میں، اُن میں سے بعض ایمان لانے والے ہیں اور اکثر اُن میں سے فاسق ہیں۔
۱۱۱۔ ہر گز نہ بگاڑ سکیں گے یہ تمہارا کچھ بھی، سوائے ایذا (ستانے) کے

نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ: ہم ان کو (اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو) آپ کے سامنے پڑھتے ہیں، (نَتۡلُوۡ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تِلَاوَةٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (اٰيَاتُ اللّٰهِ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

تُرۡجَعُ: لوٹائے جاتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر رَجۡعٌ۔

اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ: وہ لوگوں کے لئے نکالی گئی، وہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی۔ (اُخۡرِجَتۡ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخۡرَاجٌ۔

تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ: تم لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو، (تَاۡمُرُوۡنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمۡرٌ (اَلۡمَعۡرُوۡفُ) اس کے معنیٰ جانی پہچانی ہوئی چیز، لفظ معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں، جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔

تَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ: تم لوگ برے کاموں سے روکتے ہو۔ (تَنۡهَوۡنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَهۡیٌ (اَلۡمُنۡكَرِ) اس کے معنیٰ انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز، لفظ منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں داخل ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔

لَنۡ يَضُرُّوۡكُمۡ: وہ لوگ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ (لَنۡ يَضُرُّوۡا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ (كُمۡ) ضمیر جمع مفعول بہ ہے۔

وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾	اور اگر وہ تم سے لڑیں (جنگ کریں) تو پھیر دیں گے تمہاری طرف پیٹھیں، پھر نہیں وہ مدد کئے جائیں گے۔
ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ	۱۱۲۔ پڑگئی مار (یا مسلط کردی گئی) اُن پر ذلت، کہ جہاں بھی پائے جائیں گے، مگر یہ کہ پناہ میں آجائیں اللہ کی، یا پناہ میں آجائیں انسانوں میں سے کسی کی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ کے اور پڑگئی مار ان پر محتاجی کی، یہ اِس لئے ہوا کہ بیشک وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں کے ساتھ اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق،

يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ: وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیرلیں گے، وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے، (يُوَلُّوۡا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوۡلِيَةٌ (يُوَلُّوۡا) اصل میں يُوَلُّوۡنَ ہے، جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گرگیا ہے۔ (كُمۡ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور اَلۡاَدۡبَارَ مفعول ثانی ہے۔ اَدۡبَارٌ کا واحد دُبُرٌ۔ معنٰی پچھلا حصہ، پیٹھ۔

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ: ان (یہودیوں) پر رسوائی ماردی گئی، ان (یہودیوں) پر رسوائی مسلط کردی گئی، (ضُرِبَتۡ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَرۡبٌ (اَلذِّلَّةُ) کے معنٰی رسوائی، باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنٰی، ذلیل ہونا۔

اَيۡنَ مَاثُقِفُوۡا: وہ لوگ جہاں پائے جائیں (ثُقِفُوۡا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفٌ۔

حَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا عہد، اس آیت کریمہ میں یہودیوں کے متعلق دائمی ذلت کو بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون میں امن دے دیا ہے، جیسے نابالغ بچے، عورتیں یا ایسے عبادت گذار جو مسلمانوں سے لڑتے نہیں، وہ یہودی ذلت وخواری سے محفوظ رہیں گے۔ حَبۡلٌ کے معنٰی عہد جمع: حِبَالٌ ہے۔

حَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ: لوگوں کا عہد، لوگوں کے عہد کا مطلب معاہدہ صلح ہے، یعنی جو مسلمانوں یا غیر مسلموں سے یہودی معاہدہ، صلح کرلیں تو ذلت وخواری سے محفوظ ہوسکتے ہیں، اس لئے کہ قرآن کریم میں (النَّاس) کا لفظ ہے، جو مومن اور کافر دونوں کو شامل ہے، حَبۡلٌ کے معنٰی عہد جمع: حِبَالٌ۔

بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے، وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہوگئے، (بَآءُوۡ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَوۡءٌ۔

ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ: ان پر پستی ماردی گئی، ان پر پستی مسلط کردی گئی، ان پر محتاجی لازم کردی گئی، (ضُرِبَتۡ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَرۡبٌ (اَلۡمَسۡكَنَةُ) پستی، محتاجی۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴿۱۱۲﴾

اس کا سبب یہ تھا کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔ نہیں ہیں سب (اہل کتاب) ایک جیسے اہل کتاب میں، کچھ لوگ ایسے بھی جو قائم ہیں (حق پر) وہ تلاوت کرتے ہیں اللہ کی آیات، رات کی گھڑیوں میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔ وہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور وہ حکم کرتے ہیں نیک کاموں کا اور منع کرتے ہیں بُرے کاموں سے اور جلدی کرتے ہیں بھلائیوں میں اور یہی لوگ نیک لوگوں میں سے ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ﴿۱۱۵﴾

۱۱۵۔ اور جو کچھ وہ کریں گے بھلائی، تو ہرگز نہ وہ محروم کئے جائیں گے اُس (کے ثواب) سے اور اللہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴿۱۱۶﴾

۱۱۶۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہرگز نہیں بچا سکیں گے اُن کو اُن کے مال اور نہ اُن کی اولاد اللہ (کے عذاب) سے کچھ بھی اور یہ لوگ دوزخی ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ

۱۱۷۔ مثال اس کی جو وہ خرچ کرتے ہیں اِس دنیاوی زندگی میں اُس ہوا کی سی ہے، جس میں ہو سخت سردی،

عَصَوْا: ان لوگوں نے نافرمانی کی، باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ اور مادہ عَصْیٌ ہے۔

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ: وہ لوگ تجاوز کرتے تھے، وہ لوگ حد سے نکل جاتے تھے، باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ۔

لَيْسُوْا سَوَآءً: نہیں ہیں سب ایک جیسے۔ لَيْسُوْا فعل ناقص فعل ماضی جمع مذکر غائب۔ سَوَاءٌ اسم مصدر ہے۔ معنیٰ برابر۔

اٰنَآءَ الَّيْلِ: رات کے اوقات، یہ ترکیب اضافی ہے، (اٰنَآءَ) کا واحد: اَنًى اور اِنْيٌ ہے، معنیٰ وقت، (اَلَّيْل) کے معنیٰ رات، جمع: (اَللَّيَالِيْ)

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ: وہ لوگ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں، (يُسَارَعُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَةٌ (خَيْرَاتٌ) کا واحد خَيْرَةٌ معنیٰ نیکی اور بھلائی۔

صِرٌّ: تیز سردی، پالا، استعمال کیا جاتا ہے، رِيْحٌ صِرٌّ سخت ٹھنڈی ہوا۔

اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

وہ پہنچی ایک ایسی قوم کی کھیتی کو، جنہوں نے ظلم کیا اپنے نفسوں پر، تو اُس نے اُسے تہس نہس کر دیا اور نہیں ظلم کیا اُن پر اللہ نے، لیکن وہ اپنے نفسوں پر (خود ہی) ظلم کرتے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

۱۱۸۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مت بناؤ تم دلی دوست (راز دار) سوائے اپنے (لوگوں کے)، نہیں وہ کمی کرتے تمہیں برباد کرنے میں، محبوب رکھتے ہیں وہ ہر اُس بات کو جو مصیبت میں مُبتلا کرے تمہیں، یقینا ظاہر ہو چکا بغض وعناد اُن کے مُونہوں سے اور جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں اُن کے سینے، وہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہے، بیشک ہم نے بیان کیا تمہارے لئے نشانیوں کو اگر ہو تم عقل رکھتے۔

فَاَهْلَكَتْهُ: تو اس نے اسے تہس نہس کر دیا۔ اَهْلَكَتْ باب افعال سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ واحد مونث غائب مصدر اِهْلَاكٌ۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب۔

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً: تم لوگ ولی دوست نہ بناؤ، تم لوگ بھیدی نہ بناؤ، (لَا تَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے، (بِطَانَةٌ) کے معنٰی، ولی دوست، خصوصی دوست، بھیدی، راز دار۔

لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا: وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے، (لَا يَاْلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلْوٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور (خَبَالًا) مفعول ثانی ہے، خَبَالٌ کے معنٰی فساد، خرابی۔

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ: انہوں نے تمہاری تکلیف کی تمنا کی، انہوں نے تمہاری مشقت کی خواہش کی، (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ خواہش کرنا، چاہنا، لفظ (ما) مصدریہ ہے (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ معنٰی مشقت میں پڑنا۔

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ: یقیناً دشمنی ظاہر ہوگئی، (قَدْ بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مونث غائب مصدر بُدُوٌّ (اَلْبَغْضَآءُ) کے معنٰی دشمنی، بغض۔

تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ: ان کے دل چھپاتے ہیں۔ (تُخْفِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر اِخْفَاءٌ معنٰی چھپانا، اس کا مادہ خَفِيٌّ ہے، صُدُوْرٌ کا واحد صَدْرٌ، معنٰی سینہ، مراد دل ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔خبردار! تم ہی وہ لوگ ہو کہ تم اُن سے محبت رکھتے ہو اور نہیں محبت رکھتے وہ تم سے اور تم ایمان رکھتے ہو سب کتابوں پر اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب وہ تنہا ہوتے ہیں تو وہ کاٹتے ہیں تم پر (اپنی) انگلیاں غصہ سے، کہہ دیجئے! مرجاؤ تم اپنے ہی غصّے کے ساتھ، بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں کے راز۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ

۱۲۰۔اگر پہنچے تمہیں کوئی بھلائی تو وہ اُن کو بُری لگتی ہے اور اگر پہنچے تمہیں کوئی بُرائی تو وہ خوش ہوتے ہیں اُس سے

اِذَا خَلَوْا: جب وہ لوگ الگ ہوتے ہیں، جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں۔ (خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ و خَلَاءٌ۔

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ: وہ لوگ تمہارے اوپر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں، (عَضُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَضٌّ معنیٰ دانت سے پکڑنا، کاٹنا، (الْاَنَامِلُ) انگلیاں واحد: اَنْمِلَةٌ۔

الْغَيْظ: غصہ۔ مصدر ہے۔ غَاضَ، يَغِيْظُ، غَيْظاً باب ضرب سے۔

ذَاتِ الصُّدُوْرِ: دلوں کی باتیں، لفظی ترجمہ: دلوں والی (باتیں) (ذَاتٌ) ذُوْ کی مؤنث ہے، ذَاتٌ کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے، ذُوْ کے معنیٰ والا، ذَاتٌ کے معنیٰ: والی (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ۔ معنیٰ سینہ، مراد دل ہے۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ: اگر کوئی اچھی حالت تم کو پہنچتی ہے، اگر کوئی اچھی حالت تم کو پیش آتی ہے، (تَمْسَسْكُمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، حَسَنَةٌ کے معنیٰ بھلائی مراد اچھی حالت ہے، جمع حَسَنَاتٌ۔

تَسُؤْهُمْ: وہ ان کو بُری لگتی ہے۔ سِوْءٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، تَسُؤْ۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ: اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پہنچتی ہے، اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پیش آتی ہے، (تُصِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ۔ (تُصِبْ) اصل میں تُصِيْبُ ہے، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گرگئی ہے، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، سَيِّئَةٌ کے معنیٰ برائی، مراد بری حالت، ناگوار حالت، جمع: سَيِّئَاتٌ۔

وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾

اور اگر تم صبر کرو اور تم تقویٰ اختیار کرو، تو نہیں تمہیں نقصان پہنچائے گا اُن کا مکر کچھ بھی، بلاشبہ اللہ اس کو جو وہ کرتے ہیں گھیر نے والا ہے۔

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔اور جب آپ صبح کو نکلے اپنے گھر والوں کے پاس سے آپ بٹھاتے تھے مومنوں کو مورچوں پر لڑائی کے لئے اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۲۔جب ارادہ کیا دو گروہوں نے تم میں سے یہ کہ وہ بُزدلی کریں، حالانکہ اللہ اُن دونوں کا دوست تھا اور اللہ ہی پر چاہئے کہ بھروسہ کریں مومن۔

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

۱۲۳۔اور یقیناً مدد کی تمہاری اللہ نے غزوہ بدر میں، جبکہ تم کمزور تھے، چنانچہ تم اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر کرو۔

لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ: ان کی تدبیر تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی، (لَا يَضُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ۔ (كُمۡ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، كَيۡدٌ کے معنیٰ تدبیر، حیلہ، مکر وفریب۔

مُحِيۡطٌ: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

اِذۡ غَدَوۡتَ: جب آپ صبح کے وقت نکلے، (غَدَوۡتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غُدُوٌّ ہے۔

تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ: آپ ایمان والوں کو ٹھہرا رہے ہیں، (ٹھہرا رہے تھے) (تُبَوِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبۡوِئَةٌ۔

مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ: لڑائی کے مقامات، لڑائی کے ٹھکانے، (مَقَاعِدَ) کا واحد: مَقۡعَدٌ معنیٰ جگہ، مقام ٹھکانہ، قِتَالٌ کے معنیٰ لڑائی، باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، معنیٰ لڑائی کرنا۔

هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ: دو جماعتوں نے ارادہ کیا، (هَمَّتۡ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ۔ (طَآئِفَتٰنِ) طَآئِفَةٌ کا تثنیہ، اس کی جمع طَوَائِفُ ہے۔

اَنۡ تَفۡشَلَا: کہ وہ دونوں ہمت ہار دیں، (تَفۡشَلَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر فَشَلٌ۔ تَفۡشَلَا اصل میں تَفۡشَلَانِ ہے، اَنۡ ناصبہ کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ: اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی، (نَصَرَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَصۡرٌ وَ نُصۡرَةٌ (كُمۡ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے، (بَدۡرٍ) بدر ایک مقام کا نام ہے، جہاں ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تھی، اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ مسلمانوں کی خصوصی مدد فرمائی تھی۔

اَذِلَّةٌ: کمزور، بے سروسامان، اس کا واحد: ذَلِيۡلٌ ہے۔

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ
رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَؕ ﴿۱۲۴﴾

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ
هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ
مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ
بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ
الۡحَكِيۡمِ ۙ ﴿۱۲۶﴾
لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ
فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾

۱۲۴۔جب آپ کہتے تھے مومنوں سے،کیانہیں کافی ہے تمہارے لئے،یہ کہ مدد دے تم کوتمہارارب،تین ہزارفرشتوں سے،جواتارے جائیں(آسمان سے)۔

۱۲۵۔کیوں نہیں!ہاں اگرتم صبرکرواورتقویٰ اختیارکرواوروہ(دشمن) آجائے تمہارے پاس اچانک،تومددکرے گاتمہاری تمہارارب پانچ ہزارفرشتوں سے،جوخاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔

۱۲۶۔اورنہیں بنایااُس کواللہ نے،مگرخوشخبری تمہارے لئے اورتاکہ مطمئن ہوجائیں تمہارے دل اِس سے اورنہیں ہے مددمگراللہ ہی کی طرف سے،جوزبردست خوب حکمت والاہے۔

۱۲۷۔تاکہ وہ کاٹ دے(اللہ سے)ایک گروہ کو،اُن لوگوں میں سے جنہوں نے کفرکیایاانہیں ذلیل کردے پھروہ پھرجائیں نامُرادہوکر۔

اَنْ یُمِدَّکُمْ: یہ کہ مدد دے تم کو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکرغائب،مصدر اِمْدَادٌ۔ کُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر۔

مُنْزِلِیْنَ: اتارے ہوئے،باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مصدر،اِنْزَالٌ۔حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

فَوْرِھِمْ: اچانک مصدر ہے۔ھِمْ ضمیر جمع مذکر غائب،فَوْرِ مضاف ہے ھِمْ ضمیر مضاف الیہ ہے۔

مُسَوِّمِیْنَ: نشان لگانے والے،نشان بنانے والے،باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم،مصدر تَسْوِیْمٌ۔حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ: تاکہ تمہارے دل مطمئن ہوجائیں،(تَطْمَئِنَّ) باب افعیلال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِطْمِیْنَانٌ۔لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے،قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنیٰ دل۔

لِیَقْطَعَ طَرَفاً: تاکہ وہ(اللہ تعالیٰ) کاٹ دیں ایک حصہ کو،تاکہ وہ(اللہ تعالیٰ) ایک گروہ کو ہلاک فرمادیں،(یَقْطَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر قَطْعٌ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

یَکْبِتَھُمْ: وہ(اللہ تعالیٰ) ان کو ذلیل وخوار کردیں،(یَکْبِتَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر کَبْتٌ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے،(ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب،مفعول بہ ہے۔

یَنْقَلِبُوْا خَآئِبِیْنَ: وہ لوگ ناکام لوٹ جائیں گے،(یَنْقَلِبُوْا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر اِنْقِلَابٌ، یَنْقَلِبُوْا اصل میں یَنْقَلِبُوْنَ ہے۔لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے،(خَآئِبِیْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم اس کا واحد: خَائِبٌ اور مصدر خَیْبَۃٌ ہے،(خَآئِبِیْنَ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

۱۲۸۔ نہیں ہے آپ کے لئے اِس معاملے میں کچھ (اختیار) یا (چاہے تو) وہ توبہ قبول کرلے اُن کی یا وہ انہیں عذاب دے، پھر بیشک وہ ظالم ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

۱۲۹۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں، وہ معاف کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے، وہ بہت معاف کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

۱۳۰۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ کھاؤ تم سود دوگُنا، چوگُنا بڑھا چڑھا کے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔
۱۳۱۔ اور اُس آگ سے ڈرو، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔
۱۳۲۔ اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

۱۳۳۔ اور تم جلدی کرو مغفرت کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف کہ اس کا عرض (وسعت) ہے آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے متقیوں کے لئے۔

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا: تم لوگ سود مت کھاؤ، (لَا تَاْكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ (الرِّبٰوا) کے معنیٰ سود، ربا کے لغوی معنیٰ زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو، ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ اَلرِّبٰوا فِي اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِي الْاٰيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عِوَضٌ۔
(معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ج ۲ ص ۱۰۱)

اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً: کئی حصے بڑھا کر، کئی حصے زیادہ کرکے، (اَضْعَافٌ) کا واحد: ضِعْفٌ معنیٰ دوگنا، (مُضَاعَفَةً) باب مفاعلۃ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

اُعِدَّتْ: وہ (آگ) تیار کی گئی ہے، باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔

تُرْحَمُوْنَ: تم لوگ رحم کئے جاؤ گے، تمہارے اوپر رحم کیا جائے گا، باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَحْمَةٌ۔

سَارِعُوْا: تم لوگ دوڑو، تم لوگ جلدی کرو، باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُسَارَعَةٌ۔

عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ: اس (جنت) کی وسعت آسمان اور زمین ہیں، یعنی جنت کی وسعت ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے، (عَرْضٌ) کے معنیٰ وسعت، چوڑائی (السَّمٰوٰتُ) کا واحد: السَّمَاءُ معنیٰ آسمان، اَلْاَرْضُ کے معنیٰ زمین، جمع: اَرْضُوْنَ۔

الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾

۱۳۴۔ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگی میں اور پی جانے والے ہیں غصے کو اور معاف کر دینے والے ہیں لوگوں کو اور اللہ پسند کرتا ہے احسان کرنے والوں کو۔

وَالَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِهِمۡ ۪ وَمَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۟ وَلَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

۱۳۵۔ اور وہ لوگ جب کر بیٹھتے ہیں کوئی کھُلا گناہ یا کر گزرتے ہیں ظلم اپنے آپ پر تو وہ یاد کرتے ہیں اللہ کو، پھر معافی مانگتے ہیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے جو معاف کرے گناہوں کو سوائے اللہ کے اور نہیں اصرار کرتے وہ اپنے کئے پر، جبکہ وہ جانتے ہوتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ

۱۳۶۔ یہی وہ لوگ ہیں! کہ اُن کا بدلہ بخشش (مغفرت) ہے اُن کے رب کی طرف سے اور باغات ہیں، بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ رہیں گے اُن جنتوں میں اور کیا ہی خوب ہے اجر نیک عمل کرنے والوں کا۔

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾

۱۳۷۔ یقینا گزر چکے ہیں تم سے پہلے کئی دَور، سو چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔

السَّرَّآءِ: فراغی، خوشحالی۔
الضَّرَّآءِ: تکلیف، تنگی۔
اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ: غصہ کو ضبط کرنے والے، (اَلْکَاظِمِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اَلْکَاظِمُ اور مصدر کَظْمٌ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، غَیْظٌ کے معنٰی غصہ، باب ضرب سے مصدر ہے۔
اَلْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ: لوگوں سے درگذر کرنے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے، (اَلْعَافِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد (اَلْعَافِیْ) اور مصدر عَفْوٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
وَلَمْ یُصِرُّوْا: نہیں اصرار کرتے وہ۔ باب افعال سے۔ فعل مضارع معروف، نفی تاکید بَلَمْ صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِصْرَارٌ۔
قَدْ خَلَتْ: یقینا (طریقے) گزر چکے ہیں، باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ۔
سُنَنٌ: کئی دور، واحد سُنَّةٌ۔
سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ: تم لوگ زمین پر چلو پھرو، (سِیْرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَیْرٌ۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةٌ لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۳۸۔ یہ وضاحت ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت ونصیحت ہے متقیوں کے لئے۔

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾

۱۳۹۔اور نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے، اگر ہو تم مومن۔

اِنۡ يَّمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰۔اگر تم کو پہنچے کوئی زخم تو یقینا پہنچ چکا ہے اُن لوگوں کو بھی زخم ایسا ہی (بدر میں) اور یہ دن (کامیابی و ناکامی کا) ہم اُن کو باری باری بدلتے رہتے ہیں، لوگوں کے درمیان اور تاکہ جان لے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور بنائے تم میں سے کچھ کو شہید اور اللہ نہیں پسند کرتا ظالموں کو۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَيَمۡحَقَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

۱۴۱۔اور تاکہ چھانٹ لے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور مٹا دے کافروں کو۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَيَعۡلَمَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾

۱۴۲۔کیا تم نے گمان کیا ہے کہ تم داخل ہو جاؤ گے جنت میں (یونہی) حالانکہ ابھی تک نہیں جانا اللہ نے، ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور یہ کہ وہ جان لے صبر کرنے والوں کو۔

لَاتَهِنُوۡا: تم لوگ ہمت نہ ہارو، باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهۡنٌ۔

لَاتَحۡزَنُوۡا: تم لوگ غم نہ کرو، تم لوگ غمگین نہ ہو، باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزۡنٌ۔

اِنۡ يَمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٌ: اگر تم کو زخم پہنچ جائے، (يَمۡسَسۡ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ، اِنۡ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، قَرۡحٌ کے معنٰی زخم، جمع: قُرُوۡحٌ۔

نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ النَّاسِ: ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں، (نُدَاوِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُدَاوَلَةٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

لِيَمَحِّصَ اللّٰهُ: تاکہ اللہ تعالیٰ پاک صاف کر دیں، (يَمَحِّصَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمۡحِيۡصٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

يَمۡحَقُ الۡكٰفِرِيۡنَ: (تاکہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو مٹا دیں، (يَمۡحَقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحۡقٌ۔ (يَمۡحَقَ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

ع ۱۴ / ۵

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

۱۴۳۔ اور یقیناً تم تمنا کیا کرتے تھے موت کی، اس سے پہلے کہ دو چار ہو تم اِس سے، پھر یقیناً تم نے اُس کا مشاہدہ کیا جبکہ تم دیکھ رہے تھے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

۱۴۴۔ اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول ہی، یقیناً گزر چکے ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول، کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل (شہید) کر دیئے جائیں تو تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا الٹے پاؤں، تو ہرگز نہیں وہ نقصان پہنچا سکے گا اللہ کو کچھ بھی اور عنقریب جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

۱۴۵۔ اور نہیں ہے کسی جان کو کہ وہ مر جائے بغیر اللہ کے حکم کے، لکھا ہوا ہے (موت کا) وقتِ معین اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا میں، تو ہم اُسے دے دیتے ہیں اس میں سے کچھ (دنیا میں) اور جو چاہے بدلہ آخرت کا، تو ہم دے دیں گے اُسے اُس (آخرت) میں سے اور عنقریب ہم جزا دیں گے شکر گزاروں کو۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۱۴۶۔ اور کتنے ہی نبی (گزرے) کہ جنگ کی اُن کے ساتھ مل کر، بہت سے اللہ والوں نے، سو نہ تو وہ سُست ہوئے اُن کی وجہ سے جو انہیں (مصیبت) پہنچی اللہ کے راستے میں

كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ: تم لوگ موت کی تمنا کرتے تھے، (كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ) باب تفعل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیْ۔ (تَمَنَّوْنَ) اصل میں (تَتَمَنَّوْنَ) ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

مُحَمَّدٌ: اس لفظ کے لغوی معنٰی تعریف کیا ہوا، یہ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر تَحْمِيْد اور مادہ حَمْد ہے، لفظ مُحَمَّد (ﷺ) امام المتقین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین ﷺ کا اسم مبارک ہے۔

اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ: تم لوگ الٹے پاؤں پھر گئے، (اِنْقَلَبْتُمْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْقِلَاب، اَعْقَاب کا واحد: عَقِب۔ معنٰی ایڑی۔

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا: لکھا ہوا مقررہ وقت۔ (كِتٰبًا) مصدر ہے، جو مَكْتُوْبًا کے معنٰی میں ہے، یعنٰی لکھا ہوا، (مُؤَجَّلًا) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر معنٰی مقررہ وقت۔

رِبِّيُّوْنَ: اللہ والے، رب والے، اس کا واحد: رِبِّیْ ہے۔

مَا وَهَنُوْا: ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری، ان لوگوں نے بزدلی نہیں کی، باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَهْن۔

وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾	اور نہ وہ کمزور ہی پڑے اور نہ وہ دبے اور اللہ پسند کرتا ہے صبر کرنے والوں کو۔
وَمَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾	۱۴۷۔اور نہیں تھا اُن کا قول مگر یہی کہ، انہوں نے کہا! اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے ہمارے گناہ اور ہماری زیادتی ہمارے اپنے کام میں اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو اور ہماری مدد فرما کافر قوم پر۔
فَاٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۱۵	۱۴۸۔ چنانچہ عطا فرمایا اللہ نے انہیں ثواب (بدلہ) دنیا کا بھی اور بہترین اجر (ثواب) آخرت کا بھی اور اللہ محبوب رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾	۱۴۹۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اطاعت کرو گے ان کی جنہوں نے کفر کیا، تو وہ تمہیں لوٹا دیں گے الٹے پاؤں، تو پلٹ جاؤ گے خسارہ اٹھانے والوں میں۔
بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾	۱۵۰۔ بلکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے۔

مَا اسۡتَكَانُوۡا: وہ لوگ دبے نہیں، وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے، باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسۡتِكَانَةٌ معنی عاجز ہونا، اس کا مادہ كَوۡنٌ اور كَيۡنٌ ہے۔

اِسۡرَافَنَا: ہمارے تجاوز کرنے کو (بخش دیجئے) (اِسۡرَاف) باب افعال سے مصدر مضاف اور (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا: آپ ہمارے قدموں کو ثابت رکھئے، آپ ہم کو ثابت قدم رکھئے، (ثَبِّتۡ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَثۡبِيۡتٌ۔ اَقۡدَامٌ کا واحد: قَدَمٌ معنی پیر۔

يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ: وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں لوٹا دیں گے، وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے، (يَرُدُّوۡا) اصل میں يَرُدُّوۡنَ ہے، جواب شرط کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَدٌّ (كُمۡ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (اَعۡقَابٌ) کا واحد عَقِبٌ معنیٰ ایڑی۔

اَللّٰهُ مَوۡلٰكُمۡ: اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے، اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے، (مَوۡلٰكُمۡ) مضاف اور مضاف الیہ ہے، مَوۡلٰى کے معنیٰ مددگار، کارساز، جمع: مَوَالِىۡ۔

خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ: مدد کرنے والوں میں سب سے بہتر، سب سے بہتر مدد کرنے والا، (خَيۡرٌ) اسم تفضیل کا صیغہ اَخۡيَرُ کا مخفف ہے، (نٰصِرِيۡنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں، اس کا واحد نَاصِرٌ ہے اور مصدر نُصۡرَةٌ ہے۔

سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِہٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئۡسَ مَثۡوَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾

۱۵۱۔عنقریب ہم ڈال دیں گے اُن لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا رعب، اِس وجہ سے کہ شریک کیا انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو، کہ نہیں اتاری اُس نے اس کی کوئی دلیل اوران کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت بُرا ٹھکانا ہے ظالموں کا۔

وَ لَقَدۡ صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَہُمۡ بِاِذۡنِہٖ ۚ حَتّٰۤی اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَ تَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَ عَصَیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىکُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الدُّنۡیَا وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ ۚ ثُمَّ صَرَفَکُمۡ عَنۡہُمۡ لِیَبۡتَلِیَکُمۡ ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا عَنۡکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾

۱۵۲۔اور یقینا سچ کر دکھا یا تم سے اللہ نے اپنا وعدہ ، جب تم انہیں کاٹتے تھے اُس کے حکم سے ، یہاں تک کہ جب تم پست ہمت ہو گئے اور تم نے باہم جھگڑا کیا حکم (رسول) میں اور تم نے نافرمانی کی اُس کے بعد اس نے تم کو دکھایا وہ جسے تم پسند کرتے تھے، تم میں سے کچھ وہ ہیں جو طلب گار تھے دنیا کے اور تم میں سے کچھ وہ تھے جو طلب گار تھے آخرت کے، پھر اس (اللہ) نے پھیر دیا تمہیں اُن (کافروں) سے تا کہ وہ آزمائے اور البتہ اُس نے معاف کر دیا تم کو اور اللہ بہت فضل والا ہے مومنوں پر۔

اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ

۱۵۳۔جب تم چڑھے چلے جار ہے تھے

سُلۡطَاناً: دلیل۔

مَأْوٰهُمُ النَّارُ: ان کا ٹھکانہ آگ ہے، (مَأْوٰی) کے معنٰی ٹھکانہ، جمع مَآوِیْ (مَأْوٰهُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ: ظالموں کا ٹھکانہ، یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے، مَثْویٰ کے معنٰی ٹھکانہ، جمع مَثَاوِیْ۔

تَحُسُّوْنَهُمْ: تم لوگ ان (کافروں) کو قتل کرتے ہو، (قتل کرتے تھے) (تَحُسُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَسٌّ، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اِذَافَشِلْتُمْ: جب تم ہمت ہار گئے، جب تم کمزور ہو گئے، فَشِلْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَشَلٌ۔

تَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ: تم نے حکم میں اختلاف کیا، (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازُعٌ۔

صَرَفَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیر دیا، (صَرَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ۔

لِیَبْتَلِیَکُمْ: تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں، تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں، (یَبْتَلِیَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

تُصْعِدُوْنَ: تم لوگ چڑھے چلے جاتے ہو، (چڑھے چلے جاتے تھے) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْعَادٌ۔

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور نہیں تم پلٹ کر دیکھتے تھے کسی کی طرف اور رسول ؐ پکار رہے تھے تم کو تمہارے پیچھے سے، سو بدلہ دیا اس نے تم کو غم پر غم کی صورت میں، تاکہ نہ تم غم کھاؤ اُس پر جو تم سے فوت ہو گیا، اور نہ اس (تکلیف) پر جو تمہیں پہنچی اور اللہ خوب باخبر ہے اُس پر جو تم عمل کرتے ہو۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ

۱۵۴۔ پھر نازل کیا اُس نے غم کے بعد امن (یعنی) ایسی اُونگھ کہ وہ ڈھانپتی تھی ایک جماعت کو تم میں سے اور ایک گرُوہ تھا یقینا کہ انہیں فکر میں ڈال دیا تھا اُن کی جانوں نے، وہ گمان کرتے تھے اللہ کے بارے میں جھوٹے (ناحق) دورِ جاہلیت کے گمان سے وہ کہتے تھے کیا ہے ہمارے لئے معاملے میں کوئی چیز، کہہ دیجئے! بیشک معاملہ سب کا سب اللہ ہی کے لئے ہے

تُصْعِدُوْنَ: تم لوگ چڑھے چلے جاتے ہو، (چڑھے چلے جاتے تھے) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْعَادٌ۔

لَاتَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ: تم لوگ کسی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے ہو، (نہیں دیکھتے تھے) تم لوگ کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہو (نہیں ہوتے تھے) (لَاتَلْوٗنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَیٌّ۔

اَثَابَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو بدلہ میں دیا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو عوض میں دیا، (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

غَمًّۢا بِغَمٍّ: غم پر غم کی صورت۔ جمع غُمُوْمٌ۔

اَمَنَةً: اطمینان، چین، سکون، باب سمع سے مصدر ہے۔

نُعَاساً: اونگھ، ابتدائی نیند، نیند کا ابتدائی حصہ۔

يَغْشٰى: وہ (اونگھ) چھارہی ہے (چھارہی تھی)۔ وہ (اونگھ) ڈھانک رہی ہے (ڈھانک رہی تھی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ۔

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ: ان کو فکر مند بنا دیا، ان کو فکر میں ڈال دیا، (قَدْ اَهَمَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْمَامٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ ‌ؕ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ
كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا ‌ؕ قُلۡ لَّوۡ
كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ
الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ‌ ۚ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ
صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۱۵۴﴾

وہ چھپاتے ہیں اپنے دلوں میں وہ بات جونہیں وہ ظاہر کرتے آپ کے سامنے، وہ کہتے ہیں، اگر ہوتا ہمارے لئے معاملے میں سے کچھ، تو نہ ہم قتل کئے جاتے اس جگہ، کہہ دیجئے اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں بھی تو ضرور باہر نکلتے وہ لوگ، کہ لکھ دیا گیا تھا اُن پر قتل (شہید) ہونا، اپنی قتل گاہوں کی طرف اور تاکہ آزمائے اللہ اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے اور تاکہ صاف کردے ان (وسوسوں) کو جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ خوب جانتا ہے سینوں کے راز۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا
اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا‌ ۚ وَلَقَدۡ
عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع ۱۶ ۷

۱۵۵۔ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم میں سے، جس دن باہم ملی تھیں دو جماعتیں (فوجیں) یقیناً انہیں پھسلا دیا تھا شیطان نے، بسبب بعض اُن (کوتاہیوں) کے جو انہوں نے کیں اور یقیناً بہرحال معاف کردیا اللہ نے انہیں بیشک اللہ بہت معاف فرمانے والا نہایت بُردبار (حلیم) ہے۔

مَضَاجِعِهِمۡ: ان کی جگہیں، ان کے مقامات، یہاں پر مراد ان کے مرنے کی جگہیں ہیں، مَضَاجِعُ) کا واحد مَضۡجَعُ معنٰی خواب گاہ، سونے کی جگہ، (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

لِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ: تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائش فرمائیں، (يَبۡتَلِىۡ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبۡتِلَاءٌ اور مادہ بَلۡوٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

لِيُمَحِّصَ: تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک صاف فرمادیں۔ (يُمَحِّصُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمۡحِيۡصٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

تَوَلَّوۡا: ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی، باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّىۡ۔

اِلۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ: دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں، (اِلۡتَقىٰ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلۡتِقَاءٌ اور مادہ لَقۡىٌ ہے، (اَلۡجَمۡعَانِ) جَمۡعٌ کا تثنیہ، اس کی جمع جُمُوۡعٌ ہے۔

اِسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ: شیطان نے ان سے لغزش کرادی، شیطان نے ان کو بہکا دیا، (اِسۡتَزَلَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسۡتِزۡلَالٌ (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾

١٥٦۔اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ ہو جانا تم اُن لوگوں کی طرح جنہوں نے کفر کیا اور انہوں نے کہا اپنے بھائیوں کے واسطے، جب انہوں نے سفر کیا زمین میں یا تھے وہ لڑنے والے، اگر وہ ہوتے ہمارے پاس تو نہ وہ مرتے اور نہ وہ قتل کئے جاتے، تاکہ کردے اللہ اس (فاسد خیال) کو حسرت اُن کے دلوں میں اور اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اللہ جو تم کرتے ہو (اعمال) خوب دیکھتا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾

١٥٧۔اور اگر قتل کیے جاؤ تم اللہ کی راہ میں یا تم مرجاؤ تو البتہ بخشش اللہ کی اور رحمت کہیں بہتر ہے، اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾

١٥٨۔اور البتہ اگر تم مرجاؤ یا قتل کردیے جاؤ تو بہرحال اللہ ہی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْھُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾

١٥٩۔پھر یہ کتنی بڑی رحمت ہے اللہ کی، کہ ہیں آپ نرم مزاج اُن کے لئے اور اگر کہیں ہوتے آپ سخت مزاج سنگدل تو وہ ضرور منتشر ہوجاتے آپ کے پاس سے، چنانچہ آپ معاف کردیں انہیں اور بخشش مانگیں اُن کے لئے اور اُن سے مشورہ لیتے رہیں (اہم) معاملے میں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کرلیں تو توکل کریں اللہ پر، بیشک اللہ پسند کرتا ہے توکل کرنے والوں کو۔

غُزًّى: جہاد کرنے والے، اس کا واحد: غَازٍ (غَازِیٌ) ہے۔

لَئِنْ مُّتُّمْ: اگر تم مرگئے، اگر تمہیں موت آ گئی، (مُتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ۔

لِنْتَ: آپ نرم ہوگئے، آپ نرم رہے، (لِنْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لِیْنٌ۔

فَظًّا: بدخلق، بدمزاج، تندخو، اس کی جمع اَفْظَاظٌ۔

غَلِیْظَ الْقَلْبِ: سخت دل، سخت طبیعت، غَلِیْظٌ کے معنیٰ سخت، غِلْظَۃٌ سے صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، قَلْبٌ کے معنیٰ دل، جمع قُلُوْبٌ۔

لَانْفَضُّوْا: وہ لوگ منتشر ہوجاتے، وہ لوگ متفرق ہوجاتے، لام مفتوح تاکید کے لئے ہے، (اِنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ۔ ترکیب نحوی میں یہ جواب شرط ہے۔

اَلْمُتَوَكِّلِیْنَ: اعتماد کرنے والے، باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: اَلْمُتَوَكِّلُ اور مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

۱۶۰۔ اگر مدد کرے تمہاری اللہ، تو نہیں ہے کوئی غالب آنے والا تم پر اور اگر وہ تمہیں بے مدد چھوڑ دے، تو کون ہے وہ جو تمہاری مدد کرے اس کے بعد اور اللہ ہی پر محض توکل کرنا چاہئے مومنوں کو۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

۱۶۱۔ اور نہیں ہے لائق کسی نبی کے خیانت کرنا اور جو خیانت کرے (تو) لائے گا وہ اسے جو اُس نے خیانت کی ہو گی قیامت کے دن، پھر پورا (بدلہ) دیا جائے گا ہر نفس کو، جو اُس نے کمایا تھا اور وہ نہیں ظلم کئے جائیں گے۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾

۱۶۲۔ کیا پھر جس نے پیروی کی رضائے الٰہی کی اُس شخص کی مانند ہو گا، جو لوٹا اللہ کی ناراضگی کے ساتھ اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُری ہے لوٹنے کی جگہ۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾

۱۶۳۔ وہ (دو قسم کے) لوگ (الگ الگ) درجوں میں ہوں گے اللہ کے یہاں اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اس کو جو وہ کرتے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

۱۶۴۔ یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ نے مومنوں پر، جب اس نے بھیجا اُن میں ایک رسول انہی میں سے،

اِنْ يَّخْذُلْكُمْ: اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد نہ کریں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد چھوڑ دیں، (يَخْذُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَذْلٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے، یہاں پر فعل مضارع اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

مَنْ يَّغْلُلْ: جو شخص خیانت کرے گا، (يَغْلُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُلُوْلٌ یہاں پر فعل مضارع مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ: ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا، (تُوَفّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ۔

مَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ: جو شخص غضب الٰہی کا مستحق ہو جائے، (بَآء) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَوْءٌ اس کو حرف جر (اِلٰی) کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو اس کے معنیٰ لوٹنا، اور حرف جر (باء) کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو اس کے معنیٰ لوٹانا ہیں، سَخَطٌ کے معنیٰ غضب اور غصہ، باب سمع سے مصدر ہے۔

مَاْوٰهُ: ٹھکانا، اُوِيٌّ سے اسم ظرف۔ مَاْوٰى مضاف۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ۔

يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۶۴﴾

وہ تلاوت کرتا ہے اُن پر اُس کی آیتیں اور تزکیہ (پاک) کرتا ہے اُن کا اور تعلیم دیتا ہے اُن کو کتاب اور حکمت کی اور اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

۱۶۵۔کیا (نہیں ہوا کہ) جب پہنچی تم کو (احد کے دن) مصیبت، حالانکہ تم پہنچا چکے تھے (بدر کے دن) اس سے دو گنی، تو تم نے کہا! کہاں سے آئی یہ؟ کہہ دیجئے! یہ (مصیبت) تمہاری ہی طرف سے ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۱۶۶﴾

۱۶۶۔اور جو کچھ (نقصان) پہنچا تم کو اس دن جب ملی دو جماعتیں تو وہ اللہ کے حکم سے تھا اور تا کہ وہ جان لے مومنوں کو۔

وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا ۖۚ وَقِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ قَالُوۡا لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعۡنٰكُمۡ ؕ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ۚ﴿۱۶۷﴾

۱۶۷۔اور تا کہ وہ جان لے اُن لوگوں کو، جنہوں نے منافقت کی اور کہا گیا ان سے کہ آؤ لڑو (جنگ کرو) اللہ کی راہ میں یا تم دفاع کرو (دشمن کو) تو انہوں نے کہا! اگر ہم جانتے لڑائی کو تو ضرور ہم تمہارے ساتھ چلتے، وہ کفر سے اس دن زیادہ قریب تھے بہ نسبت ایمان کے، وہ کہتے ہیں اپنے مُونہوں سے ایسی باتیں جو نہیں ہیں اُن کے دلوں میں اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں۔

يُزَكِّيۡهِمۡ: وہ (رسول اللہ ﷺ) ان کو پاک کرتے ہیں (شرک وغیرہ سے) (يُزَكِّيۡ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزۡكِيَةٌ۔ (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

يُعَلِّمُهُمۡ: وہ (رسول اللہ ﷺ) ان کو سکھاتے ہیں، (يُعَلِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعۡلِيۡمٌ (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اِلۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ: دو گروہ ایک دوسرے کے مقابل ہوئے، (اِلۡتَقٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلۡتِقَاءٌ اور مادہ لَقۡىٌ ہے، (اَلۡجَمۡعَانِ) جَمۡعٌ کا تثنیہ، اس کی جمع جُمُوۡعٌ ہے۔

نَافَقُوۡا: وہ لوگ منافق ہوئے، منافق ایسے شخص کو کہتے ہیں جو زبان سے ایمان کو ظاہر کرے اور دل میں کفر کو چھپائے، (نَافَقُوۡا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَةٌ۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ وَقَعَدُوۡا لَوۡ اَطَاعُوۡنَا مَا
قُتِلُوۡا ؕ قُلۡ فَادۡرَءُوۡا عَنۡ اَنۡفُسِكُمُ الۡمَوۡتَ اِنۡ
كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾

۱۶۸۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا! اپنے بھائیوں کے بارے میں، جبکہ وہ خود بیٹھے رہے (گھر میں) کہ اگر وہ ہماری اطاعت کرتے تو نہ قتل کئے جاتے وہ! کہہ دیجئے! اچھا ٹال کر دکھاؤ تم اپنی جانوں سے موت کو، اگر ہو تم سچے۔

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ
بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

۱۶۹۔ اور ہرگز نہ گمان کریں آپ اُن لوگوں کو، جو قتل کردئے گئے اللہ کی راہ میں مُردے، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس وہ رزق پا رہے ہیں۔

فَرِحِيۡنَ بِمَآ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ
وَيَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ
خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾

۱۷۰۔ وہ خوش ہیں اُس پر جو عطا فرمایا ہے اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے اور وہ خوشی محسوس کرتے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں، جو نہیں ملے اُن سے اُن کے پچھلوں میں سے، اِس بنا پر کہ نہ کوئی خوف ہے اُن کے لئے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا
يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚ

ع ۱۷ ۱۶ ۸

۱۷۱۔ وہ خوشی محسوس کرتے ہیں اللہ کے انعام پر اور اُس کے فضل پر اور (اُس پر کہ) یقیناً اللہ نہیں ضائع کرتا اجر مومنوں کا۔

اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَآ
اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ۛؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَاتَّقَوۡا
اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ

۱۷۲۔ وہ لوگ جنہوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا، اُس کے بعد کہ پہنچے انہیں زخم، اُن لوگوں کے لئے، جنہوں نے احسان کیا اُن میں سے اور تقویٰ اختیار کیا، اجر عظیم ہے۔

فَادۡرَءُوۡا: تو تم لوگ ہٹاؤ، اس میں فائے عاطفہ ہے، (اِدۡرَءُوۡا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرۡءٌ۔

اَمۡوَاتاً: مردہ، مرے ہوئے، واحد مَيِّتٌ۔

اَحۡيَآءٌ: زندہ، واحد: حَيٌّ۔

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ: وہ لوگ خوش ہوتے ہیں، باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسۡتِبۡشَارٌ۔

اِسۡتَجَابُوۡا: ان لوگوں نے حکم مان لیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسۡتِجَابَةٌ۔

اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ: ان لوگوں کو زخم لگا، ان لوگوں کو زخم پہنچا، (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے، (اَلۡقَرۡحُ) کے معنیٰ زخم، جمع: قُرُوۡحٌ۔

وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ: تقوی اختیار کیا، اجر عظیم ہے۔ اِتَّقَوۡا باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِتِّقَاءٌ۔ اَجۡرٌ کی جمع اُجُوۡرٌ معنیٰ مزدوری، بدلہ، ثواب۔ عظیم عَظۡمَةٌ سے فَعِيۡلٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے۔

اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖۗ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾

۱۷۳۔ وہ لوگ کہ کہا! اُن سے لوگوں نے بلاشبہ لوگوں نے جمع کیا (لشکر) تمہارے مقابلہ کے لئے، لہٰذا ڈرو اُن سے، تو انہیں (اس بات نے) زیادہ کر دیا ایمان میں اور انہوں نے کہا! کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہی بہترین ہے کارساز۔

فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾

۱۷۴۔ پھر وہ لوٹے، لے کر انعام اللہ سے اور فضل اُس کا، نہ پہنچا اُنہیں کوئی نقصان اور انہوں نے پیروی کی رضائے الٰہی کی اور اللہ بڑا افضل والا ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا تَخَافُوۡهُمۡ وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾

۱۷۵۔ یقینا یہ (تو) شیطان ہی ہے وہ ڈراتا ہے اپنے دوستوں سے، تو نہ تم اُن سے ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو اگر ہو تم مومن۔

وَلَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾

۱۷۶۔ اور نہ آپ کو غم میں ڈالیں وہ لوگ جو جلدی کرتے ہیں کفر میں بلاشبہ وہ ہرگز نہیں نقصان پہنچا سکیں گے اللہ کو کچھ بھی، ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ نہ رکھے اُن کے لئے کوئی حصہ آخرت میں اور اُن کے لئے ہے عذاب بہت بڑا۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۷﴾

۱۷۷۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے خریدا کفر کو، ایمان کے بدلے ہرگز نہیں وہ نقصان پہنچا سکیں گے اللہ کو کچھ بھی اور ان کے لئے ہے عذاب دردناک۔

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ

۱۷۸۔ اور ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کہ یہ جو ہم مہلت دے رہے ہیں اُن کو، یہ بہتر ہے اُن کے لئے، بیشک ہمارا اُن کو مہلت دینا

حَسۡبُنَا اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہیں، (حَسۡبُ) باب نصر سے مصدر ہے، کافی کے معنیٰ میں ہے۔

اَلۡوَكِيۡلُ: کارساز، کام بنانے والا، وَکۡلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

لَا يَحۡسَبَنَّ: وہ ہرگز گمان نہ کرے، وہ ہرگز خیال نہ کرے، باب حسب سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسۡبَانٌ معنیٰ گمان کرنا۔

نُمۡلِىۡ لَهُمۡ: ہم ان کو مہلت دیتے ہیں، (نُمۡلِىۡ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمۡلَآءٌ۔

لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

محض اس لئے ہے کہ خوب اضافہ کریں وہ گناہوں میں اور اُن کے لئے عذاب ہے رُسوا کرنے والا۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

۱۷۹۔نہیں ہے اللہ ایسا کہ چھوڑ دے مومنوں کو اس (حالت) میں کہ ہو تم اس پر، یہاں تک کہ وہ الگ کر دے ناپاک کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ، کہ وہ مطلع کرے تمہیں غیب پر اور لیکن اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، لہٰذا تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہارے لئے ہے اجر بہت بڑا۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰـهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

۱۸۰۔اور ہرگز گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں، اُس کے دینے میں، جو عطا کیا ہے اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے، کہ یہ (بخل) بہتر ہے اُن کے حق میں، بلکہ یہ بہت بُرا ہے اُن کے لئے،

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ: رسوا کرنے والا عذاب، توہین آمیز سزا، (عَذَاب) کے معنٰی تکلیف، سزا، جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (مُهِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِهَانَةٌ۔

لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: کہ وہ (اللہ تعالیٰ) مسلمانوں کو چھوڑ دیں، یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑیں گے کہ مومن اور منافق کے درمیان امتیاز نہ ہو۔ (لِيَذَرَ) یہاں پر لام مکسور لام جحد ہے، اسی لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع پر نصب ہے، (يَذَرَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ معنٰی چھوڑنا، اس معنٰی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ: وہ (اللہ تعالیٰ) ناپاک کو پاک سے جدا کر دیں گے، یہاں ناپاک سے مراد منافق اور پاک سے مراد مومن ہے (تفسیر جلالین) (يَمِيْزَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَيْزٌ۔ یہاں پر فعل مضارع حتی کی وجہ سے منصوب ہے۔

لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ: کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع کر دیں، کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر آگاہ کر دیں، (يُطْلِعُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطْلَاعٌ لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

يَجْتَبِيْ: وہ (اللہ تعالیٰ) منتخب فرما لیتے ہیں، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ اس کا مادہ جَبْوٌ اور جَبْیٌ ہے۔

سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ
مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ
خَبِيۡرٌ ۠﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ ۹ ۹

عنقریب وہ طوق پہنائے جائیں گے اُس (چیز) کا جس کے دینے میں بخل کرتے تھے قیامت کے دن اور اللہ ہی کے لئے ہے میراث (ملکیت) آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر اُس چیز سے، جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ
اَغۡنِيَآءُ ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ
بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾

۱۸۱۔ یقیناً سن لیا اللہ نے قول (بات) ان لوگوں کا، جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم غنی (مالدار) ہیں۔ سو لکھ لیتے ہیں ہم، اُن کا یہ کہنا اور قتل کرنا اُن کا نبیوں کو ناحق اور کہیں گے ہم کہ چکھو تم عذاب جلانے والی (آگ) کا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ
لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ﴿۱۸۲﴾

۱۸۲۔ یہ بدلہ ہے اُن کا جو آگے بھیجے (اعمال) تمہارے ہاتھوں نے اور یہ کہ، اللہ نہیں ہے کچھ بھی ظلم کرنے والا اپنے بندوں پر۔

اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ

۱۸۳۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا! کہ بیشک اللہ نے عہد لیا ہے ہم سے، یہ کہ نہ ہم ایمان لائیں کسی رسول پر،

سَيُطَوَّقُوۡنَ: عنقریب ان لوگوں کو طوق پہنایا جائے گا، اس طوق پہنائے جانے کی کیفیت صحیح بخاری کی حدیث شریف میں آئی ہے، حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن زہریلے سانپ کی شکل میں بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، وہ سانپ اس کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر رسول کریم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، اس میں (سین) مستقبل قریب کے معنیٰ کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ (يَطَوَّقُوۡنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطۡوِيۡقٌ۔

مِيۡرَاثُ: میراث، ملکیت، جمع مَوَارِيۡثُ۔

عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ: آگ کا عذاب، (عَذَابٌ) کے معنیٰ تکلیف، سزا، جمع اَعۡذِبَةٌ (حَرِيۡقٌ) کے معنیٰ آگ۔

قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ: تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا، تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا، (قَدَّمَتۡ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقۡدِيۡمٌ۔

بِظَلَّامٍ: ظَلَّامٍ۔ کچھ بھی ظلم کرنے والا۔ ظَلَمَ، يَظۡلِمُ، ظُلۡماً سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

عَهِدَ اِلَيۡنَا: (اللہ تعالیٰ نے) ہم سے عہد لیا، (اللہ تعالیٰ نے) ہم کو حکم فرمایا۔ (عَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَهۡدٌ۔

حَتّٰی یَاۡتِیَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡکُلُہُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِیۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡہُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۸۳﴾

یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے کہ کھا جائے اُسے (آسمانی) آگ، کہہ دیجئے! کہ آ چکے ہیں تمہارے پاس کتنے ہی رسول مجھ سے پہلے، روشن دلائل کے ساتھ اور اس کے ساتھ جو تم نے کہا، تو پھر کیوں قتل کیا تم نے اُن کو، اگر ہو تم سچے۔

فَاِنۡ کَذَّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ جَآءُوۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۱۸۴﴾

۱۸۴۔ پھر اگر انہوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو البتہ جھٹلائے جا چکے ہیں کئی رسول آپ سے پہلے بھی، وہ لاتے تھے کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب۔

کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

۱۸۵۔ ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو اور بلاشبہ تم پورے دیے جاؤ گے اپنے اجر قیامت کے دن، پھر جو دُور کر دیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں، تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر سامان دھوکے کا۔

لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ

۱۸۶۔ البتہ ضرور تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں میں اور اپنی جانوں میں اور البتہ ضرور تم سنو گے اُن لوگوں کو جنہیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور اُن لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں تکلیف دہ باتیں بہت سی

قُرۡبَانٍ تَاۡکُلُہُ النَّارُ: ایسی قربانی جس کو آگ کھا جائے، بنی اسرائیل کے بعض انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں یہ معجزہ ظاہر ہوا تھا کہ جاندار یا غیر جاندار کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر نکال کر کسی میدان میں یا کسی پہاڑ پر رکھ دی جاتی، پھر اگر وہ قربانی اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوتی تو آسمان سے ایک آگ ظاہر ہوتی، اور قربانی کے طور پر پیش کی ہوئی چیز کو جلا دیا کرتی تھی، (قُرۡبَانٌ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے جاندار ہو یا غیر جاندار (تَاۡکُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَکۡلٌ۔ (اَلنَّارُ) کے معنیٰ آگ، جمع: نِیۡرَانٌ۔

الۡبَیِّنٰتِ: واضح دلائل، مراد معجزات ہیں، واحد: بَیِّنَۃٌ۔

الزُّبُرِ: صحیفے، کتابیں، واحد: الزَّبُوۡرُ۔

مَنۡ زُحۡزِحَ: جو شخص بچا لیا جائے، (زُحۡزِحَ) باب فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَحۡزَحَۃٌ۔

لَتُبۡلَوُنَّ: تمہاری آزمائش ہو گی، تم کو آزمایا جائے گا، فعل مضارع مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَلَآءٌ ہے، اللہ کی طرف سے آزمائش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جانی اور مالی حوادث واقع ہوں گے، اسی کو مجاز کے طور پر آزمائش کہا گیا ہے، ورنہ آزمانے کے حقیقی معنیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، کیوں کہ وہ عالم الغیب ہے۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بیشک یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

۱۸۷۔ اور جب لیا اللہ نے عہد ان لوگوں سے جنہیں دی گئی کتاب، کہ تم ضرور بیان کرتے رہو گے اس کو لوگوں کے سامنے اور نہ تم اسے چھپاؤ گے، تو پھینک دیا انہوں نے عہد کو پسِ پشت اور خرید لیا اُس کے بدلے حقیر قیمت، سو بہت ہی بُرا ہے وہ جو یہ خریدتے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

۱۸۸۔ ہرگز نہ آپ گمان کریں اُن لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں وہ جو (کرتوت) کئے اور وہ پسند کرتے ہیں کہ تعریف کی جائے اُن کی ایسے کاموں کی جو نہیں کیا اُنہوں نے، سو ہرگز نہ خیال کریں ان کے بارے میں کہ وہ بچ گئے عذاب سے اور ان کے لئے ہے عذاب دردناک۔

عَزْمِ الْاُمُوْرِ: تاکیدی احکام، ضروری احکام، یہاں پر (عَزْمٌ) مصدر اسم مفعول مَعْزُوْمٌ کے معنیٰ میں ہے، اس اعتبار سے (عَزْمِ الْاُمُوْرِ) کی اصل عبارت (مَعْزُوْمَاتِ الْاُمُوْرِ) ہے۔ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ای من مَعْزُوْمَاتِهَا الَّتِی یُعْزَمُ عَلَيْهَا لِوُجُوْبِهَا (تفسیر جلالین)۔

نَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ: ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنے پس پشت ڈال دیا، یعنی اس پر عمل نہیں کیا، (نَبَذُوْه) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع مِیْثَاقٌ ہے، جو عہد کے معنیٰ میں ہے، (وَرَآءَ) کے معنیٰ پیچھے (ظُهُوْرٌ) کا واحد، ظَهْرٌ معنیٰ پیٹھ۔

ثَمَناً قَلِيْلاً: تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ، (ثَمَنٌ قَلِيْلٌ) سے دنیا کا ساز وسامان مراد ہے، جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے، ثَمَنٌ کے معنیٰ قیمت، جمع: اَثْمَانٌ۔ قَلِيْلٌ کے معنیٰ کم، تھوڑا، معمولی۔

لَا تَحْسَبَنَّ: آپ ہرگز خیال نہ کریں، آپ ہرگز گمان نہ کریں، باب حسب سے فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ۔

مَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ: عذاب سے نجات کی جگہ، عذاب سے حفاظت کی جگہ۔ (مَفَازَةٌ) کے معنیٰ نجات کی جگہ، کامیابی کی جگہ، جمع: مَفَازَاتٌ استعمال ہوتا ہے، فَازَ مِنَ الْمَكْرُوْهِ اس نے ناپسندیدہ چیز سے نجات پائی۔

ع ۱۹

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾

۱۸۹۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے، بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

۱۹۰۔ بیشک پیدائش میں آسمانوں اور زمین کی اور بدل بدل کر آنے جانے میں رات اور دن کے، یقینا بہت نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔

الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَيَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

۱۹۱۔ وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اور غور و فکر کرتے ہیں پیدائش میں آسمانوں کی اور زمین کی، (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب، نہیں تو نے پیدا کیا یہ بے فائدہ، تو پاک ہے، چنانچہ تو ہمیں بچا آگ کے عذاب سے۔

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

۱۹۲۔ اے ہمارے رب، بلا شبہ تو جس کو داخل کرے گا آگ میں تو یقینا تو نے اسے رُسوا کر دیا اور نہیں ظالموں کے لئے کوئی مددگار۔

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ

۱۹۳۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو، وہ پکار رہا تھا ایمان کی طرف، یہ کہ تم ایمان لاؤ اپنے رب پر، چنانچہ ہم ایمان لے آئے،

قِیَامًا: کھڑے ہوئے، کھڑے ہونے والے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، واحد: قَائِمٌ۔

قُعُوْداً: بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، واحد: قَاعِدٌ۔

عَلٰی جُنُوْبِهِمْ: اپنے پہلوؤں پر، جُنُوْبٌ کا واحد: جَنْبٌ معنٰی پہلو۔

بَاطِلاً: بے فائدہ، بے کار، ناحق، بَطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل (بَاطِلٌ) کی جمع: اَبَاطِیْلُ۔

سُبْحٰنَکَ: آپ کی ذات پاک ہے، ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں، (سُبْحَانَ) مصدر ہے اور نُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اور یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

قِنَا عَذَابَ النَّارِ: آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے، آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے، (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَایَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

قَدْ اَخْزَیْتَهٗ: واقعی آپ نے اس کو رسوا کر دیا، (قَدْ اَخْزَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾	اے ہمارے رب! لہٰذا تو بخش دے ہمارے گناہ اور دُور کر دے ہم سے ہماری برائیاں اور ہمیں فوت (موت دے) کر نیک لوگوں کے ساتھ۔
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾	۱۹۴۔ اے ہمارے رب اور عطا فرما! تو ہم کو وہ، جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا، اپنے رسولوں کی زبانی اور نہ ہمیں رُسوا کرنا قیامت کے دن، بیشک تو نہیں خلاف کرتا اپنے وعدے کے۔
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا	۱۹۵۔ تو قبول فرمالی اُن کی دعا اُن کے رب نے، یہ کہ میں نہیں ضائع کرونگا عمل کسی عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو، سو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور وہ نکال دیے گئے، اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور جنگ کی اُنہوں نے اور شہید ہوئے،

كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا: آپ ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجئے، آپ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجئے، (كَفِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَكْفِيْرٌ، (سَيِّاٰتٌ) کے معنٰی برائیاں واحد: سَيِّئَةٌ۔

تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ: آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے، آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دیجئے، (تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّيْ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے، اَبْرَارٌ کا واحد: بَرٌّ معنٰی نیک۔

اٰتِنَا: آپ ہم کو عطا فرما دیجئے، (اٰتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر (اِيْتَاءٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم معفول بہ ہے۔

لَا تُخْزِنَا: آپ ہم کو رسوا نہ کیجئے، (لَا تُخْزِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے، (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ: آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں، (لَا تُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْلَافٌ (الْمِيْعَادُ) کے معنٰی وعدہ، جمع: مَوَاعِيْدُ۔

اِسْتَجَابَ لَهُمْ: اس نے (پروردگار نے) ان کی درخواست منظور فرمالی، اس نے (پروردگار نے) ان کی دعا قبول فرمالی، (اِسْتَجَابَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔

اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا: جن لوگوں نے ہجرت کی، جن لوگوں نے وطن چھوڑا، (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ۔

اُوْذُوْا: ان لوگوں کو ستایا گیا، ان لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں، باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْذَاءٌ۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

تو میں ضرور کفارہ بنادوں گا اُن کی طرف سے اُن کے گناہوں کا اور میں انہیں ضرور داخل کروں گا ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں، بطور ثواب (بدلہ) کے اللہ کی طرف سے اور اللہ کے پاس ہے بہترین اجر۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

۱۹۶۔ ہرگز نہ دھوکے میں ڈالے آپ کو (اے محمدؐ) اُن لوگوں کا چلنا پھرنا جنہوں نے کفر کیا شہروں میں۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

۱۹۷۔ یہ فائدہ ہے تھوڑا سا، پھر اُن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بُرا بچھونا (ٹھکانا) ہے۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

۱۹۸۔ لیکن وہ لوگ جو ڈر گئے اپنے رب سے، اُن کے لئے ہیں باغات، بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں، وہ ہمیشہ رہیں گے اُن میں بطور مہمانی کے اللہ کی طرف سے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے نیک لوگوں کے لئے۔

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

۱۹۹۔ اور بلاشبہ اہل کتاب میں سے البتہ وہ (بھی) ہے جو ایمان لاتا ہے اللہ کے ساتھ اور جو کچھ نازل کیا گیا تمہاری طرف اور جو نازل کیا گیا ان کی طرف وہ جھکنے والے ہیں اللہ کے لئے، نہیں خریدتے (لیتے) وہ اللہ کی آیات کو حقیر معاوضے سے،

لَا يَغُرَّنَّكَ: وہ آپ کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے، وہ ہرگز آپ کو دھوکا نہ دے، (لَا يَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

تَقَلُّب: چلنا پھرنا، آنا جانا، باب تفعل سے مصدر ہے۔

الْبِلَادِ: شہر۔ بستیاں۔ واحد بَلَدٌ۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ: (یہ) تھوڑا فائدہ (ہے)، (چند روزہ بہار ہے) اس کی اصل عبارت هُوَ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ہے، (هُوَ) مبتدا محذوف اور (مَتَاعٌ قَلِيْلٌ) موصوف صفت سے مل کر خبر ہے۔

الْمِهَادُ: ٹھکانہ۔ واحد مَهْدٌ۔

خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، (خُشُوْعٌ) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، باب فتح سے آتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾	یہی لوگ ہیں کہ اُن کا اَجر ہے اُن کے رب کے پاس یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع	۲۰۰۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو اور جمے رہو اور کمر بستہ (جنگ کے لئے) رہو اور ڈرو اللہ سے، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

سَرِيْعُ: جلد۔ سُرْعَةٌ سے بروزن فَعِيْلٌ بمعنٰی فاعل صفت کا صیغہ ہے۔

صَابِرُوْا: تم لوگ مقابلہ میں صبر کرو، تم لوگ مقابلہ میں مضبوط رہو، باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُصَابَرَۃٌ۔

رَابِطُوْا: تم لوگ (مقابلہ کے لئے) مستعد رہو، تم لوگ (مقابلہ کے لئے) آمادہ رہو، تم لوگ مداومت کرو، باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرَابَطَۃ۔

اٰيَاتُهَا ۱۷۶ (۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ (۹۲) رُكُوْعَاتُهَا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ	۱۔اے انسانو! ڈرو اپنے رب سے، وہ جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور اُس نے پیدا کیا اُسی سے اُس کا جوڑا اور اُس نے پھیلائے اُن دونوں سے مَرد کثرت سے اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے،

اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ: تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو، (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَآءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

(رَبٌّ) کے معنٰی پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے، اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔

خَلَقَكُمْ: اس نے (پروردگار نے) تم کو پیدا فرمایا، (خَلَقَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ: ایک جان، ایک جاندار، یہاں پر (نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ) سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں، نَفْسٌ کے معنٰی جان، جمع نُفُوْسٌ ہے۔

زَوْجَهَا: اس کا جوڑا، (زَوْجٌ) کے معنٰی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا، لفظ (زوج) اضداد میں سے ہے اس کا استعمال شوہر اور بیوی دونوں معنٰی میں ہوتا ہے، یہاں زَوْجٌ سے مراد بیوی یعنی حضرت حواء ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٌ ہے۔

بَثَّ: اس (پروردگار) نے پھیلایا، باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ۔

الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا①	وہ کہ تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اُس کے واسطے سے اور (ڈرتے رہو) رشتوں (کے توڑنے) سے بھی، بیشک اللہ ہے تم پر نگہبان۔
وَاٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا②	۲۔ اور تم دے دو یتیموں کو اُن کے مال اور نہ تم بدل کر لو ناپاک کو پاک کے بدلے اور نہ تم کھاؤ اُن کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر بلاشبہ یہ ہے گناہ بہت بڑا۔
وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ	۳۔ اور اگر تم کو خوف ہو کہ نہیں انصاف کر سکو گے تم، یتیم (لڑکیوں) کے بارے میں تو تم نکاح کر لو (اُن کے علاوہ) اُن سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں دو۔ دو اور تین تین اور چار۔

تَسَاءَلُوْنَ: تم لوگ آپس میں سوال کرتے ہو، باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسَاءُل (تَسَاءَلُوْنَ) ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

اَلْاَرْحَامَ: قرابت داری، رشتہ داری، جمع: رَحْمٌ۔ اور رِحْمٌ ہے۔

رَقِيْباً: نگہبان، نگراں، خبر رکھنے والا، رَقَابَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

اَلْيَتٰمٰى: یتیم بچے، اس کا واحد: يَتِيْمٌ، یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

لَاتَتَبَدَّلُوْا: تم لوگ نہ بدلو، باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَدُّلٌ۔

حُوْبًا كَبِيْرًا: بڑا گناہ، حَابَ يَحُوْبُ حَوْباً وَحُوْبًا باب نصر سے معنیٰ گناہ گار ہونا۔

خِفْتُمْ: تم کو خوف ہو۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر خَوْفٌ۔

اَلَّاتُقْسِطُوْا: کہ تم انصاف نہ کرو گے، کہ تم انصاف نہ کر سکو گے، یہ اصل میں اَنْ لَا تُقْسِطُوْا ہے، نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے، باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

مَثْنٰى: دو دو۔ جمع مَثَانِيْ۔

ثُلٰثَ: تین تین۔ اسم ہے ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ سے معدول ہے۔

رُبٰعَ: چار چار۔ اسم ہے اَرْبَعٌ اَرْبَعٌ سے معدول ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳

چار، پھر اگر خوف ہو تم کو، یہ کہ نہ عدل کرسکو گے تو (نکاح کرو) بس ایک ہی سے یا جس کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی جو ملک میں ہوں لونڈی) یہ زیادہ قریب ہے اُس سے کہ بچ جاؤ تم ناانصافی سے۔

وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــــًٔا مَّرِيْۗـــــًٔا ۴

۴۔اور ادا کرو تم عورتوں کو اُن کے مہر خوش دلی سے، پھر اگر وہ (چھوڑ دیں) اپنی خوشی سے تمہارے لئے کچھ حصہ (مہر کا) از خود، تو کھاؤ اُسے خوشگوار سمجھ کر بے کھٹک۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْھَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵

۵۔اور نہ دو تم کم عقل یتیموں کو اپنے مال (یعنی جو مال ان کے تمہارے پاس ہیں) جس کو بنایا ہے اللہ نے تمہارے لئے (زندگی) گزارنے کا ذریعہ اور کھلاؤ انہیں تم اس میں سے اور انہیں پہناؤ اور ان سے کہو تم بات اچھی۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

۶۔اور جانچتے پر کھتے رہو یتیموں کو، یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں وہ نکاح کی عمر کو،

اَلَّا تَعْدِلُوْا: کہ تم انصاف نہ کرو گے، کہ تم انصاف نہ کرسکو گے، کہ تم برابری نہ کرو گے، کہ تم برابری نہ کرسکو گے، یہ اصل میں اَنْ لَا تَعْدِلُوْا ہے نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدْلٌ ہے۔

اَلَّا تَعُوْلُوْا: کہ تم لوگ زیادتی نہ کرو گے، کہ تم لوگ ظلم نہ کرو گے، یہ اصل میں اَنْ لَا تَعُوْلُوْا ہے، نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْلٌ معنٰی ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔

صَدُقَاتِهِنَّ: ان کا مہر، صَدُقَاتٌ، کا واحد: صَدَقَةٌ معنٰی مہر۔

نِحْلَةً: خوش دلی، نَحَلَ يَنْحَلُ نَحْلًا باب فتح سے معنٰی دینا (نِحْلَةٌ) کے معنٰی عطیہ جمع: نِحَلٌ۔

هَنِيْئًا: مزے دار، باب سمع سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر هَنَاءٌ ہے۔

مَرِيْئاً: خوش گوار، باب سمع سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر مَرَاءَةٌ ہے۔

قِيماً: قائم رہنے کا ذریعہ، گذر بسر کا ذریعہ، باب نصر سے مصدر ہے۔

اُكْسُوْهُمْ: انہیں پہناؤ۔ باب نصر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر كَسْوٌ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب۔

اِبْتَلُوْا: تم لوگ آزما لیا کرو، باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِلَاءٌ۔

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶

پھر اگر پاؤ تم اُن میں عقل کی پختگی، تو دے دو اُن کو اُن کے مال اور نہ کھاؤ اُس مال کو فضول خرچی کر کے جلدی جلدی، کہ کہیں بڑے ہو جائیں (تو لے لیں) اور جو ہو مالدار تو اُسے چاہئے کہ وہ بچے اور جو ہو فقیر، تو اُسے چاہئے کہ وہ کھا لے دستور کے موافق، پھر جب تم حوالے کرنے لگو اُن کے مال، تو گواہ بنالو اُن پر اور کافی ہے اللہ خوب حساب لینے والا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷

۷۔ مردوں کے لئے ہے حصہ اُس میں سے، جو چھوڑ جائیں ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے اُس (ترکے) میں سے جو چھوڑ جائیں والدین اور قریبی رشتہ دار اُس (ترکہ) سے کہ تھوڑا ہو اُس میں سے یا زیادہ یہ حصہ ہے مقرر کیا ہوا (اللہ کی طرف سے)۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

۸۔ اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت، رشتے دار اور یتیم اور مسکین تو تم دو اُن کو بھی کچھ اُس میں سے اور کہو اُن سے تم بات معقول۔

اِنْ اٰنَسْتُمْ: اگر تم دیکھو، (اٰنَسْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْنَاسٌ معنیٰ دیکھنا۔

رُشْداً: ہوشیاری، سمجھداری، باب نصر سے مصدر ہے معنیٰ ہدایت پانا۔

اِسْرَافاً: فضول خرچی کرتے ہوئے، باب افعال سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

بِدَاراً: جلدی کرتے ہوئے، باب مفاعلة سے مصدر ہے، باب مفاعلة کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

لِيَسْتَعْفِفْ: چاہیے کہ بچا رہے، چاہیے کہ رکا رہے، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْفَافٌ۔

حَسِيْباً: حساب لینے والا، باب نصر سے صفت مشبہ ہے اور مصدر حَسْبٌ و حِسَابٌ و حُسْبَانٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اَلْاَقْرَبُوْنَ: قریبی رشتہ دار۔ واحد اَقْرَبُ۔

نَصِيْباً مَفْرُوْضاً: مقرر کیا ہوا حصہ، (نَصِيْبٌ) کے معنیٰ حصہ اس کی جمع: اَنْصِبَةٌ اور نُصُبٌ ہے، (مَفْرُوْضٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر فَرْضٌ۔

اَلْقِسْمَةَ: تقسیم کا وقت۔ اقتسام کا اسم ہے جمع قِسَمٌ۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ ع ۱۲

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

۹۔اور چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جائیں وہ اپنے پیچھے اولاد کمزور،تو کیسے وہ خوف کھاتے اُن پر،تو چاہئے کہ وہ ڈریں اللہ سے اور چاہئے کہ وہ کہیں بات سیدھی۔

۱۰۔بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق وہ تو بس بھر رہے ہیں اپنے پیٹوں میں آگ عنقریب وہ داخل ہوں گے بھڑکتی آگ میں۔

۱۱۔تمہیں وصیت کرتا ہے اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں، لڑکے کے لئے ہے مثل دو لڑکیوں کے پھر اگر ہوں لڑکیاں دو سے زیادہ،تو اُن کے لئے ہے دو تہائی اس میں سے جو وہ چھوڑ گیا اور اگر ہو ایک ہی (لڑکی) تو اس کے لئے ہے نصف اور اس کے ماں باپ کے لئے،دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے چھٹا حصہ،اس سے جو چھوڑا اگر ہو اس کے لئے اولاد پس اگر نہ ہو اس کے اولاد اور وارث ہوں اس کے ماں باپ تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ

ذُرِّيَّةً ضِعٰفاً: کمزور اولاد،چھوٹے بچے،ذُرِّيَّةٌ کے معنٰی اولاد،جمع: ذُرِّيَّاتٌ۔ضِعَاف کا واحد ضَعِيْفٌ معنٰی کمزور۔

قَوْلًا سَدِيْدًا: درست بات،موقع کی بات،موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا: وہ لوگ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے، (سین) مستقبل قریب کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر غائب،مصدر صَلًى۔ (سَعِيْرٌ) کے معنٰی جلتی ہوئی آگ،دہکتی ہوئی آگ۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ: اللہ تمہیں حکم فرما رہے ہیں، (يُوْصِى) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِيْصَاءٌ۔

الذَّكَرِ: لڑکا،جمع: ذُكُوْرٌ۔

حَظِّ: حصہ،جمع: حُظُوْظٌ۔

الْاُنْثَيَيْنِ: دو لڑکیاں،اس کا واحد: اُنْثٰى، اور جمع: اِنَاثٌ ہے۔

ثُلُثَا مَا تَرَكَ: ترکہ کا دو تہائی حصہ (ثُلُثَا) اصل میں ثُلُثَانِ ہے، جو ثُلُثٌ کا تثنیہ ہے،نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

السُّدُسُ: چھٹا حصہ،جمع: اَسْدَاسٌ۔

فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

پھر اگر ہوں اُس کے ایک سے زیادہ بھائی بہن تو اس کی ماں کا ہے چھٹا حصہ وصیت پورا کرنے کے بعد، وہ وصیت جو کی ہو اس (میت) نے، یا قرض کے بعد (میت کے)، تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے، نہیں جانتے تم کہ کون اُن میں سے قریب تر ہے، تمہارے نفع کے لحاظ سے، (یہ حصے) مقرر ہیں اللہ کی طرف سے، بیشک اللہ ہے خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

۱۲۔ اور تمہارے لئے آدھا ہے، اس کا جو چھوڑ گئیں تمہاری بیویاں اگر نہ ہو اُن کی اولاد، پھر اگر ہو اُن کی اولاد بھی، تو تمہارے لئے ہے چوتھائی حصہ اُس میں سے جو وہ چھوڑ گئیں وصیت کے بعد کہ وہ وصیت کر جائیں اس کی یا قرض کے بعد اور ان بیویوں کے لئے ہے چوتھائی حصہ اس میں سے جو تم چھوڑ جاؤ، اگر نہ ہو تمہاری اولاد پھر اگر ہو تمہاری اولاد بھی، تو ان بیویوں کے لئے ہے آٹھواں حصہ، اس سے جو تم چھوڑ جاؤ وصیت کے بعد، کہ تم وصیت کر جاؤ اس کی یا (میت کے) قرض کے بعد اور اگر ہو کوئی مَرد جس کی میراث لی جارہی ہے (اس کی) کلالہ (ایسا بے اولاد کہ اُس کے ماں باپ بھی نہ ہوں) یا ایسی ہی عورت ہو اور اس کا صرف ایک بھائی یا صرف ایک بہن ہو، تو ملے گا ہر ایک کو اُن دونوں میں سے چھٹا حصہ، پھر اگر ہوں (بہن بھائی) ایک سے زیادہ تو وہ سب شریک ہوں گے ایک تہائی میں

لَا تَدْرُوْنَ: نہیں جانتے تم۔ باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر دِرایۃ۔

اَلرُّبُعُ: چوتھائی حصہ، جمع: اَرْبَاعٌ۔

اَلثُّمُنُ: آٹھواں حصہ، جمع: اَثْمَانٌ۔

كَلٰلَةً: وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول و فروع نہ ہوں، یعنی اس کے باپ، دادا، اور بیٹے پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔

مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ؕ﴿۱۲﴾

بعد پورا کرنے اس (میت کی) وصیت کے، جو کی گئی ہو یا (ادائیگی) قرض کے (جو میت پر ہو) بشرطیکہ نہ نقصان پہنچانے والا ہو وہ، یہ وصیت ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ خوب جاننے والا نہایت برُدبار (حلیم) ہے۔

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ یہ حدیں ہیں اللہ کی اور جو کوئی اطاعت کرے گا اللہ کی اور اُس کے رسول کی، تو وہ اُسے داخل کرے گا، ایسے باغوں میں کہ بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں، وہ ہمیشہ رہیں گے اُن میں اور یہی ہے کامیابی بہت بڑی۔

وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوۡدَهٗ يُدۡخِلۡهُ نَارًا خَالِدًا فِيۡهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۱۴

۱۴۔ اور جو کوئی نافرمانی کرے گا اللہ اور اُس کے رسول کی، اور تجاوز کرے گا اُس کی حدوں سے، تو وہ داخل کرے گا اُس کو آگ میں، وہ ہمیشہ رہے گا اُس میں اور اُس کے لئے ہے عذاب رُسواکُن۔

وَالّٰتِىۡ يَاۡتِيۡنَ الۡفَاحِشَةَ مِنۡ نِّسَآٮِٕكُمۡ فَاسۡتَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِنَّ اَرۡبَعَةً مِّنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ فِى الۡبُيُوۡتِ

۱۵۔ اور وہ جو کریں بے حیائی (بدکاری) کا کام تمہاری عورتوں میں سے، تو تم گواہی لاؤ اُن پر چار (مردوں) کی اپنوں میں سے پھر اگر وہ گواہی دیں، تو تم انہیں بند رکھو گھروں میں،

غَيۡرَ مُضَآرٍّ: اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو، (مُضَارٌّ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر مُضَارَّۃٌ (غَيۡرَ مُضَآرٍّ) ترکیب میں حال واقع ہے۔

حُدُوۡدَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے احکام، خداوندی ضابطے، حُدُوۡدٌ کا واحد: حَدٌّ اس کے معنٰی، دو چیزوں کے درمیان کی روک۔

مَنۡ يَّعۡصِ: جو شخص نافرمانی کرے، (يَعۡصِ) اصل میں يَعۡصِىۡ ہے، مَنۡ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصۡيَانٌ اور مادہ عَصٰى ہے۔

مَنۡ يَّتَعَدَّ: جو شخص تجاوز کرے، (يَتَعَدَّ) اصل میں يَتَعَدّٰى ہے، من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء جو الف کی صورت میں ہے، گر گئی ہے، يَتَعَدّٰى باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّى۔

الۡفَاحِشَةَ: بے حیائی کا کام، اس سے مراد زنا ہے، اس کی جمع: فَوَاحِشُ۔

اِسۡتَشۡهِدُوۡا: تم لوگ گواہ بنالو، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسۡتِشۡهَادٌ۔

اَمۡسِكُوۡهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو مقید رکھو، (اَمۡسِكُوۡا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمۡسَاکٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الۡمَوۡتُ اَوۡ يَجۡعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيۡلًا ﴿۱۵﴾	یہاں تک کہ آ جائے انہیں موت یا نکالے اللہ اُن عورتوں کے لئے کوئی اور راستہ۔
وَالَّذٰنِ يَاۡتِيٰنِهَا مِنۡكُمۡ فَاٰذُوۡهُمَا ۚ فَاِنۡ تَابَا وَاَصۡلَحَا فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۶﴾	۱۶۔اور وہ دو مرد جو کریں یہی (بدکاری کا) کام تم میں سے تو انہیں ایذا دو، (جسمانی) پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح بھی کرلیں تو درگذر کرو اُن دونوں سے، بیشک اللہ ہے بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا۔
اِنَّمَا التَّوۡبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِيۡبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۷﴾	۱۷۔یقینا توبہ (کا قبول کرنا) اللہ کے ذمہ محض انہی لوگوں کے لئے ہے جو کر بیٹھتے ہیں گناہ نادانی سے، پھر وہ توبہ کرلیتے ہیں جلد ہی، سو یہی وہ لوگ ہیں کہ توبہ قبول کرلیتا ہے اللہ اُن کی اور ہے اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا۔
وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۸﴾	۱۸۔اور نہیں توبہ قبول ہوتی اُن لوگوں کی، جو کرتے رہتے ہیں کام بُرے، یہاں تک کہ جب آتی ہے اُن میں سے ایک کو موت، تو وہ کہتا ہے کہ بیشک میں نے توبہ کی اب اور نہ ہی (توبہ) ان لوگوں کی، جو مرتے ہیں اِس حال میں، کہ وہ کافر ہی ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ تیار کر رکھا ہے، ہم نے اُن کے لئے عذاب دردناک۔

يَتَوَفّٰهُنَّ الۡمَوۡتُ: موت ان (عورتوں) کا خاتمہ کردے، (يَتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّی، (هُنَّ) ضمیر جمع مونث غائب، مفعول بہ ہے۔

تَوَّاباً رَّحِيۡماً: بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا، بہت زیادہ رحم فرمانے والا یہ توبۃ باب نصر اور رحمۃ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

يَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِيۡبٍ: وہ لوگ قریب ہی وقت میں توبہ کرلیتے ہیں، قریب وقت کا مطلب یہ ہے کہ عالم برزخ کی چیزیں نظر آنے یعنی نزع کی کیفیت شروع ہونے سے پہلے جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔ (يَتُوۡبُوۡنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوۡبَةٌ۔ مِنۡ قَرِيۡبٍ کی اصل عبارت مِنۡ زَمَنٍ قَرِيۡبٍ ہے۔

عَلِيۡماً حَكِيۡماً: بہت جاننے والا، بہت حکمت والا، یہ عِلۡمٌ باب سمع سے اور حِكۡمَةٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

اَعۡتَدۡنَا: ہم نے تیار کیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعۡتَادٌ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ
كَرۡهًا ؕ وَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ
اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ‌ ۚ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ۚ فَاِنۡ
كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ
فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۱۹﴾
وَاِنۡ اَرَدْتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ
وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ
شَيۡـئًا ‌ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۲۰﴾
وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ
وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ﴿۲۱﴾
وَلَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
قَدۡ سَلَفَ‌ ؕ

۱۹۔اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہیں ہے حلال تمہارے لئے یہ کہ تم وارث ہو جاؤ زبردستی اور نہ دباؤ ڈالو اُن پر تا کہ تم لے لو کچھ حصہ اُس (حق مہر) کا، جو تم نے انہیں دیا، مگر یہ کہ وہ کریں بے حیائی کھلی اور تم ان کے ساتھ گزر بسر کرو خوش اسلوبی سے، پھر اگر تم ان کو ناپسند کرو تو شاید کہ تم ناپسند کرو کسی چیز کو اور کر دے اللہ اس میں بھلائی بہت۔

۲۰۔اور اگر تم چاہو بدلنا ایک بیوی کا ایک بیوی کی جگہ، جبکہ تم نے دیا ہو ایک کو بہت سا مال، تو نہ واپس لو اُس میں سے کچھ بھی، کیا تم لو گے اُسے بہتان باندھ کر اور گناہ صریح سے۔

۲۱۔اور کیسے لے سکتے ہو تم اسے (واپس) جبکہ یقیناً ملاپ کر چکے ہو تم ایک دوسرے کے ساتھ اور لے چکی ہیں وہ تم سے عہد پختہ۔

۲۲۔اور نہ تم نکاح کرو، جن سے نکاح کیا تمہارے باپوں نے عورتوں سے مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا)

لَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو نہ روکو، (لَا تَعۡضُلُوۡا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضۡلٌ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

عَاشِرُوۡهُنَّ: تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی گزارو، تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی بسر کرو، (عَاشِرُوۡا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاشَرَةٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

قِنۡطَاراً: مال کثیر، بہت سا مال۔ جمع: قَنَاطِيۡرُ۔

بُهۡتَاناً: تہمت لگا کر، باب فتح سے مصدر ہے معنیٰ تہمت لگانا، بہتان لگانا، بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

اِثۡمًا مُّبِيۡنًا: صریح گناہ کے طور پر، کھلے ہوئے گناہ کے طور پر، (اِثۡمٌ) کے معنیٰ گناہ، جمع: اٰثامٌ۔ (مُبِيۡنٌ) کے معنی، واضح، صریح، کھلا ہوا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ۔

اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ: تم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو۔ بے حجابانہ ملنے سے مراد صحبت یا خلوت صحیحہ ہے، (اَفۡضٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفۡضَاءٌ۔

مِيۡثَاقاً غَلِيۡظاً: پختہ عہد، مضبوط عہد، مِيۡثَاقٌ کے معنیٰ عہد جمع: مَوَاثِيۡقُ، غَلِيۡظٌ کے معنیٰ سخت اور مضبوط جمع: غِلَاظٌ۔

قَدۡ سَلَفَ: وہ گزر گیا ہے، وہ پہلے ہو چکا ہے، باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلَفٌ وَ سُلُوۡفٌ۔

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ
وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ
حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ
لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ

بیشک یہ تھی کھلی بے حیائی، قابل نفرت کام اور بہت ہی بُری راہ۔
۲۳۔حرام کر دی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہارے بھائیوں کی بیٹیاں (بھتیجیاں) اور بہنوں کی بیٹیاں (بھانجیاں) اور تمہاری مائیں وہ جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری بہنیں رضائی (دودھ شریک) اور مائیں تمہاری بیویوں کی (ساسیں) اور تمہاری سوتیلی بیٹیاں وہ جو (پرورش پائیں) تمہاری گود میں، تمہاری اُن عورتوں (کے پیٹ) سے، وہ جن سے صحبت کی تم نے اُن سے، پس اگر نہ کی ہو صحبت تم نے ان سے، تو نہیں ہے کوئی گناہ تم پر

فَاحِشَةً: بے حیائی کا کام، جمع: فَوَاحِش۔

مَقْتاً: (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی کا سبب، باب نصر سے مصدر ہے معنیٰ بغض رکھنا، ناپسند کرنا۔

حُرِّمَتْ: وہ حرام کی گئی، باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَحْرِيْمٌ۔

اُمَّهٰتُكُمْ: تمہاری مائیں، (اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنیٰ ماں۔

بَنٰتُكُم: تمہاری بیٹیاں، (بَنَاتٌ) کا واحد: بِنْتٌ معنیٰ بیٹی۔

اَخَوٰتُكُمْ: تمہاری بہنیں، (اَخَوَاتٌ) کا واحد: اُخْتٌ معنیٰ بہن۔

عَمّٰتُكُمْ: تمہاری پھوپھیاں، (عَمَّاتٌ) کا واحد: عَمَّةٌ معنیٰ پھوپھی، (باپ کی بہن)۔

خٰلٰتُكُمْ: تمہاری خالائیں، (خَالَاتٌ) کا واحد: خَالَةٌ معنیٰ خالہ (ماں کی بہن)۔

بَنٰتُ الْاَخِ: بھتیجیاں، (بھائی کی بیٹیاں)۔

بَنٰتُ الْاُخْتِ: بھانجیاں، (بہن کی بیٹیاں)

اَرْضَعْنَكُمْ: ان عورتوں نے تمہیں دودھ پلایا، (اَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ۔

اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُم: تمہاری بیویوں کی مائیں، (جن کو ساس اور خوش دامن بھی کہتے ہیں) (اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنیٰ ماں۔ (نِسَآءٌ) کے معنیٰ عورتیں مراد بیویاں ہیں، اس کا واحد خلاف قیاس اِمْرَأَةٌ ہے۔

رَبَآئِبُكُمْ: تمہاری بیویوں کی بیٹیاں، (رَبَائِبُ) کا واحد: رَبِيْبَةٌ کے معنیٰ سوتیلی لڑکی، یعنی تمہاری بیوی کی وہ لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہو۔

فِيْ حُجُوْرِكُمْ: تمہاری پرورش میں، تمہاری گود میں، (حُجُوْرٌ) کا واحد: حَجْرٌ کے معنیٰ گود مراد پرورش ہے۔

وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور بیو یاں تمہارے اُن بیٹوں کی (بہویں) وہ جو تمہارے صُلب سے ہوں اور (حرام ہے) یہ بھی کہ جمع کرو دو بہنوں کو (نکاح میں) مگر جو کچھ پہلے ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک اللہ ہے بہت معاف کرنے والا، نہایت رحم والا۔

پارہ ۵

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

۲۴۔ اور (حرام ہیں) شادی شدہ عورتیں (بھی) مگر وہ جن کے مالک ہوں تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی جنگ میں قید ہو کر آنے والی عورتیں یا لونڈیاں) یہ لکھ دیا ہے اللہ نے تم پر اور حلال کر دی گئی ہیں تمہارے لئے وہ (عورتیں) جو علاوہ ہیں ان کے، بشرطیکہ تم تلاش کرو اپنے مالوں کے بدلے قید (نکاح) میں لانے کے لئے، نہ کہ بدکاری کی خاطر، پھر جو فائدہ اٹھایا تم نے اس کے بدلے ان (عورتوں) سے، تو تم دو انہیں اُن کے مہر مقرر شدہ اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر کسی (سمجھوتے) میں

حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمْ: تمہارے بیٹوں کی بیویاں، (حَلَائِلُ) کا واحد: حَلِيْلَةٌ معنٰی بیوی، (اَبْنَآءٌ) کا واحد: اِبْنٌ معنٰی بیٹا۔

مِنْ اَصْلَابِكُمْ: تمہاری پشت سے، تمہاری نسل سے، (اَصْلَابٌ) واحد: صُلْبٌ معنٰی پشت۔

غَفُوْرًا رَّحِيْماً: بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا، یہ دونوں مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں، مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

اَلْمُحْصَنٰتُ: شوہر والی عورتیں، باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ: کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو، یعنی نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے، (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

مُحْصِنِيْنَ: نکاح کرنے والے (اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ: نہ زنا کرنے والے (اس حال میں کہ تم زنا کرنے والے نہ ہو) (مُسَافِحِيْنَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اِسْتَمْتَعْتُمْ: تم نے فائدہ حاصل کیا، تم نے فائدہ اٹھایا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ۔

فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾
وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

جو باہمی رضامندی سے طے پا جائے بعد مہر مقرر کرنے کے، بیشک اللہ ہے خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا۔
۲۵۔اور جو نہ رکھتا ہو استطاعت تم میں سے (اور نہ) قدرت نکاح کرنے کی، آزاد مومن عورتوں سے، تو (وہ نکاح کرلے) اُن سے جو تمہاری ملک میں ہوں، تمہاری لونڈیاں مومنوں میں سے اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے ایمان کا حال، تم سب ایک دوسرے میں سے ہو سو تم نکاح کرلو ان (لونڈیوں) سے، ان کے مالکوں کی اجازت سے اور تم دو انہیں ان کے مہر دستور کے مطابق، جبکہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، اس حال میں کہ نہ ہوں بدکاری کرنے والیاں اور نہ بنانے والیاں ہوں چھپے چھپے دوست، پھر جب وہ نکاح میں لائی جا چکیں، تو اگر وہ کریں بدکاری (کا کام)

تَرَاضَيْتُمْ: تم آپس میں رضامند ہوگئے ہو، باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَاضِیْ۔
عَلِيْماً حَكِيْماً: بہت جاننے والا، بہت حکمت والا، یہ دونوں عِلْمٌ (باب سمع) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
طَوْلاً: قدرت، طاقت، اس کے معنیٰ فضل اور بخشش کے بھی آتے ہیں۔
فَتَيٰتِكُمْ: تم لوگوں کی باندیاں، (فَتَيَاتٌ) کا واحد: فَتَاةٌ ہے۔
مُحْصَنٰتٍ: نکاح کی ہوئی عورتیں (اس حال میں کہ ان سے نکاح کیا گیا ہو) باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، (قاعدہ) جمع مؤنث سالم پر حالت نصب میں جر آتا ہے۔
غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ: نہ زنا کرنے والی عورتیں (اس حال میں کہ زنا کرنے والی نہ ہوں) یعنی علانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں، (مُسَافِحَاتٌ) باب مفاعلۃ سے جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُسَافِحَةٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے لفظ غیر پر نصب ہے۔
مُتَخِذٰتِ اَخْدَانٍ: (نہ) دوست بنانے والی عورتیں، (نہ) خفیہ آشنائی کرنے والی عورتیں، یعنی پوشیدہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں، (مُتَخِذٰتٌ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُتَخِذَةٌ اور مصدر اِتِّخَاذٌ ہے، (اَخْدَانٌ) کا واحد: خِدْنٌ معنیٰ دوست۔
اِذَآ اُحْصِنَّ: جب ان (باندیوں) کا نکاح کر دیا جائے، (اُحْصِنَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ۔

فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۵﴾

ع

تو ان کے لئے ہے آدھی اس سے، جو آزاد عورتوں کے لئے ہے (مقرر) سزا، یہ (اجازت) اس کے لئے ہے جو ڈرے تکلیف میں پڑنے سے تم میں سے اور یہ کہ تمہارا صبر کرنا بہتر ہے تمہارے لئے اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمۡ وَيَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۶﴾

۲۶۔ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ بیان کرے تمہارے لئے (اپنے احکام) اور تمہیں ہدایت کرے اُن لوگوں کے طریقہ کی، جو تم سے پہلے ہوئے اور قبول کرلے تمہاری توبہ اور اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيۡدُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ۟ وَيُرِيۡدُ الَّذِيۡنَ يَتَّبِعُوۡنَ الشَّهَوٰتِ اَنۡ تَمِيۡلُوۡا مَيۡلًا عَظِيۡمًا ﴿۲۷﴾

۲۷۔ اور اللہ ارادہ کرتا ہے، یہ کہ توبہ قبول کرے تمہاری، مگر چاہتے ہیں وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں خواہشات (نفس) کی، یہ کہ تم دُور ہوجاؤ (حق سے) بہت زیادہ دُور۔

يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّخَفِّفَ عَنۡكُمۡ ۚ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا ﴿۲۸﴾

۲۸۔ چاہتا ہے اللہ کہ ہلکا کرے بوجھ تمہارا اور پیدا کیا گیا ہے انسان بہت کمزور۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَـكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ اِلَّاۤ

۲۹۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ تم کھاؤ اپنے مال آپس میں ناحق طریقے سے، مگر یہ کہ،

اَلْمُحْصَنٰتِ: آزاد عورتیں، باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

اَلْعَنَتَ: مشقت، تکلیف یہاں مراد ''زنا'' ہے (تفسیر جلالین)۔

غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ: بہت بخشنے والا، بہت رحمت فرمانے والا، یہ دونوں مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

الشَّهَوٰتِ: خواہشات۔ واحد شَهْوَةٌ۔

اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا: کہ تم دور ہوجاؤ بہت زیادہ دور۔ مَالَ يَمِيْلُ مَيْلًا باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مَيْلًا مصدر ہے۔

يُخَفِّفَ: دور کردے، باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَخْفِيْفٌ۔

لَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ: تم اپنے مالوں کو نہ کھاؤ، (ناحق طور پر) یعنی تم آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ: تم اپنے مالوں کو نہ کھاؤ، (ناحق طور پر) یعنی تم آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو ناحق طور پر نہ کھاؤ۔ (لَا تَأْكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنیٰ مال و دولت۔

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

ہو تجارت تمہاری آپسی رضامندی سے اور نہ تم قتل کرو اپنے
آپ کو، بیشک اللہ ہے، تم پر نہایت رحم کرنے والا۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ
نَارًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

۳۰۔ اور جو شخص کرے گا ایسے کام زیادتی اور ظلم سے تو
عنقریب ہم اسے داخل کریں گے آگ میں اور ہے یہ (کام
) اللہ کے لئے بہت آسان۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

۳۱۔ اگر تم بچتے رہے ایسے بڑے گناہوں سے کہ منع کیا گیا
ہے تم کو جن سے، تو ہم دُور کر دیں گے تم سے تمہارے
چھوٹے گناہ اور ہم تمہیں داخل کریں گے عزت کی جگہ میں۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ
نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ط
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾

۳۲۔ اور نہ تم تمنا کرو اس کی جو فضیلت دی اللہ نے، اِس میں
تم میں سے بعض کو بعض پر، مرَدوں کے لئے حصہ ہے اس
میں جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے ہے حصہ اُس میں
جو کمایا انہوں نے اور تم سوال کرو اللہ سے اس کے فضل کا،
بیشک اللہ ہے ہر چیز کو خوب جاننے والا۔

تَرَاضٍ: آپسی رضامندی۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔

لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ: تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو، یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، (لَا تَقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَتْلٌ اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ۔ معنٰی جان۔

عُدْوَانًا: حد سے گزرتے ہوئے، حد سے تجاوز کرتے ہوئے، باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

نُصْلِيْهِ: ہم اس کو داخل کریں گے، (نُصْلِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَآءٌ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا: اگر تم بچتے رہو گے، (تَجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

مُدْخَلًا كَرِيْمًا: عزت کی جگہ، عزت کا مقام، (مُدْخَلًا) باب افعال سے ظرف مکان ہے، اسی لئے یہاں جگہ اور مقام کا ترجمہ کیا گیا ہے، (كَرِيْمًا) كَرَمٌ سے صفت مشبہ معنٰی عزت والا، معزز۔

لَا تَتَمَنَّوْا: تم لوگ تمنا نہ کرو، باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیْ۔

اِكْتَسَبُوْا: ان لوگوں نے کمایا، ان لوگوں نے عمل کیا، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ۔

اِكْتَسَبْنَ: ان عورتوں نے کمایا، ان عورتوں نے عمل کیا، باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع

۳۳۔اور ہر ایک کے لئے ہم نے بنائے وارث اُس میں، جو چھوڑیں والدین اور قریبی رشتہ دار اور رہے وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کر رکھا ہے تم نے، سو دو اُنہیں بھی ان کا حصہ، بیشک اللہ ہے ہر چیز پر گواہ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

۳۴۔مرد سرپرست و نگہبان ہیں عورتوں کے، اس وجہ سے کہ فضیلت دی ہے اللہ نے انسانوں میں بعض کو بعض پر اور اس وجہ سے کہ جو وہ (مرد) خرچ کرتے ہیں اپنے مال، پس نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں، حفاظت کرنے والیاں (مردوں کی) غیر حاضری میں، بسبب حفاظت میں اللہ کی اور وہ عورتیں کہ تم ڈرتے ہو اُن کی نافرمانی سے، تو تم اُنہیں نصیحت کرو اور (اگر نہ مانیں تو) تنہا چھوڑ دو اُن کو بستروں میں اور (پھر بھی نہ مانیں تو) مارو اُن کو، پھر اگر وہ اطاعت کرنے لگیں تمہاری،

مَوَالِيَ: ورثہ، وارث ہونے والے، میت کے ترکہ میں میراث پانے والے لوگ، اس کا واحد: مَوْلیٰ ہے، اس کے بہت سے معانی میں سے ایک معنیٰ وارث کے بھی ہیں، اور یہی معنیٰ یہاں مراد ہیں۔

عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ: تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا، یعنی تم نے معاہدہ کیا، (عَقَدَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَقْدٌ، (اَيْمَانٌ) کا واحد: يَمِيْنٌ معنیٰ دایاں ہاتھ۔

شَهِيْداً: مطلع، واقف، جمع: شُهَدَآءَ باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

قَوّٰمُوْنَ: حاکم، سرپرست، قِيَامٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد: قَوَّامٌ ہے۔

قٰنِتٰتٌ: فرماں بردار عورتیں، باب نصر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: قَانِتَةٌ اور مصدر قُنُوْتٌ ہے۔

نُشُوْزَهُنَّ: ان کی نافرمانی، ان کی بد دماغی، ان کی سرکشی، (نُشُوْزٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

عِظُوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو نصیحت کرو، (عِظُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ ہے، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

اُهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ: تم ان عورتوں کو سونے کی جگہوں میں جدا کرو، تم ان عورتوں کو لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو، (اُهْجُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ ہے، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْمَضَاجِعِ) اس کا واحد: مَضْجَعٌ معنیٰ سونے کی جگہ، لیٹنے کی جگہ، ظرف مکان ہے۔

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾

تو نہ تلاش کرو ان پر (زیادتی کی) کوئی راہ، بیشک اللہ ہے نہایت بلند، بہت بڑا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾

۳۵۔ اور اگر تم ڈرو اختلاف سے ان دونوں کے درمیان تو تم مقرر کرو ایک مُنصِف اُس (مرد) کے خاندان سے اور ایک مُنصِف اس (عورت) کے خاندان سے، اگر چاہیں گے یہ دونوں (منصف) صلح کروانا تو موافقت پیدا کردے گا اللہ اُن دونوں کے درمیان، بیشک اللہ ہے خوب جاننے والا بڑا خبردار۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى

۳۶۔ اور تم عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھہراؤ اُس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قرابت داروں کے ساتھ اور اجنبی پڑوسی کے ساتھ

لَاتَبْغُوْا: تم تلاش نہ کرو، باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغْیٌ۔

عَلِیًّا کَبِیْرًا: بہت بلندی والا، بہت بڑائی والا، یہ دونوں عُلُوٌّ باب نصر سے اور کِبَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

شِقَاقٌ: اختلاف، ضد، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

حَکَماً: فیصلہ کرنے والا، واحد اور جمع دونوں معنٰی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

یُوَفِّقِ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ موافقت فرمادیں گے، اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا فرمادیں گے، یُوَفِّقْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِیْقٌ جواب امر کی وجہ سے ساکن ہے، لفظ (اللّٰہ) سے ملا کر پڑھنے کے لئے (یُوَفِّقْ) کے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔

عَلِیْمًا خَبِیْرًا: بہت جاننے والا، بہت خبر رکھنے والا، یہ دونوں عِلْمٌ باب سمع سے اور خُبْرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

اَلْیَتٰمٰی: یتیم بچے، اس کا واحد: یَتِیْمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہوگیا ہو۔

اَلْمَسٰکِیْنِ: غریب لوگ، محتاج لوگ، اس کا واحد: مِسْکِیْنٌ ہے، مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی: رشتہ دار پڑوسی، جَارٌ کے معنٰی پڑوسی، جمع: جِیْرَانٌ، جُنُبٌ کے معنٰی اجنبی، یعنی غیر رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرو۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾

اور پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور اپنے لونڈی، غلاموں کے ساتھ (جن کے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ) بھی (حُسن سلوک کرو) بیشک اللہ نہیں پسند کرتا اُن لوگوں کو جو ہوں اِترانے والے اور فخر کرنے والے۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۷﴾

۳۷۔ اور وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور حکم دیتے ہیں لوگوں کو بخل کرنے کا اور وہ چھپاتے ہیں اُس کو جو اللہ نے انہیں دیا اپنے فضل سے اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے عذاب رُسوا کرنے والا۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال، لوگوں کو دکھانے کے لئے اور نہیں وہ ایمان لاتے اللہ پر اور نہ آخرت پر اور وہ شخص کہ ہو گیا شیطان اس کا ساتھی، تو وہ بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

۳۹۔ اور کیا نقصان ہوتا اُن کا، اگر وہ ایمان لے آتے اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور وہ خرچ کرتے اس (مال) سے جو دیا ہے ان کو اللہ نے اور ہے اللہ ان کو خوب جاننے والا۔

الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ: پہلو کا ساتھی، پاس بیٹھنے والا، ہم مجلس، صَاحِب کے معنٰی ساتھی جمع: اَصْحَاب۔ جَنْب کے معنی پہلو، اَجْنَاب یعنی ہم مجلس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو، (خواہ وہ مجلس دائمی ہو جیسے سفر طویل کی رفاقت اور کسی مباح کام میں شرکت، یا وہ مجلس عارضی ہو جیسے سفر قصیر یا اتفاقی جلسہ میں شرکت۔ (بیان القرآن)

اِبْنِ السَّبِيْلِ: مسافر، راہ گیر، جمع: اَبْنَآءُ السَّبِيْلِ۔

مُخْتَالًا: تکبر کرنے والے، اپنے کو بڑا سمجھنے والے، باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر مصدر اِخْتِيَالٌ۔

فَخُوْرًا: بہت فخر کرنے والا، اترانے والا، یہ فَخْرٌ باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ اس میں تاء اصلی ہے۔

عَذَابًا مُّهِيْنًا: رسوا کن عذاب، اہانت آمیز سزا، (عَذَاب) کے معنٰی، سزا، تکلیف، جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (مُهِيْنٌ) ذلیل کرنے والا، رسوا کرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِهَانَةٌ۔

قَرِيْنًا: ساتھی، جمع: قُرَنَآءُ۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۴۰﴾

۴۰۔ بیشک اللہ نہیں ظلم کرتا ایک ذرہ کے برابر بھی اور اگر ہو کوئی نیکی تو وہ اسے دو گنا کر دے گا اور دے گا اس کو اپنی طرف سے اجر بہت بڑا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿۴۱﴾

۴۱۔ پھر کیا حال ہوگا (ان کا) جب ہم لائیں گے ہر اُمت میں سے ایک گواہ اور ہم لائیں گے آپ کو (اے رسولؐ) اُن پر گواہ۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْأَرْضُ ۖ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ﴿۴۲﴾

۴۲۔ اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اُنہوں نے نافرمانی کی رسول کی، اے کاش! (زمین میں سما جائیں) برابر کر دی جائے اُن پر زمین اور نہ وہ چھپا سکیں گے اللہ سے کوئی بات۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

۴۳۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ تم قریب جاؤ نماز کے، اِس حال میں کہ تم نشہ میں ہو، یہاں تک کہ (نشہ اُتر جائے) تمہیں علم ہو کہ کیا تم کہہ رہے ہو؟ اور نہ جنابت کی حالت میں (قریب جاؤ نماز کے) مگر یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر ہو تم بیمار، یا سفر پر یا آ جائے تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ: ذرہ برابر، (مِثْقَالٌ) کی جمع: مَثَاقِيلُ۔ (ذَرَّةٌ) کی جمع: ذَرَّاتٌ۔

يَوَدُّ: وہ آرزو کرے گا، وہ خواہش کرے گا، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

لَوْ تُسَوّٰى بِهِمْ: کاش ان کو (زمین کے) برابر کر دیا جائے، کاش وہ زمین کے پیوند ہو جائیں، (لَوْ تمنی کے لئے ہے۔ (تُسَوّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ۔

سُكٰرٰى: نشہ میں مدہوش، نشہ میں مست، وہ شخص جو نشہ میں ہو، اس کا واحد: سَكْرَانُ ہے۔

جُنُبًا: جنابت کی حالت میں، جنابت والے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جُنُبٌ کے معنی ناپاک، یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے۔

عَابِرِي سَبِيلٍ: مسافر، سفر کرنے والے لوگ۔ (عَابِرِي) اصل میں عَابِرِينَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اَلْغَآئِطِ: پست زمین، قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضائے حاجت کی جگہ، یہاں پر مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے، هُوَ الْمَكَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے (غَائِطٌ) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے، جائے ضرور کا مطلب قضائے حاجت کی جگہ ہے۔

اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۴۳﴾

یا تم نے صحبت کی ہو عورتوں سے، پھر نہ پاؤ تم پانی، تو تیمم کرلو پاک مٹی سے، پھر تم مسح کروا پنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا، بیشک اللہ ہے بہت معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ﴿۴۴﴾

۴۴۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا؟ اُن لوگوں کی طرف جو دیے گئے کچھ حصہ کتاب کا، وہ خریدتے ہیں گمراہی کو اور وہ چاہتے ہیں، یہ کہ تم گمراہ ہو جاؤ راستے سے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾

۴۵۔ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور کافی ہے اللہ دوست اور کافی ہے اللہ مددگار۔

مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا

۴۶۔ کچھ اُن لوگوں میں سے، جو یہودی ہوئے، بدل دیتے ہیں الفاظ (باتوں) کو، اُن کی جگہوں سے اور کہتے ہیں: "سمعنا وعصینا" ہم نے سُنا اور ہم نے نہ مانا

لٰمَسۡتُمُ النِّسَاءَ: تم نے بیویوں سے قربت کی ہو، مُلَامَسَۃٌ کے معنٰی چھونا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد جماع کرنا ہے، (لٰمَسۡتُمۡ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَۃٌ۔ (النِّسَاءَ) کے معنٰی عورتیں مراد بیویاں ہیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمۡرَأَةٌ ہے۔

تَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا: تم لوگ پاک مٹی سے تیمم کرلو، (تَيَمَّمُوۡا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمُّمٌ۔ (صَعِيۡدٌ) کے معنٰی مٹی، زمین کا بلند حصہ (طَيِّبٌ) کے معنٰی پاک، تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو، اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے، لیکن چونا اس سے مستثنٰی ہے، باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے لیکن اس سے تیمم درست ہے، اور راکھ اس طرح مستثنٰی ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے، مگر پھر بھی اس سے تیمم کرنا جائز نہیں، غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی طرح ہے، صرف نیت الگ الگ ہے، اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے، اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے، (بیان القرآن)۔

فَامۡسَحُوۡا: پھر تم مسح کرو۔ مَسۡحٌ مصدر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ: وہ لوگ گمراہی اختیار کرتے ہیں، (يَشۡتَرُوۡنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشۡتِرَاءٌ اس کے حقیقی معنٰی خریدنا، مراد اختیار کرنا، ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو، اس اعتبار سے آیت کریمہ میں اشتراء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے، ضَلَالَةٌ کے معنٰی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ۔

يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ: وہ لوگ (یہودی تورات کے) کلام کو بدل دیتے ہیں، (يُحَرِّفُوۡنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحۡرِيۡفٌ۔

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

اور ''اسمع غیر مُسمع'' ہماری سُن (تم اس قابل) نہیں کہ سنوا یا جائے اور (کہتے ہیں) ''راعنا'' کو راعِیْنَا (یعنی ہمارا گڈریا یعنی چرواہا) مروڑ کر اپنی زبانیں طنز کرنے کے لئے دینِ حق پر اور اگر وہ یوں کہتے ''سَمِعْنَا و اطعنا'' ہم نے سنا اور مان لیا اور ''اسمع و انظر نا'' سُن یے اور ہماری طرف نظر کیجئے، تو یہ ہوتا بہتر اُن کے حق میں اور زیادہ درست بھی، لیکن دُور کر دیا ہے اپنی رحمت سے اُن کو اللہ نے، اُن کے کفر کی وجہ سے، سو وہ نہیں ایمان لاتے مگر بہت کم۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

۴۷۔ اے لوگو جنہیں دی گئی ہے کتاب، تم ایمان لاؤ اُس پر جو ہم نے نازل کیا ہے، وہ تصدیق کرنے والا ہے، اس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے، کہ ہم مٹا دیں چہروں کو اور پھیر دیں اُن کو ان کی پیٹھوں پر یا لعنت کریں ہم اُن پر جیسے ہم نے لعنت کی

غَيْرَ مُسْمَعٍ: کوئی نہ سنے۔ مُسْمِعٌ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر۔ مصدر اِسْمَاعٌ۔

رَاعِنَا: آپ ہماری رعایت فرمایئے، لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کے لئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے، اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے لفظ (رَاعِنَا) استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا، (رَاعِ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُرَاعَاۃٌ ہے، اس کے آخر میں (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ: اپنی زبانوں کو موڑ کر، اپنی زبانوں کو پھیر کر، اپنی زبانوں کو موڑتے ہوئے، اپنی زبانوں کو پھیرتے ہوئے، (لَيًّا) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنٰی موڑنا، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، (اَلْسِنَةٌ) کا واحد: لِسَانٌ۔ معنٰی زبان۔

طَعْنًا: طنز کرنے کے لئے۔ باب فتح اور نصر دونوں سے مصدر ہے۔

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا: کہ ہم چہروں کو مٹا دیں، یعنی ہم چہروں کے نقش ونگار آنکھ ناک وغیرہ کو مٹا دیں، (نَطْمِسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (وُجُوْهًا) کا واحد: وَجْهٌ معنٰی چہرہ۔

اَدْبَارِهَاۤ: ان کی پیٹھیں۔ واحد دُبُرٌ۔ ھا ضمیر واحد مؤنث غائب۔

اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

سَبُت (سنیچر) والوں پر اور ہے حکم اللہ کا (نافذ) کیا ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

۴۸۔ بیشک اللہ نہیں بخشے گا، یہ کہ شرک کیا جائے اُس کے ساتھ اور وہ معاف کردے گا جو اس (شرک) کے علاوہ ہے، جس کے لئے چاہے گا اور جو کوئی شریک ٹھہرائے اللہ کے ساتھ، تو یقیناً اس نے گڑھا گناہ بہت بڑا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

۴۹۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا ان لوگوں کی طرف جو پاک کہتے ہیں اپنے آپ کو، بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہیں وہ ظلم کئے جائیں گے دھاگے کے برابر بھی۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع۷

۵۰۔ دیکھئے! کیسے وہ گڑھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور کافی ہے یہ گناہ کھُلا ہوا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

۵۱۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا؟ اُن لوگوں کی طرف جنہیں دیا گیا ہے کچھ حصہ کتاب سے،

اَصْحٰبَ السَّبْتِ: ہفتہ والے، سنیچر والے، (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ معنیٰ ساتھی، یہاں (والا) کے معنیٰ میں ہے، (سَبْتٌ) کے معنیٰ ہفتہ، سنیچر (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) (اصحاب سبت) سے مراد ''ایلہ'' کے رہنے والے یہودی ہیں، جن کو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن خاص طور پر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کر دیا گیا تھا، لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کی صورتوں کو مسخ کر کے ان کو بندر بنا دیا تھا، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے تھے۔

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ: وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاکیزہ کہتے ہیں، وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاک قرار دیتے ہیں، وہ لوگ (یہودی) اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں۔ (يُزَكُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ۔

لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا: ان لوگوں پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا، یعنی ان لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا يُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ (فَتِيْلًا) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا، جمع: فَتَائِلُ۔

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں، وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، (يَفْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ۔ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

اِثْمًا مُّبِيْنًا: صریح گناہ، کھلا ہوا گناہ، (اِثْمٌ) کے معنیٰ گناہ، جمع: آثَامٌ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ۔

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾

وہ ایمان رکھتے ہیں جادوٹو نے اور شیطانی قوتوں پر اور کہتے ہیں اُن لوگوں کے بارے میں جنہوں نے انکار کیا (محمدؐ کا) ، یہی لوگ زیادہ ہدایت والے ہیں، ان کی بنسبت جو ایمان لائے راستے کے اعتبار سے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾

۵۲۔یہی ہیں وہ لوگ کہ لعنت کی ہے اُن پر اللہ نے اور جس پر لعنت کرے اللہ تو ہرگز نہیں پائیں گے اُس کے لئے کوئی مددگار۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾

۵۳۔کیا اُن کے لئے کوئی حصہ ہے (اللہ کی) بادشاہی میں؟ تب تو نہیں وہ دیں گے انسانوں کو تِل برابر بھی۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

۵۴۔ یا پھر یہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر، جو عطا کیا ہے اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے، سو یقیناً ہم نے دی آلِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت اور ہم نے دی ان کو بادشاہی بہت بڑی۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾

۵۵۔ چنانچہ بعض اُن میں سے وہ ہیں جو ایمان لائے اُن پر اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو رُک کے رہے اُن سے اور کافی ہے جہنم دہکتی ہوئی ایسے لوگوں کے لئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ

۵۶۔بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات کا، عنقریب ہم انہیں داخل کریں گے آگ میں، جب بھی جل جائیں گی اُن کی کھالیں

الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ: بت اور شیطان، (جِبْتٌ) کے معنیٰ بت، (طَاغُوْتٌ) کے معنیٰ شیطان، جمع: طَوَاغِيْتُ۔

نَقِيْرًا: کھجور کی گٹھلی کا گڑھا، کھجور کی گٹھلی کا شگاف، یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔

صَدَّ عَنْهُ: اس نے ان سے (حضرت محمد ﷺ سے) اعراض کیا، (صَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ۔

سَعِيْرًا: بھڑکتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔

نُصْلِيْهِمْ: ہم ان کو داخل کریں گے، (نُصْلِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَآءٌ۔ اور مادہ صَلْيٌ ہے، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ: جب ان کی کھالیں جل جائیں گی، (نَضِجَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نُضْجٌ معنیٰ پکنا، یہاں مراد جلنا ہے، (جُلُوْدٌ) کا واحد: جِلْدٌ معنیٰ کھال۔

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

تو ہم بدل دیں گے ان کی کھالیں ان کے علاوہ، تا کہ وہ چکھیں عذاب، یقیناً اللہ ہے زبردست، بڑی حکمت والا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

۵۷۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے! اور انہوں نے عمل کئے نیک عنقریب ہم انہیں داخل کریں گے ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں اُن کے نیچے سے نہریں، وہ ہمیشہ رہیں گے اُن میں ہمیشہ ہمیش، اُن کے لئے اُن میں بیویاں ہیں پاک صاف اور ہم انہیں داخل کریں گے، سائے بہت گھنے میں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

۵۸۔بیشک اللہ حکم دیتا ہے کہ تم ادا کرو امانتیں اُن کے اہل کو اور جب تم فیصلہ کرو انسانوں کے درمیان تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ، بیشک اللہ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو، بیشک اللہ ہے خوب سننے والا خوب دیکھنے والا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

۵۹۔اے ایمان والو! تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی

عَزِيْزًا حَكِيْمًا: بہت زبردست، بہت حکمت والا، یہ دونوں عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ: پاک صاف بیویاں، (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ معنیٰ شوہر، بیوی، یہ لفظ اضداد میں سے ہے، شوہر اور بیوی دونوں معنیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے، یہاں بیوی کے معنی میں ہے، (مُطَهَّرَةٌ) کے معنیٰ پاک کی ہوئی، صاف کی ہوئی، باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَطْهِيْرٌ۔

ظِلًّا ظَلِيْلًا: گنجان سایہ، گھنی چھاؤں، (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، چھاؤں، جمع: ظِلَالٌ۔ (ظَلِيْلٌ) فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ، ظِلٌّ کی تاکید کے لئے ہے، جیسے شَمْسٌ شَامِسٌ، لَيْلٌ لَيْيلٌ وغیرہ، حضرت ربیع بن انس نے فرمایا، اس سے مراد عرش کا سایہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا: کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو، کہ حقوق اہل حقوق کو پہنچادو، (تُؤَدُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَاْدِيَةٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے، (الاَمٰنٰتُ) کے معنیٰ امانتیں، حقوق، اس کا واحد: اَمَانَةٌ۔

نِعِمَّا: بہت ہی اچھا۔ یہ اصل میں نِعْمَ مَا تھا۔ دونوں میموں میں ادغام کر کے عین کو نون کے قریب ہونے کی بنا پر زبر دے دیا۔

سَمِيْعًا بَصِيْرًا: خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا، یہ دونوں سَمْعٌ باب سمع سے اور بَصَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾ ع ۵/۹

اور صاحب اقتدار کی، جو تم میں سے ہوں، پھر اگر تم باہم اختلاف کرو کسی معاملہ میں، تو لوٹا دو اُسے (فیصلے کے لئے) اللہ اور رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان رکھتے، اللہ پر اور روزِ آخرت پر، یہی بہتر اور بہت اچھا ہے انجام کے اعتبار سے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۶۰﴾

۶۰۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا؟ اُن لوگوں کی طرف، جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں اُس پر جو نازل کیا گیا ہے آپ پر اور اُس پر بھی، جو نازل کیا گیا ہے آپ سے پہلے، وہ چاہتے ہیں یہ کہ فیصلہ لے جائیں طاغوت (شیطانوں) کی طرف، حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ انکار کریں اس (طاغوت) کا اور چاہتا ہے شیطان یہی کہ لے جائے بھٹکا کر انہیں گمراہی میں بہت دور۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

۶۱۔ اور جب کہا جاتا ہے اُن سے، کہ آؤ اُس کی طرف جسے نازل کیا ہے اللہ نے اور رسول کی طرف، تو دیکھیں گے آپ اُن منافقوں کو کہ وہ رکتے ہیں آپ سے بڑی سختی کے ساتھ (اعراض کرتے ہوئے)۔

اُوْلِی الْاَمْرِ: اہل حکومت، اولی الامر لغت میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ میں کسی چیز کا انتظام ہو، اسی لئے حضرت ابن عباسؓ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت مجاہدؒ وغیرہ مفسرین قرآن نے اولی الامر کا مصداق علماء اور فقہاء کو قرار دیا ہے، اس لئے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے نائب ہیں، اور دین کا نظام ان سے متعلق ہے، اور مفسرین کی ایک جماعت نے فرمایا، جن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں کہ اولی الامر سے مراد حکام اور امراء ہیں، جن کے ہاتھ میں حکومت کا نظام ہوتا ہے، اور تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ لفظ دونوں طبقوں کو شامل ہے یعنی علماء اور فقہاء کو بھی اور امراء اور حکام کو بھی، کیوں کہ نظام امر ان ہی دونوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ (معارف القرآن)

اِنْ تَنَازَعْتُمْ: اگر تم اختلاف کرو، (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازُعٌ۔

تَاْوِیْلًا: انجام کے اعتبار سے، باب تفعیل سے مصدر ہے۔

اَنْ یَّتَحَاكَمُوْا: کہ وہ اپنے مقدمے لے جائیں، (یَتَحَاكَمُوْا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاكُمٌ اَن ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

یَصُدُّوْنَ: وہ لوگ اعراض کرتے ہیں، باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ
اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

۶۲۔ پھر کیا حال ہوتا ہے؟ جب انہیں پہنچتی ہے کوئی مصیبت بسبب اس کے جو کیا ہوتا ہے اُن کے اپنے ہاتھوں نے، پھر آتے ہیں تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی، کہ نہیں تھا ہمارا ارادہ مگر بھلائی اور موافقت کا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾

۶۳۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جانتا ہے اللہ اُس کو جو ہے اُن کے دلوں میں، سو آپ اعراض کریں اُن سے اور نصیحت کریں انہیں اور کہیں اُن سے اُن کے دلوں میں ایسی بات (جو) پہنچ جائے (اندر تک)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

۶۴۔ اور نہیں ہم نے بھیجا کوئی رسول مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنی جانوں پر، تو آ جاتے آپ کے پاس، پھر وہ معافی مانگتے اللہ سے اور معافی مانگتے ان کے لئے رسول بھی، تو یقیناً وہ پاتے اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ

۶۵۔ سو قسم ہے آپ کے رب کی (اے محمدؐ) نہیں وہ مومن ہو سکتے، یہاں تک کہ وہ آپ کو حاکم مانیں،

تَوْفِيْقًا: موافقت پیدا کرنا، باب تفعیل سے مصدر ہے۔

عِظْهُمْ: آپ ان کو نصیحت فرماتے رہئے، (عِظْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

قَوْلًا بَلِيْغًا: موثر بات، موثر بات کہنا، (قَوْلًا) موصوف، (بَلِيْغًا) صفت، یہ دونوں مل کر مفعول مطلق ہے۔

تَوَّاباً رَّحِيماً: بہت توبہ قبول فرمانے والا، بہت رحمت فرمانے والا، یہ دونوں تَوْبَةٌ باب نصر سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ: یہاں تک کہ وہ لوگ آپ سے فیصلہ کرائیں، یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو حکم بنائیں، (يُحَكِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْكِيْمٌ۔ (حَتّٰى) کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

اُس چیز میں کہ اختلاف ہوجائے اُن کے درمیان، پھر نہ وہ پائیں گے اپنے دلوں میں کوئی تنگی اس سے جو آپ فیصلہ کردیں اور وہ تسلیم کرلیں اُسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾

٦٦۔اور اگر بیشک ہم فرض کردیتے ان پر یہ کہ تم قتل کرو اپنی جانوں کو یا تم نکلو اپنے گھروں سے، تو نہ وہ کرتے یہ کام، مگر تھوڑے ان میں سے اور اگر بلاشبہ وہ کرلیتے وہ (کام) کہ (جس کی) نصیحت کی جاتی انہیں، تو ہوتا زیادہ بہتر اُن کے لئے اور زیادہ ثابت قدمی کا ذریعہ۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾

٦٧۔اور تب ضرور ہم دیتے اپنی طرف سے اجر عظیم۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾

٦٨۔اور ہم انہیں ضرور ہدایت دیتے سیدھے راستے کی۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾

٦٩۔اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور رسولؐ کی تو یہی ہیں جو ساتھ ہوں گے اُن لوگوں کے، کہ انعام کیا ہے اللہ نے اُن پر، انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق کے۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ ع ٩ ١١ ٢

٧٠۔یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور کافی ہے اللہ جاننے والا۔

شَجَرَ بَيْنَهُمْ: ان کے درمیان اختلاف ہوا، ان کے درمیان جھگڑا ہوا، (شَجَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَجْرٌ و شُجُوْرٌ۔

النَّبِيّٖنَ: انبیاء (علیہم السلام) اس کا واحد: نَبِیٌّ ہے، (نبی) وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو، اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو، یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

الصِّدِّيْقِيْنَ: صدیقین، اس کا واحد: صِدِّیْقٌ ہے، یہ صدق سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کے معنی، بہت سچا، سچائی میں کامل (صدیقین کا مطلب) انبیاء علیہم السلام کے صحابہ میں سب سے زیادہ فضیلت والے، اَفَاضِلُ اَصْحَابِ الْاَنْبِيَآءِ (تفسیر جلالین)

الشُّهَدَآءِ: شہید ہونے والے لوگ، اس کا واحد: شَهِيْدٌ ہے، (شہید) وہ شخص ہے جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کردی ہو۔

الصّٰلِحِيْنَ: نیک لوگ، اس کا واحد: صَالِحٌ ہے، (صالح) وہ شخص ہے جو پورے طریقہ پر شریعت کا اتباع کرے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

۷۱۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم لے لو اپنے بچاؤ کا سامان (ہتھیار) پھرتم نکلو الگ الگ دستوں کی صورت میں یاتم نکلو سب اکٹھے اکٹھے۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾

۷۲۔اور بیشک تم میں سے کچھ ایسے ہیں، جو ضرور پیچھے رہ جاتا ہے ،پھر اگر تمہیں پہنچے کوئی مصیبت تو وہ کہتا ہے، یقیناﷲ نے انعام کیا مجھ پر، جبکہ نہیں تھا میں ان کے ساتھ حاضر (لڑائی میں)۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

۷۳۔اور اگر تمہیں پہنچے فضل ﷲ کا، تو وہ ضرور کہے گا، گویا کہ نہ تھی تمہارے درمیان اور اس کے درمیان کوئی دوستی، کاش کہ میں ہوتا ان کے ساتھ، تو حاصل کرلیتا میں کامیابی بہت بڑی۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

۷۴۔ چنانچہ چاہئے کہ لڑیں ﷲ کی راہ میں وہ لوگ جو بیچتے ہیں دنیاوی زندگی کو آخرت کے بدلے میں اور جو شخص لڑے ﷲ کے راستے میں، پھر وہ قتل (شہید) کردیا جائے یا غالب آجائے تو عنقریب ہم اُس کو دیں گے اَجر بہت بڑا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

۷۵۔اور کیا ہوا ہے تم کو! کہ نہیں تم لڑتے (جنگ کرتے) ﷲ کے راستے میں اور (ان لوگوں کے لئے) جو کمزور ہیں مَردوں میں سے

خُذُوْا حِذْرَكُمْ: تم اپنی احتیاط رکھو، تم اپنا بچاؤ کرلو، (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ (حِذْرٌ) احتیاط، بچاؤ۔

اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ: تم لوگ متفرق طور پر نکلو، (اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ (ثُبَاتٍ) کا واحد: ثُبَةٌ معنٰی متفرق جماعت۔

لَيُبَطِّئَنَّ: یقیناوہ دیر لگائے گا، یقیناوہ ٹال مٹول کرے گا، باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْطِئَةٌ۔

فَلْيُقَاتِلْ: چنانچہ، چاہئے کہ لڑیں۔باب مفاعلہ سے فعل امر واحد مذکر غائب مصدر مُقَاتَلَةٌ۔

يَشْتَرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا: وہ لوگ دنیوی زندگی کو بیچتے ہیں، (آخرت کے بدلے) بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ یہاں شِرَاءٌ خریدنے یعنی اختیار کرنے کے معنٰی میں ہے، (يَشْرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شِرَآءٌ۔لفظ شِرَاءٌ بیچنے اور خریدنے دونوں معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ: کمزور لوگ، مغلوب لوگ، باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ
لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا
اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ
ضَعِيْفًا ۧ ﴿٧٦﴾ ع ١٠ ٢ ٧

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ
كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ
قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾

اورعورتوں میں سے اور بچوں میں سے، وہ جو کہتے ہیں کہ، اے ہمارے رب! ہمیں نکال اِس بستی سے کہ ظالم ہیں، اِس کے رہنے والے، اور کر دے ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی، اور کر دے ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مددگار۔

٧٦۔ وہ لوگ جو ایمان لائے! وہ لڑتے (جنگ کرتے) ہیں اللہ کی راہ میں اور جو کافر ہیں وہ لڑتے ہیں راہ میں شیطان کی، چنانچہ تم جنگ کرو شیطان کے ساتھیوں سے، بیشک چال شیطان کی ہے نہایت کمزور۔

٧٧۔ کیا نہیں آپ نے دیکھا؟ اُن لوگوں کی طرف، کہ کہا گیا تھا جن سے کہ تم روکے رکھو اپنے ہاتھ اور تم قائم کرو نماز اور تم دو زکوٰۃ پھر جب فرض کر دیا گیا ان پر لڑنا (جنگ کرنا) تو ایک فریق ان میں سے ایسا ڈرتا تھا انسانوں سے جیسے ڈرنا چاہئے اللہ سے یا اس سے بھی زیادہ ڈر اور کہتے ہیں یہ لوگ، اے ہمارے رب! کیوں فرض کیا تو نے ہم پر لڑنا (جہاد) کیوں نہ مہلت دی تو نے ہم کو ایک تھوڑی مدت تک، کہہ دیجئے! دنیاوی فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت بہت بہتر ہے، اُن کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نہیں ظلم کیا جائے گا تم پر دھاگے برابر (ذرہ بھر) بھی۔

اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ: شیطان کے ساتھ، شیطان کے دوست، (اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِیٌّ معنیٰ دوست، ساتھی۔

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ: تم لوگ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو، تم لوگ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو، (كُفُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَفٌّ، (اَيْدِیْ) کا واحد: يَدٌ معنیٰ ہاتھ۔

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَا: آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دے دی، (اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاخِيْرٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا: تمہارے اوپر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا، یعنی تمہارے اوپر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا، (لَا تُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظُلْمٌ۔ (فَتِيْلٌ) کے معنیٰ کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا، جمع: فَتَائِلُ۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

۷۸۔ جہاں کہیں بھی ہوگے تم، پالے گی تمہیں موت، اگرچہ ہو تم مضبوط قلعوں کے اندر اور اگر تم کو پہنچے کوئی بھلائی تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے ان کو کوئی برائی (نقصان) تو کہتے ہیں کہ (محمدؐ) یہ تمہاری وجہ سے ہے، کہہ دیجئے! سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، پھر کیا ہوگیا ہے ان لوگوں کو، کہ نہیں لگتا کہ یہ سمجھیں گے کوئی بات۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

۷۹۔ جو پہنچتی ہے تم کو کوئی بھلائی تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی برائی تو تمہارے نفس کی طرف سے ہے اور ہم نے بھیجا ہے آپؐ کو انسانوں کے لئے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ (اس کے لئے) گواہ۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾

۸۰۔ جس نے اطاعت کی رسول کی، تو یقیناً اُس نے اطاعت کی اللہ کی اور جس نے رُوگردانی کی تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اُن پر نگہبان۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

۸۱۔ اور وہ (منافق) کہتے ہیں! ہم فرمانبردار ہیں، پھر جب وہ نکلتے ہیں آپ کے پاس سے، تو راتوں کو مشورہ کرتا ہے ایک گروہ اُن کا، خلاف اُس کے جو آپ کہتے ہیں اور اللہ لکھ رہا ہے وہ جو رات کو مشورہ کرتے ہیں سو آپ اعراض کریں ان سے اور آپ بھروسہ کریں اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز۔

يُدْرِكْكُّمْ: پالے گی تمہیں۔ باب افعال سے، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِدْرَاكٌ كُمْ ضمیر مفعول۔

بُرُوْجٍ مُشَيَّدَةٍ: مضبوط قلعے، (بُرُوْجٌ) کا واحد: بُرْجٌ معنٰی قلعہ، (مُشَيَّدَةٌ) مضبوط کی ہوئی، باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَشْيِيْدٌ۔

اِذَا بَرَزُوْا: جب وہ نکلتے ہیں، جب وہ باہر جاتے ہیں (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ معنٰی ظاہر ہونا، نکلنا۔

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ: ایک جماعت رات میں مشورہ کرتی ہے، یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنٰی میں ہے، (بَيَّتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْيِيْتٌ۔ (طَآئِفَةٌ) کے معنٰی جماعت، گروہ، جمع: طَوَائِفُ۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ﴿۸۲﴾

۸۲۔کیا پھر نہیں وہ غور وفکر کرتے قرآن میں اور اگر کہیں ہوتا غیر اللہ کی طرف سے، تو ضرور پاتے وہ اس میں اختلاف بہت زیادہ۔

وَاِذَا جَآءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِہٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۳﴾

۸۳۔اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات، امن کی یا خوف کی، تو وہ مشہور کر دیتے ہیں اس کو اور اگر وہ اسے لوٹاتے رسول کی طرف اور اصحاب اقتدار لوگوں کی طرف اپنے میں سے، تو جان لیتے اس (کی حقیقت) کو وہ لوگ جو تحقیق کرتے ہیں اُس کی اُن میں سے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی رحمت، تو ضرور تم پیروی کرنے لگ جاتے شیطان کی، مگر تھوڑے۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا ﴿۸۴﴾

۸۴۔سو آپ لڑیں (جنگ کریں اے نبیؐ) اللہ کی راہ میں، نہیں آپ ذمہ دار بنائے گئے مگر اپنی ہی ذات کے اور آپ ترغیب دلائیں مومنوں کو بھی، امید ہے کہ اللہ روک دے لڑائی ان لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اور اللہ بہت سخت ہے لڑائی میں اور بہت سخت ہے سزا دینے میں۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ: کیا وہ لوگ غور نہیں کرتے، (لَا یَتَدَبَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَدَبُّرٌ۔

اَذَاعُوْا بِہٖ: وہ لوگ اس (خبر) کو مشہور کر دیتے ہیں، یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنیٰ میں ہے، (اَذَاعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَاعَۃٌ (بِہٖ) میں (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے اور خبر کے معنیٰ میں ہے۔

اُوْلِی الْاَمْرِ: اہل حکومت، اس کا مطلب سورۂ نساء آیت (۵۹) میں گزر چکا ہے۔

یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ: وہ لوگ اس (خبر) کی تحقیق کر لیتے ہیں، (یَسْتَنْبِطُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْبَاطٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، جس کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو خبر کے معنیٰ میں ہے۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ: آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے، آپ مسلمانوں کو آمادہ کیجئے، (حَرِّضْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْضٌ۔

اَنْ یَّکُفَّ: کہ روک دے۔ کَفٌّ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ باب نصر سے مستعمل ہے۔

بَأْسًا: جنگ، لڑائی۔

تَنْکِیْلًا: سزا دینا، عذاب دینا، باب تفعیل سے مصدر ہے۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾

۸۵۔ جو کرے گا سفارش اچھی سفارش (یعنی جائز) تو ہوگا اُس کے لئے حصہ اُس میں سے اور جو کوئی سفارش کرے بُری سفارش تو ہوگا اس کے لئے حصہ اس میں سے اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾

۸۶۔ اور جب دُعا دی جائے تم کو (سلامتی کی) دعا، تو تم بھی دعا دو بہتر اس سے، یا لوٹا دو وہی (دعا) بیشک اللہ ہے ہر چیز کا خوب حساب لینے والا۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾

۸۷۔ اللہ (وہ ذات ہے کہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے، وہ ضرور جمع کرے گا تم کو قیامت کے دن، کہ نہیں ہے کوئی شک اس میں اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔

ع ۸

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾

۸۸۔ پھر کیا ہو گیا ہے تم کو، کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو، حالانکہ اللہ نے اَوندھا کر دیا ہے اُن کو (گمراہی میں) بسبب ان کی کرتوتوں کے، کیا تم چاہتے ہو، یہ کہ تم ہدایت دو ان کو جنہیں گمراہ کیا اللہ نے، اور جسے گمراہ کرے اللہ، تو ہرگز نہیں پائیں گے آپ اس کے لئے کوئی راہ۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

۸۹۔ وہ لوگ دل سے چاہتے ہیں کہ، کاش کہ تم بھی کافر ہو جاؤ

مَنْ يَشْفَعْ: جو شخص شفارش کرے، (يَشْفَعْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

كِفْلٌ: حصہ۔ جمع اَكْفَالٌ۔

مُقِيْتاً: قدرت رکھنے والا، نگہبان، اَقَاتَ يُقِيْتُ اِقَاتَةً: باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اِذَا حُيِّيْتُمْ: جب تم کو سلام کیا جائے، جب تم کو کوئی سلام کرے، (حُيِّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِيَّةٌ۔

حَيُّوْا: تم سلام کرو، یعنی سلام کا جواب دو، (حَيُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِيَّةٌ۔

حَسِيْباً: حساب کرنے والا، حساب لینے والا، باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر حَسَبٌ اور حُسْبَانٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کو لوٹا دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو پھیر دیا ہے، (اَرْكَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْكَاسٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿٨٩﴾

جیسے وہ کافر ہو گئے ہیں، تاکہ ہو جاؤ تم (اور وہ) برابر، لٰہذا نہ تم بناؤ اُن میں سے کسی کو دوست یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں اللہ کی راہ میں، پھر اگر وہ پھر جائیں، تو تم ان کو پکڑو اور اُن کو قتل کرو جہاں کہیں تم اُن کو پاؤ اور نہ تم انہیں بناؤ، اُن میں سے کسی کو دوست (رازدار) اور نہ مددگار۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ
فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

٩٠۔ سوائے اُن لوگوں کے جو جا ملتے ہیں ایسی قوم سے، کہ تمہارے اور اُن کے درمیان (صلح کا) معاہدہ ہے، یا وہ آئیں تمہارے پاس اس حال میں کہ تنگ آ چکے ہوں اُن کے سینے اس بات سے کہ وہ لڑیں (جنگ کریں) تم سے یا وہ لڑیں اپنی قوم سے اور اگر چاہتا اللہ تو ضرور انہیں مسلط کر دیتا تم پر، پھر وہ ضرور جنگ کرتے تم سے، پھر اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں اور نہ لڑیں تم سے اور وہ پیش کریں تمہارے آگے صلح کی درخواست، تو نہیں بنائی اللہ نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ (لڑنے کی)۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ

٩١۔ عنقریب تم پاؤ گے کچھ اور لوگوں کو، جو چاہتے ہیں کہ وہ امن میں رہیں، تم سے بھی اور امن میں رہیں اپنی قوم سے بھی، جب بھی وہ لوٹائے جاتے ہیں فتنے کی طرف، تو اوندھے منہ جا پڑتے ہیں اس میں، پس اگر نہ وہ کنارہ کش رہیں تم سے اور (نہ) پیش کریں تمہارے آگے صُلح کی درخواست اور (نہ) روکیں تم سے اپنے ہاتھ (جنگ سے) تو تم پکڑو انہیں اور قتل کرو اُن کو

حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ: ان کے دل تنگ ہو گئے، (حَصِرَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَصَرٌ (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ معنٰی سینہ، اس سے مراد دل ہے، یہ جملہ ترکیب کے اعتبار سے حال ہے، اس کے شروع میں لفظ قَدْ محذوف ہے۔

اِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ: اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں، اگر وہ تم سے الگ تھلگ ہو جائیں، یعنی اگر وہ لوگ تم سے لڑائی نہ کریں، (اِعْتَزَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِزَالٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

جہاں کہیں پاؤ تم انہیں (اگرچہ حرم ہی میں کیوں نہ ہوں) اور یہی وہ لوگ ہیں کہ دیا ہے ہم نے تم کو اُن پر کھلا اختیار۔

۹۲۔ اور نہیں ہے کسی مومن کے لئے یہ بات کہ وہ قتل کرے کسی مومن کو مگر غلطی سے اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرنا ہے ایک غلام مومن کا اور خون بہا (دیت) ادا کیا جائے اس (مقتول) کے وارثوں کو، مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں (بطور صدقہ) پھر اگر ہو وہ (مقتول) ایسی قوم میں سے، جو دشمن ہے تمہاری اور وہ (مقتول) مومن ہو تو آزاد کرنا ہے ایک مومن غلام کا اور اگر ہو وہ (مقتول) ایسی قوم سے کہ تمہارے درمیان اور اُن کے درمیان عہد ہو، تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو اور آزاد کیا جائے، ایک مومن غلام، پھر جو نہ پائے (غلام) تو روزے رکھے دو مہینے کے لگاتار، (یہ کفارہ) توبہ کرنے کے لئے اللہ سے اور ہے اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا۔

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ: جہاں تم نے ان کو پایا، (جہاں تم ان کو پاؤ) یہ مستقبل کے معنیٰ میں ہے، (ثَقِفْتُمُوْا) اس کے آخر میں واؤ صلہ ہے جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے، باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقْفٌ۔

تَحْرِيْرُ: آزاد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ: مسلمان غلام یا باندی، (رَقَبَةٌ) کے معنیٰ گردن، اس سے مراد پوری ذات ہے، یعنی غلام یا باندی، جمع: رِقَابٌ (مُؤْمِنَةٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث مصدر اِيْمَانٌ۔

دِيَةٌ: دیت، خوں بہا، جمع: دِيَاتٌ (دِيَةٌ) اصل میں وَدْيٌ ہے، شروع کا واؤ حذف کر دیا گیا، اور اس کے عوض میں آخر میں تاء بڑھا دی گئی، واؤ کو حذف کرنے کے بعد دال ساکن ہے، اس کو کسرہ اور یاء کو فتح دے دیا گیا، دِيَةٌ ہو گیا، جیسے عِدَةٌ اور زِنَةٌ ہے۔ (دیت) شرعی اعتبار سے وہ مال ہے جو قتل کے عوض میں مقتول کے وارثوں کو دیا جائے۔ دیت کی مقدار، سو اونٹ، یا ایک ہزار دینار، یا دس ہزار درہم ہیں۔

اَنْ يَصَّدَّقُوْا: کہ وہ لوگ معاف کر دیں، (يَصَّدَّقُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصَّدُّقٌ۔ (يَصَّدَّقُوْا) اصل میں يَتَصَدَّقُوْنَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل دیا گیا، پھر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، يَصَّدَّقُوْنَ ہو گیا، اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا، يَصَّدَّقُوْا ہو گیا ہے، (اِصَّدُّقٌ) مصدر بھی اصل میں تَصَدُّقٌ ہے، اسی میں بھی مذکورہ بالا تبدیلی ہوئی ہے، یعنی تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

۹۳۔اور جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو جان بوجھ کر تو اُس کی سزا ہے جہنم، وہ ہمیشہ رہے گا اُس میں اور غضب ہوگا اللہ کا اس پر اور لعنت ہوگی اُس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے عذاب بہت بڑا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

۹۴۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم سفر کرو اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور نہ تم کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام، کہ نہیں ہے تو مومن (کیا) حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ کے یہاں غنیمتیں ہیں بہت سی، اسی طرح تم تھے اس سے پہلے، تو احسان کیا اللہ نے تم پر، لہٰذا خوب تحقیق کرلیا کرو، بیشک اللہ ہے ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ

۹۵۔نہیں برابر ہو سکتے گھر بیٹھے رہنے والے مومنوں میں سے جن کو نہ ہو کوئی عذر اور جو جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، فضیلت دی ہے اللہ نے جہاد کرنے والوں کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، بیٹھے رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے

مُتَعَمِّدًا: جان بوجھ کر۔ باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر۔ جمع مُتَعَمِّدُوْنَ۔

اَعَدَّلَهٗ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے تیار فرمایا (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔

اِذَا ضَرَبْتُمْ: جب تم لوگ سفر کیا کرو، (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ (یہاں سفر کرنے کے معنیٰ میں ہے)۔

تَبَيَّنُوْا: تم لوگ تحقیق کرلیا کرو، باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَيُّنٌ۔

تَبْتَغُوْنَ: تم لوگ طلب کرتے ہو، باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر، اِبْتِغَآءٌ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا: دنیوی زندگی کا سامان، (عَرَضٌ) کے معنیٰ سامان، جمع: اَعْرَاضٌ۔

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ: بہت غنیمتیں، بہت مال غنیمت، (مَغَانِمُ) کا واحد: مَغْنَمٌ، معنیٰ غنیمت، (غنیمت) وہ مال ہے جو جنگ کے ذریعہ کافروں سے حاصل ہو۔

اُوْلِي الضَّرَرِ: عذر والے لوگ۔ (اُولِی) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے، لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، حالت رفع میں (اُولُوْا) استعمال ہوتا ہے۔ (ضَرَرَ) کے معنیٰ عذر، تنگی، سختی، نقصان، بدحالی، جمع: اَضْرَارٌ۔

دَرَجَةً: درجہ کے اعتبار سے جمع دَرَجٌ ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾

اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائی (جنت) کا اور فضیلت دی ہے اللہ نے مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر اجرِ عظیم (کے اعتبار سے)۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ ع ١٣ ۱۵ / ۱۰

٩٦۔ (بڑے) درجے ہیں اُس کی طرف سے اور بخشش اور رحمت ہے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٩٧﴾

٩٧۔ بیشک وہ لوگ کہ روح قبض کریں گے اُن کی فرشتے، اس حال میں کہ وہ ظلم کر رہے تھے اپنی جانوں پر، پوچھیں گے اُن سے فرشتے، تم کیا کرتے رہے، وہ کہیں گے ہم تھے کمزور اور بے بس اپنی سرزمین میں، فرشتے کہیں گے کیا نہیں تھی اللہ کی زمین وسیع، کہ ہجرت کر جاتے تم اس میں، سو یہی وہ لوگ ہیں کہ ٹھکانا ہے اُن کا جہنم اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩٨﴾

٩٨۔ مگر وہ کمزور اور بے بس مرد اور عورتیں اور بچے جو نہیں کر سکتے کوئی تدبیر اور نہیں پاتے کوئی راستہ۔

تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ: فرشتوں نے ان کو وفات دی، فرشتوں نے ان کی جان نکالی، فرشتے ان کو وفات دیتے ہیں، فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں، (تَوَفّٰى) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب یا فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفِّیْ یہاں پر لفظ تَوَفّٰى میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا احتمال ہے، فعل مضارع کی صورت میں اس کی اصل تَتَوَفّٰى ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے، (تفسیر مظہری) (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْمَلٰٓئِكَةُ) فاعل ہے، اس کے معنیٰ فرشتے، واحد: مَلَكٌ۔

مُسْتَضْعَفِيْنَ: کمزور لوگ مغلوب لوگ، باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، حالت نصب میں ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

وَسَاءَتْ مَصِيْرًا: وہ بہت بُری جگہ ہے۔ سَاءَتْ سَوْءٌ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مَصِيْرًا۔ صَيْرٌ سے اسم ظرف مکان معنیٰ ٹھکانہ، جگہ۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً: وہ لوگ کوئی تدبیر نہیں کر سکتے ہیں، (لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ (حِيْلَةٌ) کے معنیٰ تدبیر، جمع: حِيَلٌ۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

۹۹۔ سو یہ لوگ، اُمید ہے کہ اللہ معاف کردے انہیں اور ہے اللہ بے حد معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع

۱۰۰۔ اور جو شخص ہجرت کرے گا اللہ کی راہ میں، پائے گا وہ زمین میں ٹھکانے بہت سے اور فراخی اور جو نکلا اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ کی طرف اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف، پھر آ پکڑے اس کو موت، تو ہو گیا اس کا اجر اللہ پر، اور ہے اللہ بہت معاف کرنے والا نہایت رحم والا۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

۱۰۱۔ اور جب سفر کرو تم زمین میں، تو نہیں ہے تم پر کچھ گناہ، کہ قصر کرو تم نماز میں، اگر اندیشہ ہو تم کو کہ ستائیں گے تم کو وہ لوگ جو کافر ہیں، یقیناً کافر ہیں تمہارے کھلے دشمن۔

عَفُوًّا غَفُوْرًا: بہت معاف فرمانے والا، بہت مغفرت فرمانے والا، یہ دونوں عَفْوٌ باب نصر سے اور مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے، (يُهَاجِرْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنیٰ راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ ہجرت ابتدائے اسلام میں فرض تھی، اور ثبوت اسلام کے لئے شعار کے طور پر لازم تھی، لیکن حالت عذر میں اس کی فرضیت اور شعاریت ساقط ہو جاتی تھی۔

مُرٰغَمًا كَثِيْرًا: بہت جگہ (مُرَاغَمًا) باب مفاعلة سے اسم ظرف صیغہ واحد ہے، مصدر مُرَاغَمَةٌ معنی ہجرت کرنا، اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ: ہجرت کرنے کی جگہ ہے، اور یہاں پر مراد (جگہ) ہے۔

يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ: اس کو موت آ پہنچے، اس کو موت آ پکڑے، اس کو موت آ جائے، (يُدْرِكْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاکٌ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ: جب تم زمین میں سفر کرو، (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ فِي الْاَرْضِ کے معنیٰ زمین میں سفر کرنا۔

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ: کہ تم لوگ نماز میں سے کچھ کم کر دو۔ (تَقْصُرُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَصْرٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، سفر شرعی کی صورت میں نماز قصر ہوتا ہے، قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھی جاتی ہے، سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین رات کی مسافت ہے، حضرات فقہاء نے اس کی تعین اڑتالیس میل سے کی ہے۔

وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَهُمۡ ۚ فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ ۖ وَلۡتَاۡتِ طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى لَمۡ يُصَلُّوۡا فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡا حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ ۚ وَدَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ وَاَمۡتِعَتِكُمۡ فَيَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ مَّيۡلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَكُمۡ ۚ وَخُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿١٠٢﴾

۱۰۲۔ اور جب ہوں آپ اُن میں (موجود) پھر آپ قائم کریں اُن کے لئے نماز، تو چاہئے کہ کھڑا ہوا ایک گروہ (دستہ) ان میں سے آپ کے ساتھ اور لئے رہیں اپنا ہتھیار، پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو چلے جائیں وہ تمہارے پیچھے اور آجائے گروہ (دستہ) دوسرا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی، پس وہ نماز پڑھیں تمہارے ساتھ، اور ضروری ہے کہ چوکنا رہیں (اور لئے رہیں) اپنے ہتھیار، دل سے چاہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہیں کہ کاش غافل ہوجاؤ تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامانوں سے تو ٹوٹ پڑیں وہ تم پر ایک بارگی (حملہ کرتے ہوئے) اور نہیں ہے کچھ گناہ تم پر، اگر ہو تمہیں تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم بیمار، یہ کہ تم رکھ دو اپنے ہتھیار اور تم (ساتھ) لئے رہو اپنے بچاؤ کے لئے (اور چوکنا رہو) بیشک اللہ نے تیار کر رکھا ہے، کافروں کے لئے رُسوا کُن عذاب۔

فَاِذَا قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ ۚ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ۚ

۱۰۳۔ پھر جب تم ادا کرچکو نماز تو تم ذکر کرو اللہ کا، کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل (ہر حال میں) پھر جب خوف دور ہوجائے تمہارا، تو قائم کرو نماز،

يَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ: وہ لوگ تمہارے اوپر حملہ کردیں، (يَمِيۡلُوۡنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَيۡلٌ۔

خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ: تم اپنا بچاؤ لے لو، (خُذُوۡا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخۡذٌ (حِذۡرٌ) باب سمع سے مصدر ہے معنیٰ بچانا، پرہیز کرنا، یہاں مراد بچاؤ کا سامان ہے۔

اِذَا قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ: جب تم لوگ نماز (خوف) پڑھ چکو، جب تم لوگ نماز (خوف) ادا کرچکو، (قَضَيۡتُمۡ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ معنی ادا کرنا، پورا کرنا، (الصَّلٰوةُ) کے معنیٰ نماز، جمع: صَلَوَاتٌ۔

قِيَامًا: کھڑے ہونے کی حالت میں، کھڑے ہوئے، اس کا واحد: قَائِمٌ ہے، جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

قُعُوۡدًا: بیٹھنے کی حالت میں، بیٹھے ہوئے، اس کا واحد: قَاعِدٌ ہے جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے۔

اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ: خوف دور ہوجائے تمہارا۔ اِطۡمِيۡنَانٌ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾
وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ
فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا
لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۵ / ۱۲

بیشک نماز ہے مومنوں پر فرض مقررہ وقتوں میں۔
۱۰۴۔اور نہ کمزوری دکھاؤ تم (دشمن) قوم کی تلاش میں، اگر ہو تم تکلیف اٹھاتے، تو بیشک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم اُٹھاتے ہو لیکن توقع رکھتے ہو تم اللہ سے ایسے (اجر) کی جس کی وہ توقع نہیں رکھتے اور ہے اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ
خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

۱۰۵۔بیشک ہم ہی نے نازل کی ہے، تمہاری طرف (اے نبیؐ) یہ کتاب حق کے ساتھ، تا کہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق، جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے، اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے لئے جھگڑنے والے۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾

۱۰۶۔اور بخشش مانگیں اللہ سے، بیشک اللہ ہے بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ

۱۰۷۔اور نہ آپ جھگڑا کریں اُن لوگوں کی طرف سے، جو خیانت کرتے ہیں اپنے آپ سے،

كِتَابًا مَّوْقُوْتًا: (نماز) مقرر وقت میں فرض کی ہوئی، (نماز) معین وقت میں فرض کی ہوئی، (كِتَابًا) مصدر اسم مفعول مَكْتُوْبًا کے معنٰی میں ہے، اس کے معنٰی فرض کیا ہوا، (مَوْقُوْتاً) وَقْتٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کے معنٰی وقت مقرر کیا ہوا۔

لَاتَهِنُوْا: تم لوگ ہمت نہ ہارو، باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهْنٌ۔

اِبْتِغَآءِ الْقَوْمِ: قوم کا تعاقب کرنا، قوم کا پیچھا کرنا، (اِبْتِغَآءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔

تَأْلَمُوْنَ: تم لوگ دردمند ہوتے ہو، تم لوگ تکلیف پاتے ہو، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَلَمٌ۔

يَأْلَمُوْنَ: وہ تکلیف پاتے ہیں، وہ لوگ دردمند ہوتے ہیں، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلَمٌ۔

عَلِيْمًا حَكِيْمًا: بہت جاننے والا، بہت حکمت والا، یہ عِلْمٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالٰی کے مبارک ناموں میں سے ہیں، عِلْمٌ باب سمع اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

خَصِيْمًا: جھگڑنے والا، (طرف داری کرنے والا) صفت مشبہ واحد مذکر، مصدر خَصْمٌ۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ: وہ لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں، یعنی اپنے نفسوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، (يَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِيَانٌ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِیۡمًا ﴿۱۰۷﴾	بیشک اللہ نہیں پسند کرتا ایسے شخص کو جو ہے خائن گناہوں میں ڈوبا ہوا۔
یَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ یُبَیِّتُوۡنَ مَا لَا یَرۡضٰی مِنَ الۡقَوۡلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطًا ﴿۱۰۸﴾	۱۰۸۔ وہ چھپا سکتے ہیں (اپنی حرکتیں) لوگوں سے، لیکن نہیں چھپا سکتے اللہ سے، اس لئے کہ وہ تو اُن کے ساتھ ہوتا ہے، اس وقت بھی جب یہ مشورے کرتے ہیں (راتوں کو)، ایسی باتوں کے بارے میں جنہیں نہیں پسند کرتا اللہ اور ہے اللہ (کا علم) ان کے اعمال پر محیط۔
هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۟ فَمَنۡ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ یَّكُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ وَكِیۡلًا ﴿۱۰۹﴾	۱۰۹۔ (ہاں) تم وہی لوگ ہو، کہ تم نے جھگڑا کیا اُن کی طرف سے دنیاوی زندگی میں، پھر کون جھگڑا کرے گا اللہ سے اُن کی طرف سے قیامت کے دن یا کون ہوگا اُن کی طرف سے وکیل (کارساز)۔
وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۱۰﴾	۱۱۰۔ اور جو شخص کر گزرے کوئی بُرا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اُوپر، پھر وہ بخشش طلب کرے اللہ سے، تو پائے گا وہ اللہ کو بے انتہا معاف فرمانے والا، نہایت رحم والا۔
وَمَنۡ یَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا یَكۡسِبُهٗ عَلٰی نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ﴿۱۱۱﴾	۱۱۱۔ اور جو شخص کماتا ہے کوئی گناہ تو بس کماتا ہے وہ اُس (گناہ) کو اپنے ہی جان پر (وبال) اور ہے اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا۔

خَوَّانًا: بہت خیانت کرنے والا، باب نصر سے فَعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر اَثْمٌ اور اِثْمٌ ہے۔

یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ: وہ لوگوں سے شرماتے ہیں، وہ لوگوں سے پوشیدہ رہ سکتے ہیں، (یَسْتَخْفُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْفَآءٌ۔ اور مادہ خَفْیٌ ہے۔

یُبَیِّتُوْنَ: وہ لوگ رات میں مشورہ کرتے ہیں، باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْیِیْتٌ۔

مَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ: کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ سے، اللہ تعالیٰ سے کون جواب دہی کرے گا، (یُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ۔

وَکِیْلًا: کارساز، کفایت کرنے والا فَعِیْل کے وزن پر وَکْلٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، (وَکِیْلٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

ع ۱۶/۱۷

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

۱۱۲۔اور جو شخص کرتا ہے کوئی خطا یا گناہ، پھر وہ الزام لگاتا ہے اسے کسی بے گناہ پر، تو یقیناً اس نے اُٹھایا بوجھ بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

۱۱۳۔اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل آپ پر اور اُس کی رحمت، تو یقیناً ارادہ کر لیا تھا ایک گروہ نے ان میں سے، یہ کہ آپ کو بہکائیں اور نہیں وہ بہکاتے مگر اپنے آپ ہی کو اور نہیں وہ آپ کو نقصان پہنچا سکتے کچھ بھی اور اللہ نے نازل کی آپ پر کتاب اور حکمت اور اُس نے سکھایا آپ کو وہ جو نہیں آپ جانتے تھے اور ہے اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ
اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

۱۱۴۔نہیں ہے کوئی بھلائی اُن کے اکثر میں، ان کی سرگوشیوں میں سوائے اُس کے کہ جو شخص حکم دے صدقہ کا، یا نیکی کا یا صلح کرانے کا لوگوں کے درمیان اور جو شخص کرے یہ کام تلاش میں، رضائے الٰہی کے، تو عنقریب ہم اسے دیں گے اجرِ عظیم۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ

۱۱۵۔اور جو شخص مخالفت کرے رسول کی،

خَطِيْــَٔةً: کوئی خطا۔جمع خَطِيْئَاتٌ۔

يَرْمِ بِهٖ: وہ اس کی تہمت لگا دے۔ يَرْمِ) اصل میں يَرْمِيْ ہے، مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہو گئی ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَمْیٌ۔

بَرِيْئاً: بے گناہ، بے قصور جمع: اَبْرِيَآءُ۔

اِحْتَمَلَ بُهْتَاناً: اس نے بہتان اٹھایا، اس نے تہمت اٹھائی، اس نے اپنے اوپر بہتان لادا، اس نے اپنے اوپر تہمت لادی، (اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ۔ (بُهْتَانٌ) کے معنٰی تہمت، باب فتح سے مصدر ہے، معنٰی تہمت لگانا، بہتان کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

هَمَّتْ طَآئِفَةٌ: ایک جماعت نے ارادہ کر لیا، (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ۔ (طَآئِفَةٌ) جماعت، جمع: طَوَائِفُ۔

نَجْوٰهُمْ: ان کی سرگوشی، نَجْوٰی کے معنٰی سرگوشی، باب نصر سے مصدر ہے معنٰی سرگوشی کرنا۔

مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ: جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی مخالفت کرے۔ (يُشَاقِقْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّةٌ۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (رَسُوْلٌ) کے معنٰی پیغمبر، ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو، اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

اس کے بعد کہ واضح ہوگئی اُس کے لئے ہدایت اور وہ پیروی کرے سوائے مومنوں کے راستے کے (یعنی خلاف) تو ہم اسے پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور ہم اُس کو داخل کریں گے جہنم میں اور وہ بہت ہی بری ہے لوٹنے کی جگہ (ٹھکانا)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾

۱۱۶۔ بیشک اللہ نہیں معاف کرتا یہ (گناہ) کہ شریک ٹھہرایا جائے اُس کے ساتھ، (کسی کو) اور معاف کر دیتا ہے شرک کے علاوہ، جس کے لئے وہ چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا (کسی کو) تو یقیناً بھٹک گیا وہ گمراہی میں بہت دور۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾

۱۱۷۔ نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک) اللہ کے سوا مگر دیویوں کی اور نہیں عبادت کرتے یہ مگر شیطان کی جو باغی ہے۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾

۱۱۸۔ لعنت کی اس پر اللہ نے اور کہا تھا اس نے کہ ضرور لے کر رہوں گا میں، تیرے بندوں میں سے (اپنا) مقررہ حصہ۔

تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى: اس کے سامنے ہدایت ظاہر ہوگئی، (تَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ۔

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى: ہم اس کو حوالہ کر دیں گے اس چیز کے جو اس نے اختیار کی ہے، ہم اس کو کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرے، (نُوَلِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، یہ اصل میں نُوَلِّیْ ہے، جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے، (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔

نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ: ہم اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے، (نُصْلِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ اور مادہ صَلْیٌ ہے، یہ اصل میں نُصْلِیْ ہے، جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (مَنْ) ہے، (جَهَنَّمَ) دوزخ، اس مقام کو کہتے ہیں، جس میں مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا، (دار العذاب) یہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے،

اِنٰثًا: عورتیں، زنانی چیزیں، اس کا واحد: اُنْثٰی ہے، اس سے مراد مؤنث بت ہیں، جیسے لات، عزیٰ اور منات (تفسیر جلالین) زنانی چیزوں سے مراد بعض بت ہیں، جن کے نام اور صورتیں عورتوں کی سی تھیں، اور ان کو زیور وغیرہ بھی پہناتے تھے، جیسا کہ روح المعانی میں حضرت حسن سے منقول ہے کہ ہر قبیلہ میں ایسے بہت سے بت تھے جو اُنثٰی بنی فلاں کے لقب سے مشہور تھے۔ (بیان القرآن)

مَرِيْدًا: سرکش، نافرمان، جمع: مُرَدَآءُ۔

مَفْرُوْضًا: مقرر کیا ہوا، فَرْضٌ سے اسم مفعول واحد مذکر (باب ضرب)

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

۱۱۹۔ اور ضرور گمراہ کرونگا میں اُن کو اور میں ضرور اُن کو امیدیں دلاؤں گا اور میں ضرور ان کو حکم دوں گا، تو وہ ضرور چیریں گے کان چوپایوں کے اور ضرور حکم دونگا میں ان کو تو وہ ضرور تبدیل کریں گے اللہ کی بنائی ہوئی ساخت کو اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا ولی (سرپرست) سوائے اللہ کے تو یقیناً اس نے خسارا اٹھایا خسارا کھلا ہوا۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

۱۲۰۔ وعدے کرتا ہے شیطان اُن سے اور انہیں امیدیں دلاتا اور نہیں وعدہ کرتا اُن سے شیطان مگر دھوکے کا۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

۱۲۱۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ہے اُن کا ٹھکانا جہنم اور نہیں پائیں گے وہ اُس سے بھاگنے کی کوئی جگہ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

۱۲۲۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک کام، عنقریب ہم اُن کو داخل کریں گے

لَاُمَنِّيَنَّهُمْ: میں ضرور ان کو امیدیں دلاؤں گا، باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر (تَمْنِيَةٌ)

لَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ: وہ لوگ ضرور چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے، وہ لوگ ضرور جانوروں کے کانوں کو چیریں گے، (لَيُبَتِّكُنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْتِيكٌ۔ (اٰذَانٌ) کا واحد: اُذُنٌ معنیٰ کان۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ معنیٰ اونٹ، چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

خُسْرَانًا مُّبِيْنًا: صریح نقصان، (خُسْرَانٌ) باب سمع سے مصدر ہے، معنیٰ نقصان اٹھانا، (مُبِيْنًا) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ "خُسْرَانًا مُّبِيْنًا" موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

يُمَنِّيْهِمْ: وہ انہیں امید دلاتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْنِيَةٌ هُمْ ضمیر مفعول۔

غُرُوْرًا: دھوکہ، فریب، باب نصر سے مصدر ہے، معنیٰ دھوکہ دینا۔

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ: ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، (مَأْوىٰ) کے معنیٰ ٹھکانا، جمع: مَآوِي۔ (جَهَنَّمُ) دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں، جس میں مرنے کے بعد نافرمانوں کو سخت عذاب دیا جائے گا، (دار العذاب) تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے، (اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین)

مَحِيْصًا: چھٹکارے کی جگہ، بچنے کی جگہ، (حَيْصٌ) مصدر سے ظرف مکان ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾

۱۲۲۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کئے انہوں نے نیک کام، عنقریب ہم اُن کو داخل کریں گے ایسے باغات میں، کہ بہہ رہی ہوں گی اُن کے نیچے نہریں، وہ رہیں گے ہمیشہ اُن میں ہمیشہ ہمیش، یہ وعدہ ہے اللہ کا سچا اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾

۱۲۳۔ نہیں ہے تمہاری خواہشات پر اور نہ خواہشات پر اہل کتاب کی، جو بھی کرے گا عمل بُرا، تو بدلہ دیا جائے گا اُسے اُس کے مطابق۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾

۱۲۴۔ اور جو شخص کرے گا کوئی نیک کام، وہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مومن تو ایسے سب لوگ داخل ہوں گے جنت میں اور نہ وہ ظلم کئے جائیں گے تل برابر بھی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾

۱۲۵۔ اور کون زیادہ اچھا ہے دین کے لحاظ سے اس شخص سے جس نے جھکا دیا اپنا چہرہ، اللہ کے سامنے اور وہ نیک کام کرتا رہا اور پیروی کی اُس نے ملتِ ابراہیمؑ کی، جو ہر طرف سے کٹ کر اللہ کا ہو گیا تھا اور بنا لیا تھا اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا مخلص دوست۔

جَنّٰتٍ: باغات، جنتیں، اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ ''جنت'' ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے، (دار الثواب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں، آمین۔

اَمَانِيِّكُمْ: تمہاری تمنائیں، تمہاری امیدیں، (اَمَانِيُّ) کا واحد: اُمْنِيَّةٌ۔ اس کے معنیٰ تمنا، امید، آرزو۔

لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْراً: ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا، (لَا يُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ۔
(نَقِيْراً) کے معنیٰ کھجور کی گٹھلی کا گڑھا، یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے، اس لئے آیت کریمہ میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا گیا ہے۔

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ: جو شخص اپنے چہرہ کو فرمانبردار بنا لے، یہاں پر چہرہ سے پوری ذات مراد ہے، مجاز کے طور پر جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔
(اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ۔ (وَجْهٌ) کے معنیٰ چہرہ، جمع: وُجُوْهٌ۔

هُوَ مُحْسِنٌ: وہ نیک کام کرنے والا ہے، ترکیب میں یہ جملہ اسمیہ حال واقع ہے، (مُحْسِنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحْسَانٌ۔

حَنِيْفاً: باطل کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا، (حَنْفٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

ع ١٨ / ١٥

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

۱۲۶۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور ہے اللہ ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

۱۲۷۔ اور فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے عورتوں کے بارے میں، کہہ دیجئے! اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو! اُن کے معاملہ میں اور جو پڑھا جاتا ہے تم پر کتاب میں، ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو نہیں دیتے تم وہ حق جو مقرر کیا گیا ہے اُن کے لئے اور چاہتے ہو تم کہ اُن سے خود نکاح کر لو اور کمزور (بے سہارا) بچوں کی طرف (متوجہ کیا جاتا ہے) اور یہ کہ قائم رہو تم یتیموں کے بارے میں انصاف پر اور جو کرو گے تم کوئی بھی بھلائی تو بیشک اللہ ہے اُس سے پوری طرح باخبر۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

۱۲۸۔ اور اگر کسی عورت کو ڈر ہو اپنے شوہر کی طرف سے بدسلوکی یا بے رُخی کا تو نہیں کوئی گناہ، ان دونوں پر کہ صلح کر لیں آپس میں کسی طرح اور صلح بہرحال بہتر ہے

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ: جو شخص اپنے چہرہ کو فرمانبردار بنالے، یہاں پر چہرہ سے پوری ذات مراد ہے، مجاز کے طور پر جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔ (اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ۔ (وَجْهٌ) کے معنٰی چہرہ، جمع: وُجُوْهٌ۔

هُوَ مُحْسِنٌ: وہ نیک کام کرنے والا ہے، ترکیب میں یہ جملہ اسمیہ حال واقع ہے، (مُحْسِنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحْسَانٌ۔

حَنِيْفًا: باطل کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا، (حَنَفٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ: وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں، (يَسْتَفْتُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَآءٌ۔ اور مادہ فَتْوٌ ہے، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

اَللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتے ہیں، (يُفْتِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَآءٌ اور مادہ فَتْوٌ ہے۔

اَلْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ: کمزور بچے، (اَلْمُسْتَضْعَفِيْنَ) باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔ وِلْدَانٌ کا واحد: وَلَدٌ معنٰی بچہ۔

خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا: (کوئی) عورت اپنے شوہر کی طرف سے اندیشہ کرے۔ (خَافَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَوْفٌ۔ (بَعْلٌ) کے معنٰی شوہر، جمع: بُعُوْلٌ و بِعَالٌ و بُعُوْلَةٌ۔

نُشُوْزًا: لڑائی، نفرت، بد دماغی، سرکشی، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾

اور موجود رہتا ہے نفس میں حرص اور اگر تم حسنِ سلوک سے کام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ ہے تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾

۱۲۹۔اور نہیں قدرت رکھتے تم اس بات کی کہ عدل کر سکو بیویوں کے درمیان، اگر چہ تم کتنا چاہو، تو نہ جھک جاؤ (کسی ایک طرف) پوری طرح جھکنا کہ چھوڑ دو دوسری (بیویوں) کو جیسے درمیان میں لٹکی ہوئی ہو اور اگر صلح کر لو تم اور تقویٰ اختیار کرو اللہ سے تو بیشک اللہ ہے بہت معاف کرنے والا نہایت رحم والا۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾

۱۳۰۔اور اگر جُدا ہو جائیں (میاں بیوی ایک دوسرے سے) تو بے نیاز کر دے گا اللہ ہر ایک کو (محتاجی سے) اپنی وسیع قدرت سے اور ہے اللہ بڑی وسعت والا بڑی حکمت والا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

۱۳۱۔اور اللہ ہی کا ہے، جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور یقیناً ہم نے حکم دیا اُن لوگوں کو جنہیں دی گئی تھی کتاب تم سے پہلے اور خود تمہیں بھی یہ کہ تم ڈرو اللہ سے اور اگر تم کفر کرو گے تو بیشک اللہ ہی کے لئے ہے، جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں

اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ: نفسوں میں حرص کو حاضر کر دیا گیا ہے، دلوں میں حرص موجود ہے، (اُحْضِرَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْضَارٌ (اَلْاَنْفُسُ) کا واحد: نَفْسٌ۔ معنیٰ جان، مراد دل ہے۔ (الشُّحُّ) کے معنیٰ حرص، بخل۔

لَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ: تم پورے طور پر مائل نہ ہو جاؤ، (لَا تَمِيْلُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَيْلٌ۔

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ: کہ تم اس کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو، یعنی ایک بیوی کی طرف پورے طور پر مائل ہو کر دوسری بیوی کی حق تلفی نہ کرو، (تَذَرُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنیٰ چھوڑنا، اس معنیٰ میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے، یہاں فعل نہی پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

لَقَدْ وَصَّيْنَا: یقیناً ہم نے حکم دیا ہے، شروع میں لام تاکید ہے، (قَدْ وَصَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِيَةٌ۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع ۱۹ ۸ ۱۲

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ
لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ
اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۗ فَلَا
تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ

اور ہے اللہ خوب بے پرواہ نہایت قابل تعریف۔
۱۳۲۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اور کافی ہے اللہ نہایت کارساز۔
۱۳۳۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے، اے انسانو! اور وہ لے آئے دوسروں کو اور ہے اللہ اِس پر پوری طرح قادر۔
۱۳۴۔ جو شخص ہے طالب دنیاوی ثواب (صِلہ) کا، تو اللہ ہی کے پاس ہے ثواب (صِلہ) دنیا کا اور آخرت کا بھی اور ہے اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا۔
۱۳۵۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ہو جاؤ قائم رہنے والے انصاف پر، گواہی دینے والے اللہ کے لئے، اگرچہ وہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہو، یا والدین کے اور رشتہ داروں کے، اگر وہ (شخص) ہو مالدار یا فقیر تو اللہ زیادہ حقدار ہے ان دونوں کا، چنانچہ نہ تم پیروی کرو خواہش کی، یہ کہ نہ تم عدل کرو

غَنِيّاً حَمِيْداً: بہت بے نیاز، بہت قابل تعریف، غَنِیٌّ اور حَمْدٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

وَكِيْلاً: کارساز، کام بنانے والا، (وَكْلٌ) سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

سَمِيْعاً بَصِيْراً: بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا، سَمْعٌ اور بَصَرٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، باب سمع اور باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ: انصاف پر خوب قائم رہنے والے، (قَوّٰمِيْنَ) قِيَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: قَوّٰامٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، یہاں پر (كُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، (قِسْطٌ) کے معنیٰ انصاف۔

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دینے والے، (شُهَدَآءُ) کا واحد: شَهِيْدٌ معنیٰ گواہی دینے والا۔

لَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى: تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو، (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ (اَلْهَوٰى) کے معنیٰ خواہش جمع: اَهْوَآءٌ۔

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴿١٣٥﴾	اور اگر گھما پھرا کر بات کرو گے (گواہی میں) یا گریز کرو گے تو بیشک اللہ ہے وہ جو تم کرتے ہو، اس سے پوری طرح باخبر۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴿١٣٦﴾	١٣٦۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو نازل کی ہے، اس نے اپنے رسول پر اور اُس کتاب پر بھی جو نازل کی اِس سے پہلے اور جس نے انکار کیا اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کی کتابوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور روزِ آخرت کا تو یقیناً وہ بھٹک کر نکل گیا گمراہی میں بہت دور۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا﴿١٣٧﴾ؕ	١٣٧۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے، پھر بڑھتے گئے کفر میں ہرگز نہیں ہے اللہ، کہ بخشے ان کو اور نہ یہ کہ ہدایت دے ان کو (سیدھے) راستے کی۔
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴿١٣٨﴾ۙ	١٣٨۔ خوشخبری دے دیجئے! منافقوں کو اِس بات کی، کہ بیشک اُن کے لئے ہے عذاب، بہت دردناک۔
الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴿١٣٩﴾ؕ	١٣٩۔ وہ لوگ جو بناتے ہیں کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے، کیا وہ تلاش کرتے ہیں اُن کے پاس عزت، چنانچہ بیشک عزت تو اللہ ہی کے لئے ہے ساری (کی ساری)۔

اِنْ تَلْوٗا: اگر تم کج بیانی کرو گے، یعنی اگر تم گواہی بدلو گے، (تَلْوٗ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَیٌّ یہ اصل میں تَلْوٗنَ ہے، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

خَبِيْراً: پوری خبر رکھنے والا، (خُبْرٌ) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ: آپ منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے، (دردناک عذاب کی) (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ۔ (الْمُنٰفِقِيْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: مُنَافِقٌ ہے، منافق وہ شخص ہے جو دل میں کفر چھپائے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرے، آیت کریمہ میں تبشیر کا لفظ تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنیٰ کو مراد لیا جائے، اس لئے یہاں "تَبْشِيْرٌ" بول کر اِنْذَارٌ کو مراد لیا گیا ہے، یعنی آپ منافقوں کو ڈرائیے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿١٤٠﴾

۱۴۰۔اور یقیناً اس (اللہ) نے نازل کیا ہے تم پر کتاب میں، یہ کہ جب تم سُنو اللہ کی آیات (کہ) کفر کیا جا رہا ہو ان کے ساتھ اور ہنسی اُڑائی جا رہی ہو اُن کے ساتھ، تو نہ بیٹھو ایسے لوگوں کے ساتھ، یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی اور بات میں، اِس کے علاوہ (ورنہ) بیشک تم بھی تب انہی جیسے ہو جاؤ گے، بیشک اللہ جمع کرنے والا ہے منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا سب کو۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ﴿١٤١﴾

۱۴۱۔(یہ) وہ لوگ ہیں جو منتظر رہتے ہیں (مصیبت کے) تمہارے لئے پھر اگر ہو تمہارے لئے فتح اللہ کی طرف سے، تو کہتے ہیں، کیا نہ تھے ہم تمہارے ساتھ اور اگر ہو کافروں کے لئے کچھ حصہ (فتح) تو کہتے ہیں! کیا نہ غالب آنے لگے تھے تم پر اور کیا ہم نے نہیں بچایا تھا تم کو مومنوں سے چنانچہ اللہ فیصلہ کرے گا تمہارے اور اُن کے درمیان قیامت کے دن اور ہرگز نہیں رکھا ہے اللہ نے کافروں کے لئے مومنوں پر (غالب آنے کی) کوئی راہ۔

ع ۱۷

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

۱۴۲۔بیشک منافق دھوکہ بازی کر رہے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس (اللہ) نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اُن کو،

حَتّٰى يَخُوْضُوْا: یہاں تک کہ وہ لوگ مشغول ہو جائیں، (يَخُوْضُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْض۔

يَتَرَبَّصُوْنَ: وہ لوگ انتظار کرتے ہیں، وہ لوگ منتظر رہتے ہیں، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَبُّص ہے۔

اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ: کیا ہم تم پر غالب نہیں آ گئے (تھے) شروع میں (اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے، (لَمْ نَسْتَحْوِذْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم مصدر اِسْتِحْوَاذ۔

هُوَ خَادِعُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو چالبازی کی سزا دینے والے ہیں۔ (خَادِع) کی حقیقی معنی دھوکا دینے والا، چالبازی کرنے والا، لیکن یہاں پر اس سے مراد چالبازی کی سزا دینے والا ہے، اس لئے کہ یہاں پر معنیٰ حقیقی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ (خَادِعْ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر خَدْع معنیٰ دھوکا دینا۔

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾	اور جب وہ کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لئے تو کھڑے ہوتے ہیں کاہلی کے ساتھ، دکھاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں وہ یاد کرتے اللہ کو مگر بہت تھوڑا۔
مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾	۱۴۳۔تذبذب میں ہیں درمیاں اُس (کفر و ایمان) کے، نہ اُن (مومنوں) کی طرف اور نہ اُن (کافروں) کی طرف اور جسے گمراہ کر دیا اللہ نے، سو ہرگز نہ پائیں گے آپ کوئی راہ۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾	۱۴۴۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ تم بناؤ کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے، کیا چاہتے ہو تم، کہ تم (ثابت) کرو اللہ کے لئے اپنے خلاف حجت کھلی۔
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾	۱۴۵۔بیشک منافق ہوں گے سب سے نچلے درجے میں آگ کے اور ہرگز نہ پائیں گے آپ اُن کے لئے کوئی مددگار۔
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ	۱۴۶۔سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کرلی اور مضبوطی سے پکڑ لیا اللہ (کی کتاب) کو

كُسَالٰى: کاہلی کے ساتھ۔واحد كَسْلَانٌ ہے۔جس کام میں سستی نہ کرنی چاہئے اس میں سستی کرنے کو كَسَل کہتے ہیں۔

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ: وہ لوگوں سے ریا کاری کرتے ہیں، وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ (يُرَآءُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاءَاةٌ وَ رِئَآءٌ۔

مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ: وہ لوگ اس کے درمیان تردد میں پڑے ہوئے ہیں، (وہ لوگ) اس کے درمیان معلق ہو رہے ہیں، (مُذَبْذَبِيْنَ) باب بَعْثَرَ سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُذَبْذَبٌ اور مصدر ذَبْذَبَةٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ: سب سے نیچے درجے میں، سب سے نیچے طبقے میں، (الدَّرْك) کے معنٰی درجہ، طبقہ، جمع: اَدْرَاكٌ۔ (اَلْاَسْفَلُ) سب سے نیچا، یہ اسم تفضیل ہے، علامہ سیوطی کا قول ہے کہ نیچے والی منزل کے لئے دَرَكَةٌ اور اوپر والی منزل کے لئے دَرَجَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اَصْلَحُوْا: ان لوگوں نے (اپنی) اصلاح کرلی، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْلَاحٌ۔

اِعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑ لیا، یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لیا، (اِعْتَصَمُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِصَامٌ۔

وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

اور خالص کرلیا اپنا دین اللہ کے لئے، سوایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب دے گا اللہ مومنوں کو اجر بہت بڑا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

۱۴۷۔ کیا کرے گا اللہ تمہیں عذاب دے کر اگر تم شکر کرو اور تم ایمان لے آؤ؟ اور ہے اللہ نہایت قدردان خوب جاننے والا۔

اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ: ان لوگوں نے اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا، اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول عمل وہی ہے، جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے، اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کرے، اس میں کوئی دوسری غرض شامل نہ ہو، تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا، مخلص کون شخص ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، مخلص وہ شخص ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرے، اور اس بات کو پسند نہ کرے کہ لوگ اس کے عمل کی تعریف کریں۔ (تفسیر مظہری) (اَخْلَصُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْلَاص۔

شَاكِرًا عَلِيْمًا: بہت قدر کرنے والا، بہت جاننے والا، (شَاكِرٌ) شُكْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ عَلِيْمٌ) عَلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، لفظ (عَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

❁❁❁